قال اللہ تعالیٰ

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

"اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو دیں وہ قبول کیا کرو اور جس سے وہ روکیں اس سے رک جایا کرو"

(سورۃ الحشر ۷)

مشکوٰۃ المصابیح

للشیخ الامام ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی رحمہ اللہ

جلد پنجم

ترجمہ و تشریح

مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ

تحقیق و نظر ثانی

حافظ ناصر محمود انور

فاضل اسلامیہ یونیورسٹی المدینۃ المنورۃ

ناشر

مکتبہ محمدیہ

چک نمبر 11 چیچہ وطنی، ضلع ساہیوال

واحد تقسیم کار

ادارۃ الترجمۃ والتالیف ضیاء السنۃ

رحمت آباد (حاجی آباد) فیصل آباد، پاکستان

24309

نام کتاب	مشکوٰۃ المصابیح
تالیف	شیخ ولی الدین الخطیب التبریزی رحمہ اللہ
ترجمہ و تشریح	استاذ العلماء مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ
نظرثانی	حافظ ناصر محمود انور
طابع	عبدالرحمان عابد
مطبع	موٹروے پرنٹرز
طبع اول	جنوری 2005ء
تعداد	600
ناشر	مکتبہ محمدیہ
قیمت	/- روپے

16091

اسٹاکسٹ

دار الکتب السلفیہ ○ شیش محل روڈ ○ لاہور
Ph.: 0092-042-7237184
7230271- 7213012

مکتبہ اسلامیہ
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
Ph.: 0092-042-7244973

ملنے کے پتے

اردو بازار لاہور:
اسلامی اکیڈمی الفضل مارکیٹ فون نمبر: 7357587 ● مکتبہ قدوسیہ رحمٰن مارکیٹ۔ غزنی سٹریٹ۔
نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ فون: 7321865 ● محمدی پبلشنگ ہاؤس الفضل مارکیٹ
دار الترجمان الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور فون 042-7231602 ● حذیفہ اکیڈمی الفضل مارکیٹ

فیصل آباد:
مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار بالمقابل شیل پٹرول پمپ ● رحمانیہ دار الکتب امین پور بازار
مکتبہ اہل حدیث بالمقابل مرکز جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار ● ملک سنز۔ کارخانہ بازار

گوجرانوالہ:
والی کتاب گھر اردو بازار 233089 ● مدینہ کتاب گھر اردو بازار ● مکتبہ نعمانیہ اردو بازار

ملتان:
فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ 541809 ● مکتبہ دار السلام گنگھیاں وال مسجد تھانہ بوہڑ گیٹ 541229

اوکاڑہ:
مکتبہ تفہیم السنہ شیر ربانی ٹاؤن۔ غازی روڈ 528621

چیچہ وطنی:
اسلامی کتب خانہ ڈاکخانہ بازار نزد پانی والی ٹینکی چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

فہرست عنوانات

(جلد پنجم)

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
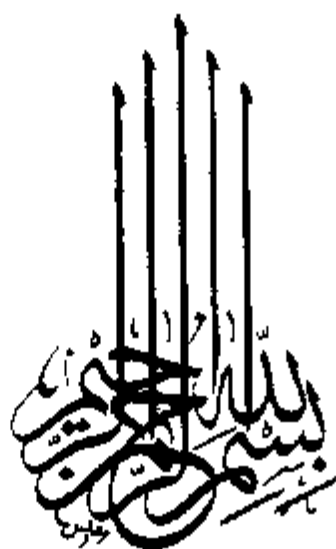
كِتَابُ الْفَضَائِلِ

بَابُ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۷۳۹ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا، حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۵۷۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! مجھے بنی آدم کے ہر دور کے بہترین زمانے میں (پشت در پشت) منتقل کیا جاتا رہا ہے حتیٰ کہ میں اس موجودہ زمانہ میں (پیدا) ہوا (بخاری)

وضاحت: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسب شروع سے آپ کی پیدائش تک نہایت معزز و محترم افراد پر مشتمل تھا۔ آپ کے آباؤ و اجداد جو اپنے وقت کے انتہائی معزز اور صاحب فضل لوگ تھے' آپ ان کی پشت در پشت منتقل ہوئے آپ اس زمانے میں تشریف لائے جو "خیرالقرون" کہلایا۔ (واللہ اعلم)

۵۷۴۰ - (۲) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ: «اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ بَنِيْ كِنَانَةَ».

۵۷۴۰: واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا' قریش کو کنانہ سے منتخب کیا' بنو ہاشم کو قریش سے منتخب کیا اور مجھے بنو ہاشم سے منتخب کیا (مسلم)

ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کنانہ کو منتخب کیا۔

وضاحت: آپؐ کا نسبی تعلق حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ہے' حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بیٹے قیدار کی اولاد میں سے ایک شخص کا نام عدنان تھا' انہی کی اولاد سے آگے چل کر آپؐ پیدا ہوئے۔ آپؐ کا مکمل نسب نامہ درج ذیل ہے۔

ابوالقاسم محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ھاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

(سیرت ابن ہشام' مرقات شرح مشکوۃ جلد ۱۰ صفحہ ۲۵)

۵۷۴۱ - (۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ، وَاَوَّلُ شَافِعٍ، وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور میں وہ پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کھلے گی نیز سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی (مسلم)

۵۷۴۲ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۴۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن پیغمبروں میں سے جس پیغمبر کے ماننے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہو گی' وہ میں ہوں گا اور میں ہی وہ پہلا شخص ہوں گا جو جنّت کے دروازے کو کھٹکھٹائے گا (مسلم)

۵۷۴۳ - (٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «آتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَاَسْتَفْتِحُ، فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ: مَنْ اَنْتَ؟ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ: بِكَ اُمِرْتُ اَنْ لَا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۴۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں قیامت کے دن جنّت کے دروازے کے پاس آؤں گا اور اس کو کھلواؤں گا تو (جنّت کا) دربان فرشتہ پوچھے گا کہ آپ کون ہیں؟

میں جواب دوں گا کہ محمد ہوں۔ وہ کہے گا مجھے حکم دیا گیا تھا کہ آپؐ سے پہلے میں کسی کے لیے دروازہ نہ کھولوں۔ (مسلم)

٥٧٤٤ - (٦) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَنَا أَوَّلُ شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ، وَإِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صَدَّقَهُ مِنْ أُمَّتِهِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنت میں سب سے پہلے (گناہگاروں کے لیے) شفاعت کرنے والا میں ہوں گا۔ پیغمبروں میں سے کسی پیغمبر کی اس قدر تصدیق نہیں کی گئی جس قدر میری تصدیق کی گئی ہے جبکہ پیغمبروں میں ایک پیغمبر ایسے بھی گزرے ہیں جن کی تصدیق ان کی اُمت میں سے صرف ایک شخص نے کی تھی (مسلم)

٥٧٤٥ - (٧) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ أُحْسِنَ بُنْيَانُهُ تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ، فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ، يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهِ، إِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ، فَكُنْتُ أَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ، خُتِمَ بِيَ الْبُنْيَانُ وَخُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ». وَفِي رِوَايَةٍ: «فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۴۵: ابوہریرہ رضی اللہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس محل کی مانند ہے جس کی عمارت نہایت شاندار بنی ہوئی ہے لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑی گئی ہے' دیکھنے والوں نے اسے گھوم پھر کر دیکھا وہ ایک اینٹ کے برابر خالی جگہ کے علاوہ عمارت کی خوبصورتی پر متعجب تھے۔ پس میں نے اس اینٹ کی جگہ کو پُر کر دیا یہ عمارت میری وجہ سے مکمل ہوئی اور پیغمبروں کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ میں ہی وہ (آخری) اینٹ ہوں اور میں ہی آخری نبی ہوں (بخاری' مسلم)

٥٧٤٦ - (٨) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُعْطِيْتُ وَحْيًا أَوْحَى اللهُ إِلَيَّ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُوْنَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پیغمبروں میں سے ہر پیغمبر کو معجزات میں سے صرف اس قدر حصہ دیا گیا ہے کہ جس پر انسان ایمان لا سکے اور مجھے جو معجزہ عطا کیا گیا ہے وہ وحی (کلامِ الٰہی) ہے جسے اللہ تعالیٰ نے میری جانب بھیجا ہے پس (اسی کی وجہ سے) میں اُمید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے ماننے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہو گی (بخاری' مسلم)

٥٧٤٧ - (٩) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أُعْطِيْتُ خَمْسًا

لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِي: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ، وَاُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ؛ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۴۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے پانچ ایسی فضیلتیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو عطا نہیں کی گئیں (پہلی فضیلت) مجھے اس رعب کے ذریعے نصرت عطا ہوئی جو ایک ماہ کی مسافت کی دوری سے (دشمن پر) اثرانداز ہوتا ہے (دوسری فضیلت) میرے لئے تمام زمین مسجد اور "پاک کر دینے والی" بنا دی گئی ہے یعنی اگر پانی دستیاب نہ ہو تو تیمم کر لیا جائے تاکہ میری اُمّت میں سے ہر شخص' جہاں نماز کا وقت پائے نماز پڑھ لے (تیسری فضیلت یہ ہے کہ) میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے جو مجھ سے پہلے کسی (پیغمبر) کے لیے جائز نہ تھا (چوتھی فضیلت یہ ہے کہ) مجھے شفاعت (عظمیٰ) عطا کی گئی ہے اور (پانچویں فضیلت یہ ہے کہ مجھ سے پہلے) ہر نبی کو خاص طور پر صرف اپنی ہی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ میں تمام لوگوں کی جانب (رسول بنا کر) بھیجا گیا ہوں (بخاری' مسلم)

۵۷۴۸ - (۱۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا، وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے چھ خاص چیزوں کے ساتھ (دوسرے انبیاء پر) فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جامع کلمات عطا ہوئے' مجھے رعب کے ذریعے نصرت عطا ہوئی' میرے لیے غنیمتیں حلال قرار دی گئیں' میرے لئے ساری زمین کو مسجد اور "پاک کرنے والی" قرار دیا گیا' مجھے تمام مخلوق کی جانب (رسول بنا کر) بھیجا گیا اور نبیوں کا سلسلہ مجھ پر ختم کیا گیا یعنی مجھے آخری نبی بنا کر بھیجا گیا۔ (مسلم)

۵۷۴۹ - (۱۱) وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدَيَّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۴۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے جامع کلمات کے ساتھ بھیجا گیا' مجھے رعب کے ذریعے نصرت عطا کی گئی اور میں سویا ہوا تھا' میں نے (خواب) دیکھا کہ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئیں اور انہیں میرے ہاتھ میں تھما دیا گیا (بخاری' مسلم)

۵۷۵۰ - (۱۲) وَعَنْ ثَوْبَانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ، فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَاِنَّ اُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا، وَاُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ: الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ، وَاِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ اَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ ــ، وَاَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ ــ، وَاِنَّ رَبِّيْ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهُ لَا يُرَدُّ، وَاِنِّيْ اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَاَنْ لَا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِاَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا، وَيَسْبِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۵۰: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے (ہتھیلی کے برابر) زمین کو سمیٹا (اور پھر مجھے دکھایا) چنانچہ میں نے زمین کو مشرق سے مغرب تک دیکھا' بلاشبہ عنقریب میری اُمّت کی بادشاہی وہاں تک وسیع ہو گی جہاں تک مجھے سمیٹ کر دکھائی گئی تھی نیز مجھے سرخ اور سفید دو خزانے عطا کیے گئے (مراد سونا اور چاندی ہے) اور میں نے (اپنے پروردگار سے) اپنی اُمّت کے لئے التجا کی کہ اسے عام قحط سے ہلاک نہ کیا جائے جو ان کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کر دے اور (ان التجاؤں کے جواب میں) میرے رب نے فرمایا' اے محمدؐ! بلاشبہ جب میں کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں تو وہ ہٹایا نہیں جا سکتا اور میں آپؐ کو اپنا یہ عہد دیتا ہوں کہ میں انہیں عام قحط سے ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ان پر ان کے علاوہ سے کسی (غیر) کو دشمن مسلط کروں گا جو ان کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کر دے اگرچہ ان کے خلاف اطراف و اکناف (سبھی دشمن حملہ کرنے کے لیے) اکٹھے ہو کر ہی کیوں نہ آ جائیں البتہ یہ لوگ آپس میں ہی ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید و بند کریں گے (مسلم)

۵۷۵۱ - (۱۳) وَعَنْ سَعْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ ــ، دَخَلَ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيْلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: «سَاَلْتُ رَبِّيْ ثَلَاثًا، فَاَعْطَانِيْ ثِنْتَيْنِ، وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً، سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالسَّنَةِ، فَاَعْطَانِيْهَا، وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيْهَا، وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۵۱: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو معاویہ کی مسجد کے قریب سے گزرے آپؐ (مسجد میں) داخل ہوئے' اس میں دو رکعت نماز ادا کی اور ہم نے بھی آپؐ کے ساتھ نماز ادا کی۔ آپؐ نے اپنے رب کے حضور لمبی دعا کی پھر (جب آپؐ نماز اور دعا سے فارغ ہوئے تو) آپؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا' میں نے اپنے رب سے تین سوال کیے' اللہ ربُّ العزت نے میرے دو سوال پورے کر دیئے اور ایک سوال کو قبول نہ کیا۔ میں نے اپنے رب سے دعا کی تھی کہ میری اُمّت کو عام قحط سالی کے ساتھ

ہلاک نہ کیا جائے۔ یہ دعا قبول کر لی گئی اور دوسری دعا میں نے اپنے رب سے یہ کی تھی کہ میری اُمّت کو غرق کر کے ہلاک نہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا بھی قبول کر لی۔ اور تیسری دعا میں نے اپنے رب سے یہ کی تھی کہ میری اُمّت کے لوگ آپس میں باہم دست و گریبان نہ ہوں تو اللہ ربُّ العزت نے میری اس دعا کو شرفِ قبولیت سے نہ نوازا (مسلم)

وضاحت: بنو معاویہ' انصارِ مدینہ کے ایک قبیلہ کا نام ہے جن کی مسجد میں آپؐ نے دو رکعت نماز ادا کی۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۱ صفحہ ۳۹)

۵۷۵۲-(۱٤) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: لَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ، قَالَ: أَجَلْ، وَاللهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا﴾ - وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ، أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي، سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ، وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۷۵۲: عطاءؒ بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی تو میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس وصف کے بارے میں بتائیں جس کا ذکر تورات میں ہے۔ عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا' ضرور بتاؤں گا۔ اللہ کی قسم! تورات میں آپؐ کی بعض صفات وہ ہیں جو قرآن پاک میں (مذکور) ہیں۔ (اللہ ربُّ العزت نے ان کا ذکر یوں فرمایا ہے) "اے نبی! بلاشبہ ہم نے آپؐ کو (اہلِ ایمان پر) گواہ' (جنت کی) خوشخبری دینے والا اور (گناہ گاروں کو عذابِ الٰہی سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے"

نیز آپؐ ناخواندہ لوگوں کی جائے پناہ ہیں۔ آپؐ میرے بندے اور رسول ہیں' میں نے آپؐ کا نام "متوکل" رکھا ہے۔ آپؐ بدخلق نہیں' نہ ہی سخت مزاج ہیں' نہ ہی بازاروں میں شور و شغب کرنے والے ہیں اور نہ ہی آپ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے ہیں بلکہ معاف کر دیتے ہیں اور (دعائے) مغفرت کرتے ہیں اور اللہ ربُّ العزت آپؐ کو اس وقت تک فوت نہیں کریں گے جب تک کہ آپؐ کے سبب گمراہ قوم کو راہِ راست پر نہ لے آئیں گے۔ اس طرح کہ وہ لوگ "لا الٰہ الا اللہ" کا اقرار کریں گے اور اللہ تعالیٰ اس (کلمۂ توحید) کی وجہ سے ان کی اندھی آنکھیں کھول دے گا' ان کے بہرے کانوں کو قابلِ سماعت بنا دے گا اور ان کے بے حس دلوں کو حکمت عطا کرے گا (بخاری)

۵۷۵۳-(۱۵) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ سَلَامٍ، نَحْوَهُ.

وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ» فِي «بَابِ الْجُمُعَةِ».

۵۷۵۳: نیز اسی طرح امام دارمیؒ نے عطاءؒ (تابعی) سے' انہوں نے ابنِ سلامؓ سے اس (مذکورہ) حدیث کے

مثل بیان کیا اور ابوہریرہؓ سے مروی حدیث جس کے الفاظ ہیں "نَحْنُ الْآخِرُوْنَ" "باب الجمعہ" میں ذکر کی گئی ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۷۵۴ - (۱۶) عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَاَطَالَهَا. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صَلَّيْتَ صَلَاةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا. قَالَ: «اَجَلْ، اِنَّهَا صَلَاةُ رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ، وَاِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ فِيْهَا ثَلَاثًا، فَاَعْطَانِيْ اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً، سَاَلْتُهُ اَنْ لَا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِسَنَةٍ فَاَعْطَانِيْهَا، وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَانِيْهَا، وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يُذِيْقَ بَعْضَهُ بَاْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيْهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۵۷۵۴: خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (ایک) نماز کی امامت کروائی اور اسے (خلافِ معمول) لمبا کیا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ نے طویل نماز پڑھی کہ ایسی طویل نماز (پہلے) کبھی نہیں پڑھی تھی۔ آپؐ نے فرمایا' درست ہے۔ بلاشبہ یہ نماز ایسی تھی کہ جس میں ثواب (کی امید) اور (عذاب کا) خوف رہا اور میں نے نماز میں اللہ تعالیٰ سے تین سوال کیے تھے پس دو کو میرے لئے قبول کیا گیا اور ایک کو قبول نہ کیا گیا۔ میں نے اللہ ربُّ العزت سے سوال کیا تھا کہ وہ میری اُمّت کو عام قحط سالی سے ہلاک نہ کرے۔ اس (دعا) کو اللہ تعالیٰ نے قبول کر لیا اور میں نے اللہ ربُّ العزت سے (دوسرا) سوال کیا تھا کہ مسلمانوں پر ان کے علاوہ سے کسی غیر کو دشمن مسلّط نہ کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس (دعا) کو بھی قبول کیا اور میں نے اللہ ربُّ العزت سے (تیسرا) سوال یہ کیا تھا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے باہم دست و گریباں نہ ہوں تو اللہ ربُّ العزت نے اس (دعا) کو قبول نہ کیا (ترمذی' نسائی)

۵۷۵۵ - (۱۷) وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ: اَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلَكُوْا جَمِيْعًا، وَاَنْ لَا يَظْهَرَ اَهْلُ الْبَاطِلِ عَلٰى اَهْلِ الْحَقِّ، وَاَنْ لَا تَجْتَمِعُوْا عَلٰى ضَلَالَةٍ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۵۷۵۵: ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین باتوں سے محفوظ رکھا ہے (ایک تو یہ کہ) تمہارا نبی تمہارے لئے یہ بددعا نہیں کرے گا کہ تم سب ہلاک ہو جاؤ (دوسرا یہ کہ) اہلِ باطل' اہلِ حق پر غالب نہیں آ سکیں گے اور (تیسرا یہ کہ) تم گمراہی پر بھی اکٹھے نہیں ہو سکتے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ)

٥٧٥٦ - (١٨) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَنْ يَجْمَعَ اللّٰهُ عَلٰى هٰذِهِ الْأُمَّةِ سَيْفَيْنِ: سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۷۵۶: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ ربُّ العزت اس اُمّت (مسلمہ) پر دو تلواروں کو ہرگز اکٹھا نہیں کرے گا۔ ایک تلوار اُمّت (مسلمہ) کی اور دوسری تلوار اُمّت کے دشمنوں کی (ابوداؤد)

وضاحت: دو تلواروں کو اکٹھا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک طرف تو مسلمان آپس میں باہم دست و گریبان ہوں اور ایک دوسرے سے لڑنے جھگڑنے میں معروف ہوں اور دوسری طرف کوئی غیر مسلم دشمن طاقت ان کے باہمی افتراق و انتشار کو دیکھ کر ان پر حملہ آور ہو جائے' ایسا ہرگز نہیں ہو گا۔

علّامہ طیبیؒ نے وضاحت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ اس اُمّتِ مسلمہ کے لوگوں کو ایک ساتھ دو لڑائیوں کا شکار نہیں بنایا جائے گا۔

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جب کبھی بھی مسلمانوں کو کسی غیر مسلم بیرونی جارحیت کا سامنا کرنا پڑا تو مسلمانوں نے اپنے باہمی اختلافات اور لڑائی جھگڑوں کو پسِ پشت ڈال دیا اور دشمن کے خلاف یکجا اور متحد ہو کر صف آرا ہو گئے اور دشمن کو منہ کی کھانی پڑی (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۰۹)

٥٧٥٧ - (١٩) وَعَنِ الْعَبَّاسِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: «مَنْ أَنَا؟» فَقَالُوْا: أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. فَقَالَ: «أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ، فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِ فِرْقَةٍ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا، فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۵۷: عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) وہ غصّے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے' انہوں نے (کفّار کی جانب سے آپؐ کے نسب کے بارے میں) کچھ (طعن) سنا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپؐ نے استفسار کیا کہ میں کون ہوں؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ بلاشبہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان میں سے بہتر (مخلوق) میں رکھا' پھر مخلوق کو دو طبقوں (عرب و عجم) میں تقسیم کیا تو مجھے بہترین طبقہ (عرب) میں رکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں قبائل میں تقسیم کیا تو مجھے بہترین قبیلہ (قریش) میں رکھا پھر انہیں مختلف گھرانوں میں تقسیم کیا تو مجھے بہترین گھرانے (بنو ہاشم) میں رکھا۔ پس میں (نوعِ انسانی اور اہلِ عرب کے) حسب و نسب کے لحاظ سے سب سے بہتر ہوں اور گھرانے کے لحاظ سے بھی سب سے بہتر ہوں (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں یزید بن ابی زیاد ہاشمی راوی ضعیف ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد ا صفحہ ۱۱۹' التاریخ الکبیر جلد ۸ صفحہ ۳۳۴' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۳۷)

۵۷۵۸ - (۲۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ . قَالَ: «وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۵۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! نبوت کے (منصب کے) لیے آپؐ کب نامزد ہوئے؟ آپؐ نے فرمایا' اس وقت جب آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے یعنی روح پھونکی جا چکی تھی لیکن جسم متحرک نہیں تھا (ترمذی)

۵۷۵۹ - (۲۱) وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «إِنِّي عِنْدَ اللهِ مَكْتُوْبٌ: خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ — وَسَأُخْبِرُكُمْ بِأَوَّلِ أَمْرِي، دَعْوَةُ إِبْرَاهِيْمَ، وَبِشَارَةُ عِيْسٰى، وَرُؤْيَا أُمِّيَ الَّتِي رَأَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِي وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ» . رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» .

۵۷۵۹: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' میں اللہ تعالیٰ کے ہاں آخری نبی لکھا ہوا تھا جبکہ آدم علیہ السلام ابھی اپنی گندھی ہوئی مٹی میں تھے اور میں تمہیں اپنے آغاز کے بارے میں بتاتا ہوں کہ میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں' عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے میری پیدائش کے وقت دیکھا تھا کہ ان سے روشنی نکلی جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے (شرح السنہ)

۵۷۶۰ - (۲۲) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهِ: «سَأُخْبِرُكُمْ» إِلٰى آخِرِهِ.

۵۷۶۰: امام احمدؒ نے ابوامامہؓ سے اس روایت کو "سَأُخْبِرُكُمْ" سے آخر تک بیان کیا ہے۔

وضاحت: مسند احمد کی سند میں سعید بن سوید راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۴۵' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۰۸)

۵۷۶۱ - (۲۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ. وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ — وَلَا فَخْرَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۶۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا (اس بات میں) فخر نہیں ہے۔ اس روز آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ دیگر دوسرے پیغمبر میرے ہی جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس سے زمین پھٹے گی اور (میں انہوں کا لیکن اس بات میں بھی) فخر نہیں ہے (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں علی بن زید بن عبداللہ راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل

جلد ۶ صفحہ ۴۰، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۷۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۰۷، تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۸)

۵۷٦۲ - (۲٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَخَرَجَ، حَتّٰى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُونَ، قَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَقَالَ آخَرُ: مُوسٰى كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيمًا، وَقَالَ آخَرُ: فَعِيسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوحُهُ، وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: «قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ، إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَمُوسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَعِيسٰى رُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، تَحْتَهُ آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ، فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِي فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۵۷٦۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے کچھ اصحاب تشریف فرما تھے آپؐ (اپنے حجرہ مبارک سے) نکلے اور ان کے قریب گئے آپؐ نے سنا کہ وہ آپس میں بحث مباحثہ کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک صحابی نے کہا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل (دوست) قرار دیا ہے' دوسرے صحابی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو شرف تکلّم سے نوازا۔ ایک اور صحابی نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ ایک دوسرے صحابی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ آپؐ ان تک پہنچ گئے اور فرمایا' میں نے تمہاری باتیں اور تمہارے تعجب کو سنا ہے بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خلیل (دوست) ہیں اور یہ واقعی درست ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے سرگوشی کی ہے' واقعی وہ اسی طرح تھے اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں' یہ بھی درست ہے اور آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چنا ہے' یہ بھی بالکل درست ہے۔ یاد رکھو! میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور (اس بات میں) فخر نہیں ہے نیز قیامت کے روز حمد کا پرچم میرے ہی ہاتھ میں ہو گا جس کے تلے آدم علیہ السلام اور دوسرے تمام انبیاء علیہ السلام ہوں گے اور (اس بات میں بھی) فخر نہیں ہے اور قیامت کے روز سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہی ہوں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور (اس بات میں بھی) فخر نہیں ہے۔ جنّت کے (دروازے کے) کنڈے کو سب سے پہلے کھٹکھٹانے والا بھی میں ہی ہوں گا چنانچہ اللہ ربّ العزّت میرے لیے جنّت کا دروازہ کھول دیں گے اور مجھے اس میں داخل کریں گے' اس وقت میرے ہمراہ مومن فقراء ہوں گے اور (اس بات میں بھی) فخر نہیں ہے اور میں پہلے اور بعد میں آنے والے (سبھی لوگوں) سے زیادہ عزت (و عظمت) والا ہوں اور (اس بات میں بھی) فخر نہیں ہے (ترمذی' دارمی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں زمعہ بن صالح راوی ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۸۳' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۹)

۵۷۶۳ - (۲۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «نَحْنُ الْآخِرُوْنَ، وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِنِّيْ قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ: اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ، وَمُوْسٰى صَفِيُّ اللّٰهِ، وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ، وَمَعِيَ لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِنَّ اللّٰهَ وَعَدَنِيْ فِيْ اُمَّتِيْ وَاَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ: لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ، وَلَا يَسْتَاْصِلُهُمْ عَدُوٌّ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلٰى ضَلَالَةٍ» رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۷۶۳: عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہم (دنیا میں آنے کے لحاظ سے) آخری ہیں اور قیامت کے دن (جنت میں سب سے) پہلے داخل ہوں گے اور میں تم سے بغیر کسی فخر کے ایک بات کہتا ہوں کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خلیل (دوست) ہیں اور موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ (بندے) ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں نیز قیامت کے دن حمد کا پرچم میرے پاس ہو گا اور اللہ ربّ العزت نے میرے ساتھ میری اُمّت کے بارے میں (خیر کثیر کا) وعدہ کیا ہے اور انہیں تین چیزوں سے محفوظ فرمایا ہے (پہلی بات) وہ انہیں عام قحط سالی میں مبتلا نہیں کرے گا (دوسری بات) کوئی دشمن ان کا استحصال نہیں کر سکے گا اور (تیسری بات کہ) تمام مسلمان کسی گمراہی پر جمع نہیں ہوں گے (دارمی)

۵۷۶۴ - (۲۶) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ» رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۷۶۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں (قیامت کے روز) تمام رسولوں کا قائد ہوں گا اور اس (بات) میں کوئی فخر نہیں نیز سب سے پہلے شفاعت کرنے والا شخص میں ہوں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور اس (بات) میں بھی فخر نہیں ہے (دارمی)

۵۷۶۵ - (۲۷) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا، وَاَنَا قَائِدُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا، وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا، وَاَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ اِذَا حُبِسُوْا، وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَيِسُوا الْكَرَامَةُ، وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ، وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ، وَاَنَا اَكْرَمُ وُلْدِ آدَمَ عَلٰى رَبِّيْ، يَطُوْفُ عَلَيَّ اَلْفُ خَادِمٍ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ، اَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۷۶۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (قیامت کے روز) جب لوگوں کو (قبروں سے) اٹھایا جائے گا تو میں سب سے پہلے (قبر میں سے) نکلوں گا اور جب لوگ وفد کی صورت میں (بارگاہِ الٰہی میں) پیش ہوں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا اور جب تمام لوگ خاموش ہوں گے تو میں ان کی جانب سے گفتگو کروں گا اور جب لوگوں کو (میدانِ حشر میں) روک دیا جائے گا تو میں ان کے لئے سفارش کروں گا اور

جب لوگ عزت (افزائی) سے ناامید ہوں گے تو میں انہیں خوشخبری دوں گا نیز اس دن (خیرو برکت کی) تمام کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی' اس دن حمد کا پرچم بھی میرے ہاتھ میں ہو گا اور میں اپنے پروردگار کے نزدیک آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے سب سے زیادہ عزت وکرامت والا ہوں گا' ایک ہزار خادم (میرے آگے پیچھے) گھوم رہے ہوں گے گویا کہ وہ چھپے ہوئے انڈے یا بکھرے ہوئے موتی ہوں گے (ترمذی' دارمی) نیز امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں حسین بن یزید کوفی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ ۵۵۰' ضعیف ترمذی صفحہ ۴۸۲' تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ ۱۳۹)

۵۷۶۶ - (۲۸) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «فَاُکْسٰی حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ یَمِیْنِ الْعَرْشِ لَیْسَ اَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ یَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَیْرِیْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ . وَفِیْ رِوَایَةِ «جَامِعِ الْاُصُوْلِ» عَنْهُ : «وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاُکْسٰی».

۵۷۶۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' مجھے جنت کی پوشاکوں میں سے ایک پوشاک پہنائی جائے گی پھر میں عرش کے دائیں جانب کھڑا ہوں گا مخلوق میں سے میرے سوا کوئی اور وہاں کھڑا نہیں ہو گا (ترمذی)

نیز جامع الاصول کی روایت میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے (آپؐ نے فرمایا) کہ میں وہ پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہو گی چنانچہ میں (پوشاک) پہنایا جاؤں گا۔

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۸۲)

۵۷۶۷ - (۲۹) **وَعَنْهُ**، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «سَلُوا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ» قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الْوَسِیْلَةُ؟ قَالَ: «اَعْلٰی دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ لَا یَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا هُوَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ .

۵۷۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تم میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کیا کرو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! وسیلہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جنت کا سب سے اعلیٰ مقام ہے جہاں صرف ایک ہی شخص پہنچ پائے گا اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ وہ شخص میں ہوں گا (ترمذی)

۵۷۶۸ - (۳۰) **وَعَنْ** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ، وَخَطِیْبَهُمْ، وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَیْرَ فَخْرٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۵۷۶۸: اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' قیامت کے

دن میں تمام انبیاء علیہم السلام کا امام و پیشوا ہوں گا' ان کی طرف سے گفتگو کروں گا اور سب کی سفارش کروں گا اس (بات) میں بھی فخر نہیں ہے (ترمذی)

٥٧٦٩ ـ (٣١) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِنَ النَّبِيِّيْنَ، وَاِنَّ وَلِيِّيَ اَبِيْ وَخَلِيْلُ رَبِّيْ. ثُمَّ قَرَأَ: ﴿اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَاللهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

٥٧٦٩: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر پیغمبر کے پیغمبروں میں سے دوست ہوتے ہیں' میرے دوست میرے والد ہیں (جو) میرے رب کے خلیل ہیں۔ بعد ازاں آپؐ نے (یہ آیت) تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) بلاشبہ لوگوں میں سے ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے دوست ہیں (ترمذی)

٥٧٧٠ ـ (٣٢) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ اللهَ بَعَثَنِيْ لِتَمَامِ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ، وَكَمَالِ مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

٥٧٧٠: جابر بن رضی عبداللہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لیے بھیجا ہے کہ میں اچھے اخلاق کی تکمیل کروں اور اچھے افعال کو پورا کروں (شرح السنۃ)

٥٧٧١ ـ (٣٣) وَعَنْ كَعْبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَحْكِيْ عَنِ التَّوْرَاةِ قَالَ: نَجِدُ مَكْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ عَبْدِيَ الْمُخْتَارُ، لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيْظٌ، وَلَا سَخَّابٌ فِي الْاَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ، مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ، وَهِجْرَتُهُ بِطَيْبَةَ، وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ، وَاُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ، يَحْمَدُوْنَ اللهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ، يَحْمَدُوْنَ اللهَ فِيْ كُلِّ مَنْزِلَةٍ، وَيُكَبِّرُوْنَهُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ، رُعَاةٌ لِلشَّمْسِ، يُصَلُّوْنَ الصَّلَاةَ اِذَا جَاءَ وَقْتُهَا، يَتَأَزَّرُوْنَ عَلٰى اَنْصَافِهِمْ، وَيَتَوَضَّأُوْنَ عَلٰى اَطْرَافِهِمْ، مُنَادِيْهِمْ يُنَادِيْ فِيْ جَوِّ السَّمَاءِ، صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي الصَّلَاةِ سَوَاءٌ، لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ. هٰذَا لَفْظُ «الْمَصَابِيْحِ». وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ.

٥٧٧١: کعب احبار رضی اللہ عنہ تورات (کے حوالے) سے نقل کرتے ہیں کہ ہم نے (تورات میں) لکھا ہوا پایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول (اور) برگزیدہ بندے ہوں گے۔ نہ تیز مزاج ہوں گے' نہ سخت گو ہوں گے' نہ بازاروں میں شور و شغب کرنے والے ہوں گے۔ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے نہیں بلکہ درگزر کر دینے والے اور بخش دینے والے ہوں گے۔ ان کی جائے پیدائش مکہ ہو گی ان کی ہجرت کی جگہ طیبہ (مدینہ) ہو گی' ان کی بادشاہت شام تک ہو گی اور ان کی اُمت (اللہ تعالیٰ کی) بہت زیادہ حمد و ثنا بیان کرنے والی

ہو گی' وہ خوشی اور غمی ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کریں گے' وہ ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کریں گے اور بلند مقام پر اللہ اکبر (کے کلمات) کہیں گے۔ سورج (کے طلوع و غروب) کا خیال رکھیں گے جب نماز کا وقت ہو گا تو نماز ادا کریں گے' ان کے تہ بند ان کی پنڈلیوں تک ہوں گے اور وہ اپنے اعضاء کا وضو کریں گے' ان کا مؤذن اونچے مقام پر اذان (کے کلمات) کہے گا۔ حالتِ جنگ اور حالتِ نماز میں ان کی صفیں ایک جیسی ہوں گی۔ رات (کے اوقات) میں (ذکر و تلاوت کے وقت) ان کی آواز پست ہو گی جیسے شہد کی مکھیوں کی آواز ہوتی ہے اس حدیث کے الفاظ مصابیح کے ہیں نیز دارمی نے معمولی تبدیلی کے ساتھ اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

٥٧٧٢ - (٣٤) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ: صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ. قَالَ أَبُو مَوْدُودٍ -: وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ - مَوْضِعُ قَبْرٍ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۷۲: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تورات میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت تحریر ہے اور (یہ بھی تحریر ہے کہ) عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آپ کے ساتھ (یعنی آپ کے حجرہ مبارک میں) دفن ہوں گے۔ ابو مودود المدنی (جو اس کی حدیث کے راوی ہیں) کہتے ہیں کہ (عائشہ رضی اللہ عنہا کے) حجرہ مبارک میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے (ترمذی)

علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۸۴)

٥٧٧٣ - (٣٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى فَضَّلَ مُحَمَّداً ﷺ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ. فَقَالُوا: يَا أَبَا عَبَّاسٍ! بِمَ فَضَّلَهُ اللهُ عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ؟ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ ﴿وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَٰهٌ مِنْ دُونِهِ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ﴾ - وَقَالَ اللهُ تَعَالَى لِمُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا. لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾ - قَالُوا: وَمَا فَضْلُهُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ؟ قَالَ: قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللهُ مَنْ يَشَاءُ﴾ . الْآيَةَ، وَقَالَ اللهُ تَعَالَى لِمُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ﴾ . فَأَرْسَلَهُ إِلَى الْجِنِّ وَالْإِنْسِ.

۵۷۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء اور اہل آسمان پر فضیلت عطا کی ہے۔ حاضرین نے دریافت کیا؟ اے ابو عباس! اللہ تعالیٰ نے آپ کو کس طرح اہل آسمان پر فضیلت دی ہے؟ ابن عباس نے کہا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اہل آسمان سے فرمایا'

﴿وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَٰهٌ مِنْ دُونِهِ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ﴾

ترجمہ: "اور (فرشتوں میں سے) جو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا میں معبود ہوں تو ہم اس کو دوزخ کا بدلہ دیں گے اسی طرح ہم ظالموں کو (ان کے ظلم کا) بدلہ دیتے ہیں۔"

جبکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ رب العزت نے یوں فرمایا:

﴿ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ ﴾

ترجمہ: "بلاشبہ ہم نے آپ کو ظاہر فتح عطا کی' اللہ تعالیٰ آپ کی اگلی پچھلی لغزشیں معاف کرے۔"

حاضرین نے دریافت کیا کہ آپ کو دوسرے انبیاء پر کس لحاظ سے فضیلت عطا کی گئی؟

ابن عباسؓ نے کہا کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ﴾

ترجمہ: "ہم نے ہر نبی کو اس کی قوم کی زبان میں بھیجا تاکہ وہ قوم کے سامنے (اللہ تعالیٰ کے احکام کو) واضح بیان کرے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے۔"

جبکہ اللہ رب العزت نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یوں فرمایا:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ﴾

ترجمہ: "اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کی جانب رسول بنا کر بھیجا ہے۔"

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن وانس (دونوں) کی جانب (رسول بنا کر) بھیجا ہے (دارمی)

۵۷۷۴ ـ (۳۶) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ عَلِمْتَ اَنَّكَ نَبِيٌّ حَتّٰى اسْتَيْقَنْتَ؟ فَقَالَ: «يَا اَبَا ذَرٍّ! اَتَانِيْ مَلَكَانِ وَاَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ، فَوَقَعَ اَحَدُهُمَا اِلَى الْاَرْضِ، وَكَانَ الْاٰخَرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: اَهُوَ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: زِنْهُ بِرَجُلٍ، فَوُزِنْتُ بِهٖ فَوَزَنْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِعَشَرَةٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ، ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِمِائَةٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ. ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِاَلْفٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ، كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَنْتَثِرُوْنَ عَلَيَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيْزَانِ. قَالَ: فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: لَوْ وَزَنْتَهُ بِاُمَّتِهٖ لَرَجَحَهَا». رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ.

۵۷۷۴: ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک روز) میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ آپ نبی ہیں نیز آپ کو یقین کیسے ہوا؟ آپ نے فرمایا' اے ابوذر! میں مکہ کی وادی بطحاء میں کسی جگہ میں تھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے' ان میں سے ایک فرشتہ تو زمین پر اتر آیا اور دوسرا فرشتہ زمین و آسمان کے درمیان رہا۔ ان میں سے ایک فرشتے نے دوسرے سے استفسار کیا کہ کیا یہ وہی شخص ہے؟ (جس کے بارے میں اللہ رب العزت نے ہمیں فرمایا ہے کہ میرے ایک نبی ہیں ان کے پاس جاؤ) فرشتے نے جواب دیا' ہاں! (یہی وہ شخص ہیں۔) پھر پہلے فرشتے نے کہا' ایک آدمی کے ساتھ ان کا وزن کرو۔ (آپ نے فرمایا) میرا وزن ایک شخص کے ساتھ کیا گیا لیکن میں اس شخص سے بھاری رہا۔ پھر فرشتے نے کہا' (اب) دس اشخاص کے ساتھ ان کا وزن کرو۔ (آپ نے فرمایا) چنانچہ دس اشخاص کے ساتھ میرا وزن کیا گیا لیکن میں ان سے بھاری رہا۔ پھر اس فرشتے نے کہا' (اب) ۱۰۰ اشخاص کے ساتھ ان کا وزن کرو۔ (آپ نے فرمایا) چنانچہ ۱۰۰ اشخاص کی

ساتھ میرا وزن کیا گیا لیکن میں ان سے بھاری رہا۔ پھر اس فرشتے نے کہا' (اب) ایک ہزار آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو۔ (آپؐ نے فرمایا) چنانچہ ایک ہزار آدمیوں کے ساتھ میرا وزن کیا گیا لیکن میں (پھر بھی) ان سے بھاری رہا۔ گویا کہ میں انہیں دیکھ رہا تھا کہ وہ پلڑا (میرے پلڑے کے مقابلے میں) اتنا ہلکا (اور بلند) تھا کہ مجھے یوں لگا کہ جیسے وہ سب میرے اوپر گر جائیں گے۔ (آپؐ نے فرمایا) ان دونوں فرشتوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اگر تم ان کا وزن تمام اُمت کے ساتھ کرو تو تب بھی یہ بھاری رہیں گے (دارمی)

۵۷۷۵ - (۳۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : « كُتِبَ عَلَيَّ النَّحْرُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ ، وَأُمِرْتُ بِصَلَاةِ الضُّحٰى وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِهَا » . رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ

۵۷۷۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھ پر (ہر حالت میں) قربانی فرض کی گئی ہے جب کہ تمہارے اوپر اس طرح نہیں ہے اور مجھے چاشت کی نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب کہ تمہیں اس کا حکم نہیں دیا گیا ہے (دار قطنی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں جابر بن یزید جُعفی راوی کذاب اور ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۲۰۴۳' میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۷۹' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۲)

بَابُ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماءِ مبارک اور صفات)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٧٧٦ - (١) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ لِيْ اَسْمَاءً: اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَنَا اَحْمَدُ، وَاَنَا الْمَاحِيْ اَلَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ، وَاَنَا الْعَاقِبُ» وَالْعَاقِبُ: اَلَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۷۷۶: جبیر بن مُطعِم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ فرما رہے تھے' بلاشبہ میرے بہت سے نام ہیں۔ جن میں سے (ایک تو) "محمد" ہے اور دوسرا "احمد" ہے نیز میرا نام "ماحی" بھی ہے اس لئے کہ میرے سبب اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور میرا نام "حاشر" بھی ہے کہ لوگوں کو میرے نقشِ قدم پر اٹھایا جائے گا اور میرا نام "عاقب" بھی ہے اور عاقب سے مراد وہ شخص ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا (بخاری' مسلم)

٥٧٧٧ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَمِّيْ لَنَا نَفْسَهُ اَسْمَاءً، فَقَالَ: «اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّيْ، وَالْحَاشِرُ، وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۷۷: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے بہت سے ناموں کے بارے میں آگاہ فرمایا۔ (چنانچہ ایک روز) آپؐ نے فرمایا' میں محمد ہوں' میں احمد ہوں' میں "مُقفّی" ہوں (یعنی تمام پیغمبروں کے پیچھے آنے والا ہوں) میں "حاشر" ہوں (یعنی قیامت کے روز تمام لوگوں کو میرے نقشِ قدم پر اٹھایا جائے گا) میں توبہ کا نبی ہوں (یعنی اللہ تعالیٰ کی جانب سب سے زیادہ توبہ کرنے والا ہوں) اور میں رحمت کا نبی ہوں (یعنی میں تمام جہاں والوں کے لئے رحمت ہوں) (مسلم)

۵۷۷۸ ـ (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ؟ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا، وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا، وَأَنَا مُحَمَّدٌ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۷۷۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تمہیں اس بات پر تعجب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے قریش (مکہ) کی گالی گلوچ اور لعنت سے کس طرح محفوظ رکھا؟ وہ "مذمّم" کو گالیاں دیتے ہیں اور "مذمّم" پر لعنت بھیجتے ہیں جبکہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں (بخاری)

وضاحت: "مذمّم" اس شخص کو کہتے ہیں جس کی مذمت اور برائی بیان کی گئی ہو' یہ لفظ محمد کی ضد ہے۔ قریش مکہ آپ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے آپ کو محمد کی بجائے مذمّم کہہ کر پکارتے تھے۔ اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو تسلی دیتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ قریش مکہ تو "مذمّم" کو برا بھلا کہتے ہیں جبکہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم تھا کہ اس نے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت نام کو قریش مکہ کی گالیوں اور طعن و تشنیع سے محفوظ رکھا۔

۵۷۷۹ ـ (۴) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ، وَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ، وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ، وَكَانَ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، وَكَانَ مُسْتَدِيْرًا، وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۷۹: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی مبارک کے اگلے حصے میں کچھ سفید بال آگئے تھے لیکن جب آپ تیل لگا لیتے تو بالوں کی سفیدی ظاہر نہیں ہوتی تھی۔ آپ کی داڑھی مبارک گھنی تھی (جب جابرؓ آپ کے حلیے کے اوصاف بیان کر رہے تھے تو) ایک شخص نے کہا کہ آپ کا چہرہ مبارک (چمک و دمک میں) تلوار کی طرح تھا۔ جابرؓ نے کہا' نہیں! بلکہ آپ کا چہرہ مبارک سورج اور چاند کی طرح روشن اور گول تھا اور میں نے آپ کے کندھے کی قریب مہر (نبوت) کو دیکھا جو کبوتری کے انڈے کی طرح (گول) تھی البتہ اس کا رنگ آپ کے جسم مبارک جیسا تھا (مسلم)

۵۷۸۰ ـ (۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا ـ أَوْ قَالَ: ثَرِيْدًا ـ ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرَى، جُمْعًا عَلَيْهِ خِيْلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّآلِيْلِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۸۰: عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی

اور آپؐ کے ساتھ روٹی اور گوشت تناول کیا یا (انھوں نے کہا کہ) ثرید کھایا۔ بعد ازاں میں آپؐ کے پیچھے گیا اور ختمِ نبوت کو دیکھا جو آپؐ کے کندھوں کے درمیان بائیں شانے کی نرم ہڈی کے پاس تھی۔ وہ (ہیئت کے اعتبار سے) بند مٹھی کی مانند تھی اور اس پر مسوں کی مانند سیاہ رنگ کے تل تھے (مسلم)

۵۷۸۱ - (٦) وَعَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِثِيَابٍ فِيْهَا خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيْرَةٌ. فَقَالَ: «ائْتُوْنِيْ بِأُمِّ خَالِدٍ» فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ، فَأَخَذَ الْخَمِيْصَةَ بِيَدِهِ، فَأَلْبَسَهَا. قَالَ: «أَبْلِيْ وَأَخْلِقِيْ، ثُمَّ أَبْلِيْ وَأَخْلِقِيْ» وَكَانَ فِيْهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ. فَقَالَ: «يَا أُمَّ خَالِدٍ! هٰذَا سَنَاهُ» وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ: حَسَنَةٌ. قَالَتْ: فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ، فَزَبَرَنِيْ أَبِيْ ــ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «دَعْهَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۷۸۱: خالد بن سعید کی بیٹی اُمّ خالد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے آئے جن میں سیاہ رنگ کی ایک چھوٹی سی چادر بھی تھی۔ آپؐ نے فرمایا' اُمّ خالد کو میرے پاس لاؤ چنانچہ انھیں اٹھا کر لایا گیا (کیونکہ اس وقت وہ چھوٹی بچی تھیں) آپؐ نے چادر کو اٹھایا اور انھیں اوڑھاتے ہوئے یہ دُعا فرمائی' اس کپڑے کو پرانا کر اور پھر پرانا کر (یہ آپؐ نے دو مرتبہ فرمایا' اس سے مقصود یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ تمھاری عمر دراز کرے اور تمھیں بار بار اور ہمیشہ عمدہ کپڑا پہننا نصیب ہو) اور اس چادر میں سبز یا زرد رنگ کے نشان بنے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' اے اُمّ خالد! یہ کپڑا نہایت عمدہ ہے اور "سَنَاہ" حبشی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی عمدہ اور خوبصورت کے ہیں۔ اُمّ خالد کہتی ہیں کہ میں مُہرِ نبوت کے ساتھ کھیلتی رہی لیکن میرے والد نے مجھے ڈانٹتے ہوئے روک دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس بچی کو کھیلنے دو اسے کچھ نہ کہو (بخاری)

۵۷۸۲ - (٧) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ ــ، وَلَا بِالْقَصِيْرِ، وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ ــ، وَلَا بِالْآدَمِ ــ، وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ ــ، وَلَا بِالسَّبْطِ ــ، بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً ــ وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ، لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ، وَلَا بِالْقَصِيْرِ، أَزْهَرَ اللَّوْنِ. وَقَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ، قَالَ: كَانَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَالْقَدَمَيْنِ، لَمْ أَرَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ

مِثْلَهُ، وَكَانَ بَسِطَ الْكَفَّيْنِ. وَفِي أُخْرَى لَهُ، قَالَ: كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ

۵۷۸۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ لمبے نہ تھے اور نہ ہی بہت چھوٹے قد کے تھے' آپؐ کا رنگ نہ بالکل سفید تھا اور نہ ہی گندمی تھا' آپؐ کے سر کے بال نہ زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا۔ آپؐ مکہ مکرمہ میں دس سال اور مدینہ منورہ میں بھی دس سال مقیم رہے اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ساٹھ سال کی عمر میں وفات دی' آپؐ کے سر اور داڑھی مبارک میں بیس سفید بال بھی نہ تھے۔

اور ایک روایت میں انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے ذکر کرتے ہیں کہ آپؐ لوگوں میں درمیانہ قد کے مالک تھے' نہ بہت زیادہ لمبے اور نہ ہی بہت زیادہ چھوٹے قد کے تھے' آپؐ کی رنگت نہایت صاف اور چمکدار تھی۔

انس رضی اللہ عنہ نے (مزید) بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال نصف کانوں تک تھے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ (آپؐ کے سر مبارک کے بال) آپؐ کے کانوں اور کندھوں کے درمیان تھے (بخاری)

نیز بخاری کی ایک روایت میں ہے انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ کا سر مبارک بڑا اور پاؤں مضبوط تھے' میں نے آپؐ جیسا نہ ہی آپؐ سے پہلے دیکھا اور نہ ہی آپؐ کے بعد دیکھا اور آپؐ کی ہتھیلیاں فراخ تھیں نیز بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آپؐ کے دونوں پاؤں اور ہتھیلیاں بہت مضبوط اور پرگوشت تھیں۔

وضاحت: مذکورہ حدیث میں یہ ذکر ہے کہ آپؐ کو چالیس برس کی عمر میں نبوت سے سرفراز کیا۔ اس کے بعد دس برس آپؐ نے مکے میں گزارے اور دس برس ہی مدینے میں گزارے اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ساٹھ برس کی عمر عطا کی۔ آپؐ کے منصبِ رسالت پر فائز ہونے کے بعد مکے میں آپؐ کے قیام کی مدت کے بارے میں اختلاف ہے۔ تحقیقی طور پر جو بات زیادہ درست اور راجح ہے وہ یہ ہے کہ نبوت کے بعد آپؐ نے تیرہ برس مکے میں اور دس برس مدینے میں گزارے اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے تو اس وقت آپؐ کی عمر تریسٹھ برس تھی۔

اس تضاد کی وجہ یہ ہے کہ جس راوی نے مکے کی زندگی کو دس سال بتایا ہے اور آپؐ کی کل عمر ساٹھ سال بتائی ہے تو اس نے کسر کو کوئی اہمیت نہیں دی جیسا کہ اس وقت رواج تھا کہ لوگ کسر کو کوئی اہمیت نہیں دیا کرتے تھے (واللہ اعلم)

۵۷۸۳ - (۸) وَعَنِ الْبَرَاءِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَرْبُوعًا، بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَهُ شَعْرٌ بَلَغَ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ، رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ، بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ ــ ، لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ.

۵۷۸۳: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیانے قد کے مالک تھے' آپؐ کے دونوں کندھوں کے درمیان کافی کشادگی تھی' آپؐ کے سر کے بال آپؐ کے دونوں کانوں کے کناروں تک تھے (اور) میں نے آپؐ کو سرخ لباس میں دیکھا۔ بلا مبالغہ میں نے کبھی کسی کو آپؐ سے زیادہ حسین و جمیل نہیں پایا (بخاری' مسلم)

اور مسلم کی روایت میں ہے براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ میں نے کسی ایسے انسان کو نہیں دیکھا جو لمبی زلفوں والا ہو اور وہ سرخ لباس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین و جمیل ہو۔ آپؐ کے سر کے بال آپ کے کندھوں کو چھو رہے تھے۔ آپؐ کے کندھوں کے درمیان کشادگی تھی' آپؐ کا قد مبارک نہ زیادہ لمبا تھا اور نہ ہی بہت چھوٹا تھا۔

۵۷۸٤ ـ (۹) وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَلِيْعَ الْفَمِ، أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ، مَنْهُوْسَ الْعَقِبَيْنِ. قِيْلَ لِسِمَاكٍ: مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ؟ قَالَ: عَظِيْمُ الْفَمِ. قِيْلَ: مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ؟ قَالَ: طَوِيْلُ شِقِّ الْعَيْنِ ــ. قِيْلَ: مَا مَنْهُوْسُ الْعَقِبَيْنِ؟ قَالَ: قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۸٤: سماکؒ بن حرب' جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک بڑا تھا' آپؐ کی دونوں آنکھوں کی سفیدی سرخی میں ملی ہوئی تھی' آپؐ کی دونوں ایڑیاں بھاری نہ تھیں۔ سماکؒ سے دریافت کیا گیا کہ "ضَلِيْعُ الْفَمِ" سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے بتایا کہ اس سے مراد بڑا چہرہ ہے۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ "أَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ" سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے بتایا کہ آپؐ کی آنکھیں بڑی اور لمبی تھیں۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ "مَنْهُوْسُ الْعَقِبَيْنِ" سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے بتایا کہ اس سے مراد ایسی ایڑی ہے جس پر گوشت کم ہو (مسلم)

۵۷۸۵ ـ (۱۰) وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيْحًا مُقَصَّدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۸۵: ابو الطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ گورے چٹے اور درمیانے جسم کے مالک تھے (مسلم)

۵۷۸٦ ـ (۱۱) وَعَنْ ثَابِتٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ، لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ

۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ: لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ کُنَّ فِیْ رَأْسِہٖ ۔ فَعَلْتُ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: اِنَّمَا کَانَ الْبَیَاضُ فِیْ عَنْفَقَتِہٖ، وَفِی الصُّدْغَیْنِ وَفِی الرَّأْسِ نَبْذٌ۔

۵۷۸۶: ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ سے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپؐ کے بال اس قدر زیادہ سفید نہ تھے کہ خضاب کی ضرورت محسوس ہوتی' اگر میں آپؐ کی داڑھی کے سفید بالوں کو شمار کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اگر میں آپؐ کے سر کے سفید بالوں کو شمار کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ بالوں کی سفیدی آپؐ کی داڑھی مبارک کے نیچے کے حصے میں' کن پٹیوں میں اور کچھ سر مبارک میں تھی۔

۵۷۸۷ ۔ (۱۲) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَزْھَرَ اللَّوْنِ، کَاَنَّ عِرَقَہُ اللُّؤْلُؤُ، اِذَا مَشٰی تَکَفَّأَ، وَمَا مَسِسْتُ دِیْبَاجَۃً وَلَا حَرِیْرًا اَلْیَنَ مِنْ کَفِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، وَلَا شَمَمْتُ مِسْکًا وَلَا عَنْبَرَۃً اَطْیَبَ مِنْ رَائِحَۃِ النَّبِیِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۷۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رنگت میں چمک دمک تھی' آپؐ کے پسینے کے قطرے موتیوں کی طرح (شفاف) تھے۔ جب آپؐ چلتے تو آگے کی جانب جھکے ہوئے چلتے' میں نے کسی دیباج اور ریشم کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم محسوس نہیں کیا اور نہ ہی میں نے کسی مشک اور عنبر کو سونگھا کہ جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک سے زیادہ خوشبو ہو (بخاری' مسلم)

۵۷۸۸ ۔ (۱۳) وَعَنْ اُمِّ سُلَیْمٍ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَاْتِیْھَا، فَیَقِیْلُ عِنْدَھَا، فَتَبْسُطُ نِطْعًا ۔ فَیَقِیْلُ عَلَیْہِ، وَکَانَ کَثِیْرَ الْعَرَقِ، فَکَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَہُ فَتَجْعَلُہُ فِی الطِّیْبِ. فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «یَا اُمَّ سُلَیْمٍ! مَا ھٰذَا؟» قَالَتْ: عَرَقُکَ نَجْعَلُہُ فِیْ طِیْبِنَا وَھُوَ مِنْ اَطْیَبِ الطِّیْبِ۔

وَفِیْ رِوَایَۃٍ، قَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! نَرْجُوْ بَرَکَتَہُ لِصِبْیَانِنَا قَالَ: «اَصَبْتِ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۷۸۸: اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاں تشریف لاتے اور وہاں قیلولہ فرماتے' وہ آپؐ کے لئے چمڑے کا ایک ٹکڑا بچھاتیں جس پر آپؐ دوپہر کے وقت آرام فرماتے اور آپؐ کو پسینہ بہت زیادہ آیا کرتا تھا اُمِّ سلیمؓ آپؐ کے پسینے کو جمع کرتیں اور اسے خوشبو میں ملاتیں۔ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسے پسینہ جمع کرتے ہوئے دیکھا تو) دریافت کیا' اے اُمِّ سلیم! یہ کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ

آپ کا پسینہ ہے جسے ہم اپنی خوشبو میں ملاتے ہیں اور آپ کا پسینہ تمام خوشبوؤں سے بہتر ہے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم اپنے بچوں کے لئے اسے بابرکت سمجھتی ہیں۔ آپ نے فرمایا' تم نے اچھا کیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: اُمِ سلیمؓ انس رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔ اُمِ سلیمؓ اور اُمِ حرامؓ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی خالائیں ہیں۔ آپ اکثر ان کے ہاں آکر دوپہر کے وقت آرام کیا کرتے تھے (مرقات جلد۱۱ صفحہ۶)

۵۷۸۹ - (۱۴) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْأُوْلٰى، ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ، فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا، وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ، فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا وَرِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ: «سَمُّوْا بِاسْمِيْ» فِيْ «بَابِ الْاَسَامِيْ».

وَحَدِيْثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: نَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِيْ «بَابِ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ».

۵۷۸۹: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں صبح کی نماز ادا کی۔ اس کے بعد آپ اپنے گھر تشریف لے جانے کے لیے (مسجد سے) نکلے اور آپ کے ساتھ میں بھی باہر آیا تو آپ کو آگے سے چند بچے ملے۔ آپ نے ان میں سے ہر ایک بچے کے رخسار پر ہاتھ پھیرا اور پھر آپ نے میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا۔ میں نے آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک اور عمدہ خوشبو کو محسوس کیا گویا کہ آپ نے اپنا ہاتھ عطر فروش کی صندوقچی سے نکالا ہے (مسلم)

اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "میرے نام کی طرح نام رکھو" کا ذکر باب الاسامی میں اور سائبؓ بن یزید سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "میں نے مُہرِ نبوت کا ملاحظہ کیا" کا ذکر باب احکام المیاہ میں ہو چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۷۹۰ - (۱۵) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ، ضَخْمُ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ، شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، مُشْرَبًا حُمْرَةً، ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ، طَوِيْلُ الْمَسْرُبَةِ، اِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا، كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ، لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۷۹۰: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ ہی بہت چھوٹے قد کے تھے، آپ کا سر مبارک بڑا اور داڑھی گھنی تھی، آپ کی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پر گوشت تھے، آپ کا رنگ سرخ و سفید تھا، آپ کی ہڈیوں کے جوڑ موٹے اور مضبوط تھے اور سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لمبی لکیر تھی۔ جب آپ چلتے تھے تو جھک کر چلتے تھے گویا کہ آپ بلندی سے نشیب کی طرف جا رہے ہوں، میں نے آپ جیسا کوئی شخص نہ تو آپ سے پہلے دیکھا اور نہ ہی آپ کے بعد دیکھا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

۵۷۹۱ - (۱۶) **وَعَنْهُ**، كَانَ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيلِ الْمُمَغَّطِ —، وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ —، وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ، وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبِطِ، كَانَ جَعْدًا رَجِلًا —، وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ — وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ —، وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيرٌ —، أَبْيَضُ مُشْرَبٌ، أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ —، أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ —، جَلِيلُ الْمُشَاشِ — وَالْكَتَدِ —، أَجْرَدُ ذُو مَسْرُبَةٍ —، شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ —، إِذَا مَشَى يَتَقَلَّعُ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ —، وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا، بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ، وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا، وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً، وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً، وَأَكْرَمُهُمْ عَشِيرَةً، مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ —، وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ، يَقُولُ نَاعِتُهُ: لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۹۱: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کے حلیہ مبارک) کے اوصاف بیان کرتے تو کہتے کہ آپ کا قد نہ زیادہ لمبا تھا اور نہ ہی بہت زیادہ پست بلکہ آپ لوگوں میں درمیانے قد والے تھے۔ آپ کے بال بہت زیادہ گھنگریالے نہ تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے بلکہ قدرے خم دار تھے اور کچھ سیدھے بھی تھے۔ آپ کا چہرہ مبارک بالکل گول نہیں تھا اور نہ ہی آپ کے گال پھولے ہوئے تھے البتہ چہرہ ایک حد تک گولائی لئے ہوئے تھا۔ آپ کا رنگ سرخ و سفید تھا، آنکھیں سیاہ تھیں، پلکوں کے بال لمبے تھے، جوڑوں کی ہڈیاں ابھری ہوئی مضبوط تھیں، کندھے مضبوط تھے، جسم مبارک پر بال نہیں تھے البتہ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر تھی، آپ کی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پرگوشت تھے گویا کہ آپ بلندی سے نشیب میں اتر رہے ہیں اور جب آپ (دائیں یا بائیں جانب) متوجہ ہوتے تو پورے جسم کے ساتھ متوجہ ہوتے، آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ آخری نبی تھے، آپ تمام لوگوں سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ سچ بولنے والے تھے، آپ سب لوگوں سے زیادہ نرم طبیعت والے اور سب سے زیادہ معزز اور مکرم تھے۔ جو شخص آپ کو اچانک دیکھ لیتا اس پر ہیبت طاری ہو جاتی اور جو شخص جان پہچان کی خاطر میل جول رکھتا وہ آپ سے والہانہ محبت کرتا۔ آپ کا وصف بیان کرنے والے (علی رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ آپ جیسا کوئی شخص نہ تو آپ سے پہلے دیکھا اور نہ آپ کے بعد دیکھا (ترمذی)

وضاحت : یہ روایت مرسل ہے' ابراہیم بن محمد اپنے دادا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں نیز اس حدیث کی سند میں موجود عمر بن عبداللہ المدنی راوی کا حافظہ خراب ہو گیا تھا (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۱۴۳' تذکرۃ الحفاظ جلد ا صفحہ ۳' ضعیف ترمذی صفحہ ۴۸۷' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۵)

۵۷۹۲ - (۱۷) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ، مِنْ طِيبِ عَرْفِهِ - أَوْ قَالَ: مِنْ رِيحِ عَرَقِهِ ——. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۷۹۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس راستے سے گزرتے اور آپؐ کے بعد کوئی دوسرا شخص اس راستے سے گزرتا تو وہ سمجھ جاتا کہ اس راستے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا ہے' اس لیے کہ راستے میں آپؐ (کے جسم مبارک) کی مہک پائی جاتی یا راوی نے یہ کہا کہ (راستے میں) آپؐ کے پسینہ مبارک کی خوشبو پائی جاتی (دارمی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں اسحاق بن فضل اور مغیرہ بن عطیہ راوی مجہول ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۵)

۵۷۹۳ - (۱۸) وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِلرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: صِفِي لَنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَهُ رَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۷۹۳: ابو عبیدہؓ بن محمد بن عمار بن یاسر بیان کرتے ہیں کہ میں نے رُبَیِّع بنت مُعَوِّذ بن عفراء سے کہا کہ آپ ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کریں۔ انہوں نے کہا' اے میرے بیٹے! اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتے تو محسوس کرتے کہ تم نے چمکتے ہوئے سورج کو دیکھا ہے (دارمی)

۵۷۹٤ - (۱۹) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ ـــ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَإِلَى الْقَمَرِ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ عِنْدِي مِنَ الْقَمَرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۵۷۹۴: جابر بن سَمُرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا تو (میرا حال یہ تھا کہ) میں کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا اور کبھی چاند کو دیکھتا اور (اس وقت) آپؐ نے سرخ لباس زیب تن کر رکھا تھا' آپؐ میری نظر میں چاند سے کہیں زیادہ خوبصورت تھے۔
(ترمذی' دارمی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں اشعث بن سوار راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ا صفحہ ۲۶۳' ضعیف ترمذی صفحہ ۴۸۹' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۶)

۵۷۹۵ - (۲۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَأَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْهِهٖ، وَمَا رَأَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مِشْیَتِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، کَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَهٗ، اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَیْرُ مُکْتَرِثٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۵۷۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں پایا' ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سورج آپؐ کے چہرہ مبارک سے جلوہ ریز ہے اور میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو تیز رفتار نہیں پایا ایسا لگتا تھا کہ زمین آپؐ کے لیے مختصر کر دی جاتی ہے جبکہ ہم جدوجہد اور کوشش سے چلتے تھے جبکہ آپؐ بے نیاز چال چلتے تھے (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۹۰' الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۱' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴' ضعیف ترمذی صفحہ ۳۸۹' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۶۷)

۵۷۹۶ - (۲۱) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: کَانَ فِیْ سَاقَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُمُوْشَةٌ، وَکَانَ لَا یَضْحَكُ اِلَّا تَبَسُّمًا، وَکُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَیْهِ قُلْتُ: اَکْحَلُ الْعَیْنَیْنِ، وَلَیْسَ بِاَکْحَلَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۵۷۹۶: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں باریک تھیں' آپؐ (عام طور پر) ہنسا نہیں کرتے تھے اور جب میں آپؐ کو دیکھتا تو میں (اپنے دل میں) کہتا کہ آپؐ نے اپنی آنکھوں میں سرمہ لگا رکھا ہے حالانکہ آپؐ نے سرمہ نہیں لگایا ہوتا تھا (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۷۹۷ - (۲۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْلَجَ الثَّنِیَّتَیْنِ، اِذَا تَکَلَّمَ رُئِیَ کَالنُّوْرِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ ثَنَایَاهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ.

تیسری فصل

۵۷۹۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے دو دانتوں کے درمیان معمولی فاصلہ تھا جب آپؐ گفتگو فرماتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ دونوں دانتوں کے درمیان سے نور جیسی کوئی چیز نکل رہی ہے (دارمی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبدالعزیز بن ابی ثابت زہری راوی متروک الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۲۲' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۶۹)

۵۷۹۸ - (۲۳) **وعن** كعب بن مالك رضي الله عنه، قال: كان رسول الله ﷺ إذا سُرَّ استنار وجهه، حتى كأن وجهه قطعة قمر، وكنا نعرف ذلك. متفق عليه.

۵۷۹۸: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوشی میں ہوتے تو آپ کا چہرہ مبارک روشن ہو جاتا ایسا لگتا تھا کہ آپ کا چہرہ مبارک چاند کا ٹکڑا ہے اور اس سے ہم (آپ کی دلی کیفیت) پہچان لیتے تھے (بخاری، مسلم)

۵۷۹۹ - (۲٤) **وعن** أنس رضي الله عنه، أن غلاماً يهودياً كان يخدم النبي ﷺ. فمرض فأتاه النبي ﷺ يعوده، فوجد أباه عند رأسه يقرأ التوراة، فقال له رسول الله ﷺ: «يا يهودي! أنشدك بالله الذي أنزل التوراة على موسى، هل تجد في التوراة نعتي وصفتي ومخرجي؟». قال: لا. قال الفتى: بلى والله يا رسول الله! إنا نجد لك في التوراة نعتك وصفتك ومخرجك، وإني أشهد أن لا إله إلا الله وأنك رسول الله. فقال النبي ﷺ لأصحابه: «أقيموا هذا من عند رأسه، ولوا أخاكم». رواه البيهقي في «دلائل النبوة».

۵۷۹۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا، وہ بیمار ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لئے (اس کے گھر) تشریف لے گئے، آپ نے دیکھا کہ اس کا باپ اس لڑکے کے سرہانے بیٹھ تورات پڑھ رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی سے کہا، اے یہودی! میں تجھے اس اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی، کیا تو نے تورات میں میری تعریف و توصیف اور میرے نکلنے کا ذکر پایا ہے؟ اس نے کہا، نہیں۔ وہ لڑکا کہنے لگا، ہاں! اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! ہم تورات میں آپ کی تعریف و توصیف اور آپ کے مبعوث کیے جانے کا ذکر پاتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے اپنے صحابہ کرامؓ سے فرمایا، تم اس لڑکے کے باپ کو اس کے پاس سے اٹھا دو۔ تم خود اپنے بھائی کے والی بنو یعنی اگر وہ فوت ہو جائے تو اس کی تجہیز و تکفین کے جملہ امور تم سرانجام دو (بیہقی دلائل النبوۃ)

۵۸۰۰ - (۲۵) **وعن** أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي ﷺ أنه قال: «إنما أنا رحمة مهداة». رواه الدارمي، والبيهقي في «شعب الإيمان».

۵۸۰۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجی ہوئی رحمت ہوں (دارمی)

بَابٌ فِي أَخْلَاقِهِ وَشَمَائِلِهِ

(رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات اور اخلاق)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۸۰۱ - (۱) عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ، فَمَا قَالَ لِي: أُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ؟ وَلَا أَلَا صَنَعْتَ؟ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۸۰۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دس سال تک رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی (اس دوران) آپؐ نے مجھے کبھی اُف تک نہ کہا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا اور یہ کام کیوں نہیں کیا؟ (بخاری و مسلم)

۵۸۰۲ - (۲) وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا، فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا أَذْهَبُ، وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَخَرَجْتُ حَتَّى أَمُرَّ عَلَى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ، فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِي، قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقَالَ: «يَا أُنَيْسُ! ذَهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ؟». قُلْتُ: نَعَمْ، أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ!. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ ایک روز آپؐ نے مجھے کسی کام سے بھیجا تو میں نے (زبان سے یوں ہی) کہہ دیا اللہ کی قسم! میں نہیں جاؤں گا لیکن میرے دل میں تھا کہ میں ضرور جاؤں گا اس لئے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے پس میں نکل پڑا، میں بچوں کے پاس سے گزرا جو بازار میں کھیل رہے تھے (میں وہاں ٹھہر گیا) اچانک رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گدی پکڑ لی۔ انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؐ کی جانب نظر اٹھائی تو آپؐ مسکرا رہے تھے۔ آپؐ نے دریافت کیا' اے انیس! کیا تو وہاں گیا ہے جہاں جانے کا میں نے تجھے کہا تھا؟ (انسؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' ہاں! اے اللہ کے رسول! میں (ابھی) جاتا ہوں (مسلم)

٥٨٠٣ - (٣) وَعَنْهُ قَالَ: كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ، فَاَدْرَكَهُ اَعْرَابِيٌّ، فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيْدَةً، وَرَجَعَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نَحْرِ الْاَعْرَابِيِّ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مُرْ لِيْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ. فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ ضَحِكَ، ثُمَّ اَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥٨٠٣: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں چل رہا تھا۔ آپؐ پر دھاری دار نجرانی چادر تھی جس کے کنارے موٹے تھے۔ (راستے میں) آپؐ کو ایک دیہاتی ملا' اس نے آپؐ کی چادر (پکڑ کر) زور سے کھینچی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیہاتی کے سینے کے قریب آ گئے۔ میں نے دیکھا کہ دیہاتی کے اس قدر سختی سے چادر کھینچنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک پر چادر کے کنارے کی رگڑ کا نشان پڑ گیا تھا۔ بعد ازاں اس دیہاتی نے کہا' اے محمد! آپؐ کے پاس اللہ تعالیٰ کا جو مال ہے اس میں سے مجھے کچھ عطا کریں۔ (اس کی اس بات پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب التفات کیا اور آپؐ مسکرائے' پھر اسے کچھ عطا کرنے کا حکم دیا (بخاری' مسلم)

٥٨٠٤ - (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ، وَاَجْوَدَ النَّاسِ، وَاَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ -. فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ، فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ: «لَمْ تُرَاعُوْا، لَمْ تُرَاعُوْا». وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ، وَفِيْ عُنُقِهِ سَيْفٌ. فَقَالَ: «لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥٨٠٤: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخلاق اور شکل کے لحاظ سے) تمام لوگوں سے بڑھ کر حسین تھے۔ تمام لوگوں سے زیادہ سخی اور تمام لوگوں سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہلِ مدینہ (دشمن کی آواز سن کر) گھبرا گئے۔ لوگ آواز کی جانب لپکے وہاں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موجود پایا۔ آپؐ تمام لوگوں سے پہلے آواز کی جانب پہنچ گئے تھے اور آپؐ فرما رہے تھے' ڈرو نہیں' ڈرو نہیں۔ آپؐ ابو طلحہؓ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے' اس پر زین نہ تھی نیز آپؐ کی گردن میں تلوار لٹک رہی تھی پھر آپؐ نے فرمایا' میں نے اس گھوڑے کو نہایت تیز رفتار پایا ہے (بخاری' مسلم)

٥٨٠٥ - (٥) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: لَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥٨٠٥: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی کسی چیز کے بارے میں سوال کیا گیا ہو اور آپؐ نے اس سے انکار کیا ہو (بخاری' مسلم)

وضاحت : جب بھی کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگتا تو آپؐ فوراً اسے عطا کر دیتے اور اگر آپؐ اسے پورا کرنے پر قادر نہ ہوتے تو پھر وعدہ فرما لیتے یا خاموشی اختیار کر لیتے یا کوئی دعائیہ جملہ ارشاد فرما دیتے۔ (واللہ اعلم)

٥٨٠٦ - (٦) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، فَأَتَى قَوْمَهُ، فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ! أَسْلِمُوا، فَوَاللّٰهِ إِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِي عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۰۶ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی بکریوں کا سوال کیا جو دو پہاڑوں کے درمیان سما سکیں۔ آپؐ نے اس کے مطالبے کو پورا فرمایا۔ اس کے بعد وہ شخص اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا' اے میری قوم کے لوگو! اسلام قبول کر لو۔ اللہ کی قسم! بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم (اس قدر زیادہ) عطا کرتے ہیں کہ آپؐ فقرو افلاس کا بھی خوف نہیں رکھتے (مسلم)

٥٨٠٧ - (٧) **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، بَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ ـــ، فَعَلِقَتِ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمُرَةٍ ـــ، فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ ـــ فَوَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: أَعْطُونِي رِدَائِي، لَوْ كَانَ لِي عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَلَا كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۰۷ : جُبیر بن مُطعِم رضی اللہ عنہ اس وقت کا واقعہ بیان کرتے ہیں جب وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگِ حُنین سے واپس آ رہے تھے کہ (ایک مقام پر) دیہاتی لوگ آپؐ سے لپٹ گئے' وہ آپؐ سے (مالِ غنیمت) مانگ رہے تھے یہاں تک کہ انہوں نے آپؐ کو مجبور کیا کہ آپؐ کیکر کے درخت کی جانب پناہ حاصل کریں' آپؐ کی چادر درخت میں اُلجھ گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر رُکے اور فرمایا' مجھے میری چادر لوٹا دو' اگر میرے پاس ان درختوں کی تعداد کے برابر بھی مویشی ہوتے تو میں انہیں تم میں تقسیم کر دیتا تو پھر تم مجھے بخیل' غلط بیانی کرنے والا اور چھوٹے دل والا نہ پاتے (بخاری)

٥٨٠٨ - (٨) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِينَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ، فَمَا يَأْتُونَ بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيهَا ـــ، فَرُبَّمَا جَاؤُوهُ بِالْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۰۸ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز ادا کر لیتے تو اہلِ مدینہ کے خُدّام (غلام اور لونڈیاں) اپنے برتنوں میں پانی لے کر آپؐ کے پاس پہنچ جاتے' جو شخص بھی برتن لے کر آتا آپؐ (برکت کے لیے) اس میں اپنا ہاتھ ڈبوتے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ وہ سردی (کے موسم) میں صبح سویرے ہی پانی کے برتن لے آتے (پھر بھی) آپؐ (برکت کے لیے) اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دیتے (مسلم)

وضاحت: یہ حدیث آپؐ کی کمال محبت اور شفقت پر دلالت کرتی ہے۔ آپؐ پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالتے تاکہ آپؐ کے دستِ مبارک کی برکت سے بیماروں کو شفاء حاصل ہو' ایسا کرنا صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ آپؐ کے علاوہ اُمّتِ مسلمہ میں سے کسی شخص کو یہ مقام حاصل نہیں کہ پانی کی برتن میں اس کا ہاتھ ڈال کر برکت حاصل کی جائے (واللہ اعلم)

۵۸۰۹ - (۹) **وَعَنْهُ** قَالَ: كَانَتْ أَمَةٌ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ تَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہلِ مدینہ کی لونڈیوں میں سے ایک لونڈی رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑتی' وہ جہاں چاہتی آپؐ کو لے جاتی (بخاری)

وضاحت: یہ حدیث آپؐ کی کمال درجہ تواضع و انکساری پر دلالت کرتی ہے' آپؐ کو اپنی امت کے ہر چھوٹے بڑے فرد کے ساتھ انتہائی تعلق' لگاؤ اور پیار تھا (واللہ اعلم)

۵۸۱۰ - (۱۰) **وَعَنْهُ** أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، فَقَالَ: «يَا أُمَّ فُلَانٍ! انْظُرِي أَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى أَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ» فَخَلَا مَعَهَا فِي بَعْضِ الطُّرُقِ، حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۱۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کی عقل میں کچھ خلل تھا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے آپؐ سے کچھ کام ہے۔ آپؐ نے اس سے کہا' اے اُمِّ فلاں! دیکھو! جس گلی میں بھی تم چاہتی ہو (میں جانے کے لیے تیار ہوں) تاکہ تمہارے لیے تمہارے کام کو پورا کروں۔ چنانچہ آپؐ راستے میں اس کے ساتھ الگ رہے حتیٰ کہ جو کام اس نے کہا تھا کر دیا (مسلم)

۵۸۱۱ - (۱۱) **وَعَنْهُ** قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا، كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ: «مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ؟!». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۱۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ فحش گو تھے' نہ لعنت کرنے والے تھے اور نہ ہی گالی گلوچ کرتے تھے۔ آپؐ ناراضگی کے وقت فرمایا کرتے' اسے کیا ہے؟ اس کی پیشانی خاک آلود ہو (بخاری)

۵۸۱۲ - (۱۲) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أُدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ. قَالَ: «إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۱۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' آپؐ سے عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول! آپؐ مشرکین پر بددعا فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ مجھے تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے (مسلم)

۵۸۱۳ - (۱۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا، فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۱۳: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پردے میں رہنے والی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ با حیا تھے جب آپ کسی مکروہ کام کو دیکھتے تو ہم اسے آپ کے چہرے (کے اثرات) سے پہچان لیتے تھے (بخاری' مسلم)

۵۸۱٤ - (۱٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ ــ، وَإِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۱٤: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کھل کھلا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق کا آخری حصہ نظر آئے' آپ تو بس مسکراتے تھے (بخاری' مسلم)

۵۸۱۵ - (۱۵) وَعَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ، كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۱۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحابت تین) تسلسل کے ساتھ باتیں نہیں کرتے تھے جیسا کہ تم لوگ مسلسل بولے چلے جاتے ہو۔ آپ اس طرح باتیں کرتے کہ اگر کوئی گننے والا (الفاظ) گننا چاہتا تو گن سکتا تھا (بخاری' مسلم)

۵۸۱٦ - (۱٦) وَعَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُوْنُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ - يَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ - فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۱٦: اسود رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا' آپ اپنے گھر والوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں مشغول رہتے تھے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو آپ نماز کے لیے چلے جاتے تھے (بخاری)

وضاحت: اس حدیث کے راوی اسودؒ جلیل القدر تابعی ہیں' انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا ہے لیکن ان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔ انہوں نے خلفاءِ اربعہ کی زیارت کی اور اکابر صحابہؓ سے سماعتِ حدیث کا شرف حاصل کیا (تذکرۃ الحفاظ)

۵۸۱۷ - (۱۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ، إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ بِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۱۷ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کبھی دو کاموں میں اختیار دیا جاتا تو آپؐ ان میں سے آسان کام کو اختیار کرتے بشرطیکہ وہ گناہ کا کام نہ ہوتا اگر وہ گناہ کا کام ہوتا تو آپؐ تمام لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کے لئے کبھی کسی بات کا انتقام نہیں لیتے تھے البتہ جب اللہ تعالیٰ کی حرمت کو پامال کیا جاتا تو پھر آپؐ اللہ کی رضا کے لئے انتقام لیتے تھے (بخاری، مسلم)

۵۸۱۸ - (۱۸) وَعَنْهَا قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهِ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ، وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا، إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ، فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ، إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۱۸ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کبھی کسی جاندار چیز کو (یعنی مرد کو) نہ کسی عورت کو اور نہ ہی کسی خادم کو اپنے ہاتھ کے ساتھ مارا البتہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے (کوئی آپؐ کے ہاتھوں مارا جاتا) اور ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی شخص سے کبھی آپؐ کو کچھ تکلیف پہنچی ہو اور آپؐ نے اس سے انتقام لیا ہو۔ البتہ جب اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کو پامال کیا جاتا تو پھر آپؐ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے انتقام لیتے تھے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۸۱۹ - (۱۹) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ، خَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِيْنَ، فَمَا لَامَنِيْ عَلٰى شَيْءٍ قَطُّ أُتِيَ فِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ ـــ، فَإِنْ لَامَنِيْ لَائِمٌ مِنْ أَهْلِهِ قَالَ: «دَعُوْهُ، فَإِنَّهُ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ». هٰذَا لَفْظُ «الْمَصَابِيْحِ» وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ.

دوسری فصل

۵۸۱۹ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آٹھ برس کا تھا جب سے میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ میں نے دس برس تک (مدنی زندگی میں) آپؐ کی خدمت کی۔ (اس پورے عرصے میں) ایسا کبھی نہیں ہوا کہ میرے ہاتھوں کوئی چیز خراب ہوئی ہو اور آپؐ نے مجھے ملامت کی ہو۔ اگر آپؐ کے اہلِ خانہ میں سے مجھے کوئی ملامت کرتا تو آپؐ فرماتے کہ اسے کچھ نہ کہو اس لئے کہ جو کچھ ہونے والا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے یہ الفاظ مصابیح کے ہیں جبکہ امام بیہقیؒ نے اس روایت کو شُعَبُ الْاِیْمَان میں کچھ الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

۵۸۲۰ - (۲۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا سَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَصْفَحُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۲۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو نہیں تھے' نہ ہی تکلف کے ساتھ فحش گفتگو فرماتے تھے' نہ ہی آپ بازاروں میں شور و غل کرتے تھے اور نہ ہی آپ برائی کا بدلہ برائی کے ساتھ دیتے تھے البتہ آپ معاف فرماتے اور درگزر کرتے تھے (ترمذی)

۵۸۲۱ - (۲۱) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ، وَيَتْبَعُ الْجَنَازَةَ، وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ، وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَوْمَ خَيْبَرَ عَلٰى حِمَارٍ خِطَامُهُ لِيْفٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ.

۵۸۲۱: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ آپ بیمار کی عیادت فرماتے' جنازے کے ساتھ جاتے' غلام کی دعوت قبول کرتے اور گدھے پر بھی سوار ہو لیتے اور میں نے آپ کو جنگِ خیبر کے دن ایک گدھے پر سوار دیکھا جس کی لگام کھجور کی چھال کی تھی (ابن ماجہ' بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں مسلم بن کیسان اعور راوی ضعیف ہے (الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۶۸' الجرح والتعدیل جلد ۸ صفحہ ۸۴۴' میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۱۰۶' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۵۱)

۵۸۲۲ - (۲۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْصِفُ نَعْلَهُ، وَيَخِيْطُ ثَوْبَهُ، وَيَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهِ، وَقَالَتْ: كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ، يَفْلِيْ ثَوْبَهُ، وَيَحْلُبُ شَاتَهُ، وَيَخْدِمُ نَفْسَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۲۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا جوتا خود گانٹھ لیتے تھے' اپنا کپڑا خود ہی سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں (اس طرح) کام کاج کرتے جیسا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر میں کام کاج کرتا ہے۔ نیز عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ انسانوں میں سے ایک انسان تھے آپ کپڑوں میں سے خود جوئیں دیکھتے' اپنی بکری کا دودھ خود دوہتے اور اپنی خدمت آپ کر لیا کرتے تھے (ترمذی)

۵۸۲۳ - (۲۳) وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَقَالُوْا لَهُ: حَدِّثْنَا أَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كُنْتُ جَارَهُ، فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ إِلَيَّ فَكَتَبْتُهُ لَهُ، فَكَانَ إِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا، وَإِذَا ذَكَرْنَا الْآخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا، وَإِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا، فَكُلُّ هٰذَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۲۳: خارجہؒ بن زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک جماعت ثابتؓ کے ہاں گئی اور انہوں نے ان سے کہا کہ آپ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے مطلع کریں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں آپ کا

پڑوسی تھا جب آپؐ پر وحی نازل ہوتی تو آپؐ میری جانب پیغام بھیجتے، میں آپ کی وحی تحریر کرتا۔ آپ کا معمول تھا کہ جب ہم دنیا کی باتیں کرتے تو آپؐ بھی ہمارے ساتھ دنیا کی باتیں کرتے اور جب ہم آخرت کا ذکر کرتے تو آپؐ بھی ہمارے ساتھ آخرت کا ذکر کرتے اور جب ہم کھانے کی باتیں کرتے تو آپؐ بھی ہمارے ساتھ کھانے کی باتیں کرتے۔ پس یہ تمام باتیں میں تمہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کر رہا ہوں (ترمذی)

٥٨٢٤ ـ (٢٤) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ يَنْزِعْ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَنْزِعُ يَدَهُ، وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ، وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسٍ لَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۲۴ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص سے مصافحہ کرتے تو اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ اس وقت تک نہ کھینچتے جب تک وہ شخص اپنا ہاتھ نہ کھینچ لیتا اور آپؐ اپنے چہرے کو کسی شخص سے اس وقت تک نہ پھیرتے تھے جب تک کہ وہ شخص اپنا چہرہ نہ پھیر لیتا تھا نیز آپؐ کو کبھی اس حال میں نہیں دیکھا گیا کہ آپؐ اپنے کسی ساتھی کے آگے گھٹنے دراز کیے بیٹھے ہوں (ترمذی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں زید العمی راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۲۵۳۵، میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۰۲، تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۵۰)

٥٨٢٥ ـ (٢٥) **وَعَنْهُ**، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۲۵ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لیے کسی چیز کا ذخیرہ نہیں کرتے تھے (ترمذی)

وضاحت : نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی ذات با برکات پر مکمل اعتماد اور توکل تھا، اسی لیے آپؐ نے اپنی ذات کے لیے کبھی کوئی چیز بچا کر نہیں رکھی کہ کل کو کام آئے گی البتہ آپؐ اپنے اہل و عیال کی سال بھر کی ضرورتوں کے لیے اشیاء خورد و نوش جمع کر کے رکھ دیتے تھے (تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۵۰)

٥٨٢٦ ـ (٢٦) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَوِيْلَ الصَّمْتِ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۸۲۶ : جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر خاموشی اختیار کیے رہتے تھے (شرحُ السنّۃ)

٥٨٢٧ ـ (٢٧) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ فِيْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَرْتِيْلٌ وَتَرْسِيْلٌ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۸۲۷ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو میں وضاحت اور آہستگی ہوتی تھی (ابو داؤد)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۵۰)

۵۸۲۸ - (۲۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا، وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيْنَهُ فَصْلٌ، يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۲۸ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل اور بے تکان باتیں نہیں کیا کرتے تھے جس طرح تم مسلسل اور بے تکان بولتے ہو بلکہ جب آپ گفتگو فرماتے تو ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے کہ آپ کے پاس بیٹھنے والا اس گفتگو کو محفوظ کر لیتا (ترمذی)

۵۸۲۹ - (۲۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۲۹ : عبداللہ بن حارث بن جزء بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکرانے والا کسی کو نہیں دیکھا (ترمذی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے۔ (الضعفاء الصغیر صفحہ ۶۴' الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۱۴۵' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۱' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴' ضعیف ترمذی صفحہ ۳۸۹)

۵۸۳۰ - (۳۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ أَنْ يَرْفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۸۳۰ : عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما بیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھے ہوئے باتیں کرتے تو آپ کی نگاہ اکثر آسمان کی جانب اٹھی رہتی (ابوداؤد)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور وہ لفظ عن کے ساتھ بیان کر رہا ہے (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۱۹۲' طبقات ابن سعد جلد ۷ صفحہ ۳۲۱' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۶۸' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۵۱)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۸۳۱ - (۳۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، كَانَ إِبْرَاهِيْمُ ابْنُهُ مُسْتَرْضَعًا فِيْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ، فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ، فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيُدَّخَنُ، وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا، فَيَأْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ. قَالَ عَمْرٌو: فَلَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ ابْنِيْ، وَإِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ، وَإِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۵۸۴۱: عمرو بن سعید رحمہ اللہ، انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی اور کو اپنے اہل و عیال کے ساتھ زیادہ رحم کرنے والا نہیں دیکھا۔ آپؐ کے بیٹے ابراہیم کو مدینہ منورہ کی نواحی بستی میں دودھ پلایا جاتا تھا۔ چنانچہ آپؐ (اپنے بچے کو ملنے) جاتے، ہم بھی آپؐ کے ساتھ ہوتے تھے۔ (ایک مرتبہ) آپؐ اس گھر میں داخل ہوئے جس گھر میں ابراہیم تھا، وہ گھر دھوئیں سے بھرا ہوا تھا کیونکہ دودھ پلانے والی عورت کا خاوند لوہار تھا۔ آپؐ اپنے بیٹے کو اٹھاتے، اسے چومتے اور پھر واپس لوٹ آتے۔ عمروؒ راوی نے بیان کیا کہ جب ابراہیم فوت ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ ابراہیم میرا بیٹا ہے اور وہ دودھ پینے کی عمر میں فوت ہوا ہے اور اس کے لئے دو دودھ پلانے والی عورتیں مخصوص کی گئی ہیں جو رضاعت کی مدت کو پورا کر رہی ہیں (مسلم)

۵۸۴۲ - (۳۲) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ يَهُودِيًّا يُقَالُ لَهُ: فُلَانٌ، حَبْرٌ، كَانَ لَهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ دَنَانِيرُ، فَتَقَاضَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ: «يَا يَهُودِيُّ! مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ». قَالَ: فَإِنِّي لَا أُفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدُ حَتَّى تُعْطِيَنِي. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذًا أَجْلِسُ مَعَكَ»، فَجَلَسَ مَعَهُ، فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَالْغَدَاةَ، وَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَتَهَدَّدُونَهُ وَيَتَوَعَّدُونَهُ، فَفَطِنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا الَّذِي يَصْنَعُونَ بِهِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! يَهُودِيٌّ يَحْبِسُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنَعَنِي رَبِّي أَنْ أَظْلِمَ مُعَاهَدًا وَغَيْرَهُ». فَلَمَّا تَرَجَّلَ النَّهَارُ قَالَ الْيَهُودِيُّ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ، وَشَطْرُ مَالِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، أَمَا وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُ بِكَ الَّذِي فَعَلْتُ بِكَ إِلَّا لِأَنْظُرَ إِلَى نَعْتِكَ فِي التَّوْرَاةِ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ، وَمُهَاجَرُهُ بِطَيْبَةَ، وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ، وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا مُتَزَيٍّ بِالْفُحْشِ، وَلَا قَوْلِ الْخَنَا، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ، وَهٰذَا مَالِي فَاحْكُمْ فِيهِ بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ، وَكَانَ الْيَهُودِيُّ كَثِيرَ الْمَالِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۵۸۴۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "فلاں" لقب کا ایک یہودی عالم تھا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ دینار لینے تھے چنانچہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دیناروں کا مطالبہ کیا۔ آپؐ نے اس سے کہا، اے یہودی! تجھے دینے کے لئے اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اس نے کہا، اے محمد! میں اس وقت تک آپ سے جدا نہیں ہوں گا جب تک آپ مجھے میرا قرض نہیں لوٹا دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اگر ایسا ہی ہے کہ جب تک میں تمہارا قرض ادا نہیں کروں گا، تم مجھے نہیں چھوڑو گے) تو میں تمہارے ساتھ بیٹھوں گا۔ چنانچہ آپؐ اس کے پاس بیٹھ گئے۔ آپؐ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور (اگلی صبح) فجر

کی نماز (مسجد میں) ادا کی۔ (اس صورتِ حال کو دیکھ کر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے اس یہودی کو ڈرایا دھمکایا۔

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کیا کہ صحابہ کرامؓ اس یہودی کو ڈرا دھمکا رہے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس یہودی نے آپؐ کو روک رکھا ہے؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) کہا کہ مجھے میرے پروردگار نے منع کیا ہے کہ میں کسی ذمی کافر یا دیگر لوگوں پر ظلم کروں۔ جب ذرا دن چڑھا تو یہودی (آپؐ کے اخلاق و کردار کو دیکھ کر کہنے لگا' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ معبودِ برحق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور میں اپنا نصف مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں۔ اللہ کی قسم! (سب جان لیں کہ) میں نے جو انداز آپؐ کے ساتھ اختیار کیا وہ صرف اس لیے کیا تھا کہ میں آپؐ کے ان اوصاف کو آزماؤں جن کا تذکرہ تورات میں ہے کہ ان کا نام محمد بن عبداللہ ہو گا' وہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوں گے اور مدینہ کی طرف ہجرت کریں گے اور ملکِ شام تک ان کی بادشاہت ہو گی' وہ بد زبان اور بد مزاج نہیں ہوں گے' اور نہ ہی وہ گلیوں میں شور و شغب کریں گے' نہ ہی فحش گو ہوں گے اور نہ ہی فحش گفتگو کریں گے۔ (یہودی نے ایک بار پھر کہا) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور یقیناً آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ یہ میرا مال ہے (جسے میں آپؐ کے قبضے میں دیتا ہوں) آپؐ اللہ تعالیٰ کے حکم کی روشنی میں اس کے متعلق فیصلہ صادر فرمائیں۔ (اس حدیث کے راوی کا کہنا ہے کہ) یہ یہودی بہت مالدار تھا۔

(بیہقی دلائل النبوۃ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ابو علی محمد بن اشعث کوفی راوی کو ایک جماعت نے کذاب کہا ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۸۶' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۵۱)

۵۸۳۳ - (۳۳) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ الذِّكْرَ، وَيُقِلُّ اللَّغْوَ، وَيُطِيْلُ الصَّلَاةَ، وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ، وَلَا يَأْنَفُ اَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۵۸۳۳: عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے' فضول باتیں بہت کم کرتے' نماز کو لمبا کرتے اور خطبہ مختصر فرماتے نیز بیوہ عورت اور مسکین لوگوں کے ساتھ چلنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے اور ان کی ضرورتوں کو پورا کر دیتے تھے (نسائی' دارمی)

۵۸۳٤ - (۳٤) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ — وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ: ﴿فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ﴾ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۳۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو جہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہم آپؐ کو جھوٹا

نہیں کہتے البتہ ہم اس چیز کو جھٹلاتے ہیں جو آپؐ لے کر آئے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (جس کا ترجمہ ہے) "یہ لوگ آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ وہ ظالم لوگ تو اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتے ہیں" (ترمذی)

۵۸۳۵ ـ (۳۵) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ، جَاءَنِيْ مَلَكٌ، وَإِنَّ حُجْزَتَهُ ـ لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ، فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: إِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا، وَإِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا، فَنَظَرْتُ إِلَىٰ جِبْرِيْلَ ـ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ ضَعْ نَفْسَكَ».

۵۸۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے عائشہ! اگر میں چاہوں (کہ دنیا کے مال و متاع میرے لئے ہوں) تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلنے لگیں۔ (ایک روز) میرے پاس فرشتہ آیا تھا جس کی کمر (کی چوڑائی) کعبے کے برابر تھی۔ اس نے کہا' آپؐ کے پروردگار آپؐ کو سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر آپؐ چاہیں تو آپؐ کو بندہ پیغمبر بنا دیتے ہیں اور اگر آپؐ چاہیں تو آپؐ کو بادشاہ پیغمبر بنا دیتے ہیں۔ (آپؐ فرماتے ہیں) چنانچہ میں نے جبرائیل کی طرف دیکھا۔ اس نے مجھے مشورہ دیا کہ آپؐ خود کو متواضع رکھیں۔

۵۸۳۶ ـ (۳۶) **وَفِيْ** رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَىٰ جِبْرِيْلَ ـ كَالْمُسْتَشِيْرِ لَهُ، فَأَشَارَ جِبْرِيْلُ بِيَدِهِ أَنْ تَوَاضَعْ. فَقُلْتُ: «نَبِيًّا عَبْدًا».

قَالَتْ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَأْكُلُ مُتَّكِئًا، يَقُوْلُ: «آكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ، وَأَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۸۳۶: اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کی جانب مشورہ طلب انداز سے التفات کیا تو جبرائیل علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ آپؐ تواضع اختیار کریں (آپؐ فرماتے ہیں) چنانچہ میں نے (جبرائیل کو) جواب دیا کہ میں بندہ پیغمبر بنوں گا (جس میں عبودیت ہو) عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتے تھے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ میں اس طرح کھانا کھاتا ہوں جس طرح ایک غلام کھاتا ہے اور میں اس طرح بیٹھتا ہوں جس طرح ایک غلام بیٹھتا ہے (شرح السنۃ)

بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْيِ

(رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آغازِ وحی)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۸۳۷ - (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَرْبَعِيْنَ سَنَةً، فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوْحٰى إِلَيْهِ، ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ، فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۸۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں نبوت سے سرفراز(کیا گیا)، آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے، آپ کی جانب وحی کی جاتی تھی۔ اس کے بعد آپ کو ہجرت کرنے کا حکم ملا چنانچہ آپ نے (مدینہ منورہ میں) ہجرت کے دس سال گزارے اور جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی (بخاری، مسلم)

۵۸۳۸ - (۲) وَعَنْهُ قَالَ: أَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ — سَبْعَ سِنِيْنَ، وَلَا يَرٰى شَيْئًا، وَثَمَانَ سِنِيْنَ يُوْحٰى إِلَيْهِ، وَأَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۳۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پندرہ سال رہے۔ آپ (ابتدائی) سات سال جبرائیل کی آواز سنتے رہے اور عجیب و غریب روشنی دیکھتے رہے اور (اس کی علاوہ) کچھ نظر نہیں آتا تھا (ان پندرہ سالوں کے آخری) آٹھ سال آپ کی جانب وحی آتی رہی، آپ مدینہ منورہ میں دس سال مقیم رہے اور جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر پینسٹھ سال تھی (بخاری، مسلم)

وضاحت: آپ کی عمر مبارک کے بارے میں تضاد ہے۔ اس سے پہلے والی حدیث میں تریسٹھ سال ہے، اس حدیث میں پینسٹھ سال اور اس سے آگے والی حدیث میں ساٹھ برس کا ذکر ہے۔ تاریخی اور تحقیقی طور پر جو بات زیادہ صحیح ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے تریسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔

ابن عباسؓ نے اس حدیث میں آپ کے سنِ ولادت اور سنِ ہجرت کو مکمل سال شمار کیا ہے اور ان دو سالوں کو ملا کر کل عمر ۶۵ سال بیان کی۔ جبکہ انسؓ نے آپ کی عمر مبارک ساٹھ برس ذکر کی ہے انہوں نے اس لحاظ

کے حساب سے کسر کو کوئی اہمیت نہیں دی اور تیرہ برس کی زندگی کو بھی دس برس شمار کیا ہے۔ اس لحاظ سے انسؓ نے آپ کی عمر ساٹھ برس ذکر کی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ آپؐ نے نبوت کے بعد تیرہ برس تک مکہ میں گزارے اور دس برس مدینہ منورہ میں گزارے اس لحاظ سے آپؐ کی عمر تریسٹھ برس ہے اور یہی بات راجح اور صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

۵۸۳۹ - (۳) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: تَوَفَّاہُ اللّٰہُ عَلٰی رَأْسِ سِتِّیْنَ سَنَۃً. مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۵۸۳۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ساٹھ سال کی عمر پوری ہونے پر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو فوت کر لیا (بخاری، مسلم)

۵۸۴۰ - (۴) وَعَنْہُ، قَالَ: قُبِضَ النَّبِیُّ ﷺ وَھُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ، وَاَبُوْبَکْرٍ وَھُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ، وَعُمَرُ وَھُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ. رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الْبُخَارِیُّ: ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ، اَکْثَرُ.

۵۸۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تریسٹھ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور ابوبکرؓ بھی تریسٹھ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور عمرؓ بھی تریسٹھ سال کی عمر میں فوت ہوئے (مسلم) امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ تریسٹھ سال والی روایات کثرت کے ساتھ مروی ہیں۔

۵۸۴۱ - (۵) وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا، قَالَتْ: اَوَّلُ مَا بُدِیءَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِنَ الْوَحْیِ اَلرُّؤْیَا الصَّادِقَۃُ فِی النَّوْمِ، فَکَانَ لَا یَرٰی رُؤْیَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ اِلَیْہِ الْخَلَاءُ، وَکَانَ یَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ، فَیَتَحَنَّثُ فِیْہِ۔ وَھُوَ التَّعَبُّدُ اللَّیَالِیَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ۔ قَبْلَ اَنْ یَنْزِعَ اِلٰی اَھْلِہٖ، وَیَتَزَوَّدُ لِذٰلِکَ، ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی خَدِیْجَۃَ، فَیَتَزَوَّدُ لِمِثْلِھَا، حَتّٰی جَاءَہُ الْحَقُّ وَھُوَ فِیْ غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَہُ الْمَلَکُ فَقَالَ: اِقْرَأْ. فَقَالَ: «مَا اَنَا بِقَارِیءٍ». قَالَ: «فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِیْ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجُھْدَ، ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ، فَقَالَ: اِقْرَأْ فَقُلْتُ: مَا اَنَا بِقَارِیءٍ، فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِی الثَّانِیَۃَ، حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجُھْدَ، ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ، فَقَالَ: اِقْرَأْ. فَقُلْتُ: مَا اَنَا بِقَارِیءٍ. فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِی الثَّالِثَۃَ، حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجُھْدَ، ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ، فَقَالَ: ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ. خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اِقْرَأْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ. اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ. عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ﴾». فَرَجَعَ بِھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَرْجُفُ فُؤَادُہُ، فَدَخَلَ عَلٰی خَدِیْجَۃَ، فَقَالَ: «زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ» فَزَمَّلُوْہُ حَتّٰی ذَھَبَ عَنْہُ الرَّوْعُ، فَقَالَ لِخَدِیْجَۃَ وَاَخْبَرَھَا الْخَبَرَ: «لَقَدْ خَشِیْتُ عَلٰی

نَفْسِي، فَقَالَتْ خَدِيجَةُ: كَلَّا، وَاللّٰهِ لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ. ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ إِلَى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، ابْنِ عَمِّ خَدِيجَةَ. فَقَالَتْ لَهُ: يَا ابْنَ عَمِّ! اِسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ. فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ أَخِي! مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَبَرَ مَا رَأَى. فَقَالَ وَرَقَةُ: هٰذَا هُوَ النَّامُوسُ، الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى مُوسَى، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا، يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ؟» قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا. ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ، وَفَتَرَ الْوَحْيُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابتداء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزولِ وحی کا سلسلہ جس چیز سے شروع ہوا وہ نیند میں سچے خوابوں کا دکھائی دینا تھا۔ آپ جو بھی خواب دیکھتے اس کی تعبیر اس طرح روشن ہو کر سامنے آجاتی جیسے صبح کا اجالا ہوتا ہے۔ بعد ازاں آپ کو تنہائی (کی زندگی) سے محبت ہو گئی۔ چنانچہ آپ غارِ حرا میں تنہائی کی زندگی گزارتے۔ اس غار میں آپ (اللہ تعالیٰ کی) عبادت کرتے۔ آپ چند راتیں (اور دن) عبادت میں مشغول رہتے جب تک کہ آپ کو اپنے اہل و عیال سے ملنے کا اشتیاق پیدا نہ ہو جاتا۔ آپ (ان راتوں اور دنوں کے لیے) کھانے پینے کی چیزیں لے جاتے اور (جب وہ چیزیں ختم ہو جاتیں تو) پھر آپ خدیجہؓ کے ہاں آتے، آپ پھر اسی طرح کھانے پینے کی چیزیں لے جاتے۔ (یہ سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا) یہاں تک کہ آپ کے پاس وحی آئی، آپ غارِ حرا میں ہی تھے کہ آپ کے پاس فرشتہ (جبرائیلؑ) آیا۔ اس نے کہا پڑھ! آپ نے جواب دیا، میں پڑھنا نہیں جانتا۔ آپ نے بتایا کہ فرشتے نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے دبایا حتیٰ کہ مجھے تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر اس فرشتے نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا، پڑھ! میں نے جواب دیا، میں پڑھنا نہیں جانتا۔ اس نے مجھے پکڑ لیا اور دوسری مرتبہ مجھے دبایا حتیٰ کہ مجھے تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر اس فرشتے نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا، پڑھ! میں نے جواب دیا، میں پڑھنا نہیں جانتا۔ اس نے مجھے پکڑ لیا اور تیسری مرتبہ مجھے دبایا حتیٰ کہ مجھے تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا، "پڑھ! اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے تمہیں اور ہر چیز کو پیدا کیا، انسان کو جمے ہوئے خون کے ساتھ پیدا کیا، پڑھ! اور آپ کا پروردگار سب سے زیادہ عزت والا ہے جس نے قلم کے ساتھ (لکھنا) سکھایا، جس نے انسان کو ہر اس بات کی تعلیم دی جسے وہ نہیں جانتا تھا۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان آیات کے ساتھ مکہ مکرمہ میں اپنے گھر واپس آئے، آپ کا دل گھبرا رہا تھا، آپ خدیجہؓ کے پاس گئے، آپ نے ان سے کہا کہ مجھے کپڑے سے ڈھانپ دیں، مجھے کپڑے سے ڈھانپ دیں۔ چنانچہ انہوں نے آپ کو ڈھانپ دیا جس سے آپ کا خوف جاتا رہا۔ آپ نے خدیجہؓ کو اس واقعہ سے آگاہ کیا اور ان سے کہا کہ مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ خدیجہ نے (تسلی دیتے ہوئے) کہا کہ ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ اس لیے کہ آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، (دوسروں کا) بوجھ اٹھاتے ہیں، محتاج

کو عطیہ دیتے ہیں' مہمان کو کھانا کھلاتے ہیں اور مصیبت زدہ اور ضرورت مند کی مدد کرتے ہیں۔ بعد ازاں خدیجہؓ آپؐ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو خدیجہؓ کے چچا زاد بھائی تھے۔ انہوں نے ورقہ سے کہا' اے میرے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کا معاملہ سنیے۔ چنانچہ ورقہ نے آپؐ سے دریافت کیا' اے میرے بھتیجے! تجھے کیا نظر آتا ہے؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تمام واقعہ کہہ سنایا۔ ورقہ نے کہا' یہ تو وہی فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر وحی دے کر بھیجتا تھا۔ اے کاش! میں تمہارے عہدِ نبوت میں جوان ہوتا اور کاش! میں اس وقت زندہ ہوتا جب تمہاری قوم تمہیں (تمہارے شہر سے) نکال دے گی۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تعجب سے) دریافت کیا کہ کیا میری قوم مجھے (میرے شہر سے) نکال دے گی؟ ورقہ نے کہا' ہاں! کیوں کہ جب بھی کسی کو (رسالت سے) نوازا گیا تو اس کے ساتھ دشمنی کی گئی۔ اور اگر میں اس دن تک زندہ رہا جب لوگ تمہیں (تمہارے شہر سے) نکالیں گے تو میں تمہاری معاونت کروں گا۔ اس کے بعد ورقہ بن نوفل زیادہ عرصہ زندہ نہ رہے اور آپؐ پر وحی کا سلسلہ (چند روز کے لئے) منقطع رہا (بخاری' مسلم)

۵۸۴۲ - (۶) **وَزَادَ الْبُخَارِيُّ**، حَتّٰى حَزِنَ النَّبِيُّ ﷺ ـــ فِيْمَا بَلَغَنَا ـ حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدّٰى مِنْ رُؤُوْسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ، فَكُلَّمَا أَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ نَفْسَهُ مِنْهُ، تَبَدّٰى لَهُ جِبْرِيْلُ ـــ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ حَقًّا. فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَأْشُهُ، وَتَقِرُّ نَفْسُهُ.

۵۸۴۲ : اور امام بخاریؒ نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیئے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر (نزولِ وحی کا سلسلہ منقطع ہونے سے) غم و حزن طاری ہو گیا۔ جس کا ثبوت ہمیں ان احادیث سے ملتا ہے جو ہم تک پہنچی ہیں کہ غم و حزن کی وجہ سے کئی بار آپؐ نے یہ ارادہ کیا کہ خود کو پہاڑ کی چوٹی سے گرا دیں (لیکن) جب بھی آپؐ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے کہ خود کو وہاں سے گرائیں تو جبرائیل علیہ السلام آپؐ کے سامنے ظاہر ہو جاتے اور آپؐ سے کہتے' اے محمدؐ! بلاشبہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے برحق پیغمبر ہیں۔ اس تسلی کی وجہ سے آپؐ (کے دل) کا اضطراب جاتا رہتا اور آپؐ مطمئن ہو جاتے۔

وضاحت : یہ حدیث منقطع ہے' عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس واقعہ کی تفصیل یا تو براہِ راست رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے یا کسی صحابی سے نقل کر کے بیان کی ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۶۲۳)

۵۸۴۳ - (۷) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ، قَالَ: «فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ، فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا ـــ حَتّٰى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، فَجِئْتُ أَهْلِيْ، فَقُلْتُ: زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ، فَزَمَّلُوْنِيْ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ. قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾. ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۴۳ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ وحی کے منقطع ہونے کا حال بیان فرما رہے تھے کہ ایک دفعہ میں (حرا پہاڑی پر) چل رہا تھا' میں نے آسمان سے آواز سنی' میں نے اوپر نظر اٹھائی تو وہی فرشتہ جو میرے پاس (غار) حراء میں آیا تھا' وہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس (منظر) سے مجھے اتنا خوف لاحق ہوا کہ میں زمین پر گر پڑا' پھر میں (اُٹھ کر) اپنے گھر والوں کے پاس گیا۔ میں نے کہا' مجھے کپڑے سے ڈھانپ دو' مجھے کپڑے سے ڈھانپ دو' مجھے کپڑے سے ڈھانپ دو۔ (تین مرتبہ فرمایا) پھر اللہ ربّ العزت نے یہ آیات نازل کیں۔

(جس کا ترجمہ ہے) "اے کپڑا اوڑھنے والے! کھڑا ہو جا اور مخلوق کو ڈرا اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھ اور شرک سے کنارا کش رہ۔"

اس کے بعد وحی گرم ہو گئی اور مسلسل آنے لگی (بخاری' مسلم)

۵۸٤٤ ـ (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَحْيَانًا يَأْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ، وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ، فَيُفْصَمُ عَنِّيْ ــ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ، وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ، فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ». قَالَتْ عَائِشَةُ: وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ، فَيُفْصَمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸٤٤ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپ کے پاس وحی کس طرح آتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پاس وحی گھنٹی کی آواز کی مانند آتی ہے اور وحی کی یہ قسم میرے لئے سخت تکلیف دہ ہوتی ہے' جب وحی بند ہو جاتی ہے تو میں نے وحی کو یاد کر لیا ہوتا ہے اور کبھی فرشتہ میرے سامنے انسان کی شکل میں آتا ہے وہ مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے' وہ جو کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔ عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ سخت سردی کا دن ہوتا' آپ پر وحی اترتی تھی اور جب فرشتہ وحی پہنچا کر چلا جاتا تو آپ کی پیشانی سے پسینے کے قطرات گرتے تھے (بخاری' مسلم)

۵۸٤۵ ـ (۹) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ: نَكَسَ رَاْسَهُ، وَنَكَسَ اَصْحَابُهُ رُؤُوْسَهُمْ، فَلَمَّا اُتْلِيَ عَنْهُ ــ رَفَعَ رَاْسَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۴۵ : عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو اس کی شدت کی وجہ سے آپ غمگین ہو جاتے اور آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا اور ایک روایت میں ہے کہ (جب آپ پر وحی اترتی O آپ اپنا سر مبارک جھکا لیتے' آپ کے صحابہ کرام بھی اپنے سروں کو جھکا کر

لیتے' جب وحی (اترنے کی کیفیت) ختم ہو جاتی تو آپ اپنا سر اٹھا لیتے (مسلم)

۵۸٤٦-(۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ﴾ . خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا، فَجَعَلَ يُنَادِيْ: «يَا بَنِيْ فِهْرٍ! يَا بَنِيْ عَدِيٍّ!» لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا، فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُوْلًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ، فَجَاءَ أَبُوْ لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ - وَفِيْ رِوَايَةٍ: أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ أَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ - أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟» قَالُوْا: نَعَمْ، مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا . قَالَ: «فَإِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ» . قَالَ أَبُوْ لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ، أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا؟! فَنَزَلَتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ﴾ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸٤٦: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں" تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم (اس حکم کی تعمیل کے لیے) نکل پڑے اور صفا پہاڑی پر چڑھ گئے' آپ پکارنے لگے' اے بنو فہر! اے بنو عدی! اسی طرح آپ نے تمام قریش کے قبائل کو خطاب کیا۔ یہاں تک کہ تمام قبائل (آپ کے گرد) جمع ہو گئے اور جو شخص (کسی عذر کی وجہ سے اپنے گھر سے) نہ نکل سکا تو اس نے یہ معلوم کرنے کے لیے (کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں سب کو بلایا ہے) کسی کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیج دیا۔ چنانچہ ابولہب اور قریش سے لوگ آ گئے۔ آپ نے فرمایا' تم مجھے بتاؤ' اگر میں تمہیں یہ خبر دوں کہ ایک لشکر اس پہاڑ کی اوٹ سے نکل رہا ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک لشکر وادی (فاطمہ) سے نکل رہا ہے' اس کا مقصد قتل و غارت گری کرنا ہے تو کیا تم مجھے سچا سمجھو گے؟ ان سب نے اثبات میں جواب دیا (اور کہا) کہ ہم نے تو آپ کے بارے میں ہمیشہ سچائی ہی کا تجربہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا' میں تم لوگوں کو اس شدید عذاب سے ڈرا رہا ہوں جو تمہارے سامنے پیش (آنے والا) ہے (یہ سن کر) ابولہب کہنے لگا' تو تباہ ہو جائے کیا تو نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا؟ اس پر یہ سورت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ تباہ و برباد ہو جائے" (بخاری' مسلم)

۵۸٤٧-(۱۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِيْ مَجَالِسِهِمْ، إِذْ قَالَ قَائِلٌ: أَيُّكُمْ يَقُوْمُ إِلٰى جَزُوْرِ آلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ إِلٰى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتّٰى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ؟ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ، فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَثَبَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا، فَضَحِكُوْا حَتّٰى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ، فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ إِلٰى فَاطِمَةَ، فَأَقْبَلَتْ تَسْعٰى، وَثَبَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا حَتّٰى أَلْقَتْهُ عَنْهُ، وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ» . ثَلَاثًا - وَكَانَ إِذَا دَعَا، دَعَا ثَلَاثًا، وَإِذَا سَأَلَ، سَأَلَ ثَلَاثًا -:

«اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ، وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيدِ». قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَوَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ، ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ - قَلِيبِ بَدْرٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيبِ لَعْنَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۴۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ مکرمہ کے قریب نماز ادا کر رہے تھے اور وہاں قریش کا ایک گروہ اپنی مجلس جمائے بیٹھا تھا۔ اچانک (ان میں سے) ایک شخص نے کہا' کیا تم میں سے کوئی شخص ہے جو اٹھ کر جائے (اور) فلاں قبیلے میں ایک اونٹ ذبح کیا گیا ہے اس کی اوجھڑی' اس کا خون اور اس کا پوست اٹھا لائے۔ اس کے بعد وہ (ان چیزوں کو رکھ کر) انتظار کرے پھر جب آپ سجدہ میں جائیں تو وہ ان چیزوں کو آپ کے کندھوں کے درمیان ڈال دے (یہ بات سن کر) ان میں سے ایک انتہائی بدبخت انسان کھڑا ہوا اور یہ چیزیں لیتے چلا گیا جب آپ سجدہ میں گئے تو اس نے ان کو آپ کے کندھوں کے درمیان رکھ دیا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم (برابر) سجدہ کی حالت میں رہے۔ یہ دیکھ کر وہ کھل کھلا کر ہنسنے لگے بلکہ ہنسی کے سبب لوٹ پوٹ ہو رہے تھے چنانچہ ایک شخص فاطمہؓ کے ہاں گیا (اور انہیں خبر کی) وہ دوڑتی ہوئی آئیں (انہوں نے دیکھا) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کی حالت میں ہیں تو انہوں نے ان چیزوں کو آپ کے جسم مبارک سے اٹھا پھینکا اور قریش کی جانب منہ کر کے انہیں برا بھلا کہنے لگیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو آپ نے بددعا کی' اے اللہ! قریش کو ہلاک کر۔ آپ نے تین بار بددعا کی اور آپ (کی عادت تھی کہ) جب بھی دعا کیا کرتے تھے تو تین بار دعا کرتے اور جب آپ اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگتے تو تین بار مانگتے۔ (اس کے بعد آپ نے خاص طور پر بعض بدبختوں کا نام لے کر بددعا فرمائی) اے اللہ! عَمرو بن ہشام (یعنی ابوجہل)' عُتبہ بن ربیعہ' شیبہ بن ربیعہ' ولید بن عُتبہ' اُمیّہ بن خلف' عُقبہ بن ابی مُعیط اور عُمارہ بن ولید کو تباہ و برباد کر۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' اللہ کی قسم! میں نے انہیں جنگِ بدر کے دن (زمین پر) ہلاک پڑے دیکھا۔ بعد ازاں ان (کی لاشوں) کو گھسیٹ کر بدر کے پرانے کنویں میں گرا دیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ان لوگوں کو جو کنویں میں گرائے گئے (عذاب کے ساتھ ساتھ) ملعون بھی قرار دیا گیا ہے (بخاری' مسلم)

۵۸۴۸-(۱۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ؟ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ؟ فَقَالَ: «لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ، فَكَانَ أَشَدُّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ كُلَالٍ -، فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ، فَانْطَلَقْتُ - وَأَنَا مَهْمُومٌ - عَلَى وَجْهِي، فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ -، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ -، فَنَادَانِي فَقَالَ: إِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ

قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ». قَالَ: «فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ، وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ، وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ، إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الأَخْشَبَيْنِ!» - فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ، لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' انہوں نے آپؐ سے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا آپ پر جنگِ اُحد سے بھی زیادہ سخت دن آیا ہے؟ آپؐ نے جواب دیا' تمہاری قوم کی طرف سے مجھے جو کچھ درپیش آیا وہ اُحد کے دن سے زیادہ سخت تھا اور عقبہ (منٰی کے قریب ایک گھاٹی ہے) کے دن مجھے انتہائی سخت (اور صبر آزما) حالات سے دوچار ہونا پڑا جب میں (طائف کے سردار) ابنِ عبدِ یالیل بن کُلال کے پاس پہنچا (اور اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی) لیکن اس نے میری دعوت کو تسلیم نہ کیا (پھر) میں (وہاں سے) چل پڑا جب کہ میں شدید غم میں مبتلا تھا (میں حیران و پریشان تھا' مجھے کچھ سوجھتا نہیں تھا کہ کدھر جاؤں) "قرن الثعالب" مقام میں پہنچ کر میرے حواس قابو میں آئے' میں نے اپنا سر بلند کیا تو اپنے اوپر ایک بادل کو سایہ کیے ہوئے دیکھا۔ پھر اچانک میری نظر بادل کے ٹکڑے میں جبرائیلؑ پر پڑی' انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا' اللہ تعالیٰ نے سن لیا ہے جو آپؐ نے اپنی قوم سے کہا اور جو جواب آپؐ کی قوم نے آپؐ کو دیا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی جانب پہاڑوں پر مقرر (نگران) فرشتے کو بھیجا ہے تاکہ آپؐ اپنی قوم کے بارے میں جو چاہیں حکم دیں۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے پہاڑوں پر مقرر فرشتے نے آواز دی' مجھ پر سلام پیش کیا اور کہا کہ اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی قوم کی بات سن لی ہے اور میں پہاڑوں پر مقرر فرشتہ ہوں اور آپؐ کے پروردگار نے مجھے آپؐ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپؐ مجھے اپنے ارادے کے مطابق حکم دیں۔ اگر آپؐ چاہتے ہیں تو میں ان پر دونوں پہاڑوں کو الٹ دیتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (میں ان کی ہلاکت نہیں چاہتا) بلکہ میں اُمید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسے لوگوں کو پیدا فرمائے جو ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں (بخاری' مسلم)

۵۸۴۹ - (۱۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، وَشُجَّ فِي رَأْسِهِ، فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُولُ: «كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا رَأْسَ نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوا رَبَاعِيَتَهُ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۴۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُحد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رُباعیہ دانت ٹوٹ گیا اور آپؐ کا سر مبارک زخمی ہو گیا۔ آپؐ اپنے سر مبارک سے خون پونچھتے جاتے تھے اور فرما رہے تھے کہ وہ لوگ کیسے کامیاب ہوں گے جنہوں نے اپنے نبی کے سر کو زخمی کر دیا اور اس کے رُباعیہ دانت کو توڑ ڈالا؟ (مسلم)

وضاحت: اوپر اور نیچے والے سامنے کے دو دانتوں کے ساتھ والے دانتوں کو رُباعیہ کہتے ہیں۔ آپؐ کے نیچے

کے دو دانتوں میں سے دائیں طرف کے دانت مبارک کا کچھ حصہ ٹوٹا تھا' اس کے ساتھ نیچے کا لب مبارک بھی زخمی ہو گیا تھا۔ جس شخص کے حملے سے یہ دانت مبارک ٹوٹا تھا' اس کا نام عُتبہ بن ابی وقاص تھا۔ کہا جاتا ہے کہ عُتبہ بن ابی وقاص نے بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا (مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۲۷)

۵۸۵۰ ـ (۱٤) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهِ»، يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهِ «اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس قوم پر اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہیں جنہوں نے اپنے نبی سے ایسا سلوک کیا۔ آپؐ کا اشارہ اپنے رُبَاعِیہ دانتوں کی طرف تھا (نیز فرمایا) اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا سخت ترین غضب ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کا رسولؐ اللہ تعالیٰ کی راہ (یعنی جہاد) میں قتل کر ڈالے (بخاری' مسلم)

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ.

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۸۵۱ ـ (۱۵) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾. قُلْتُ: يَقُوْلُوْنَ: ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾. قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ: سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذٰلِكَ. وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِيْ قُلْتَ لِيْ. فَقَالَ لِيْ جَابِرٌ: لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا بِمَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا، فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ هَبَطْتُ، فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِيْ فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَرَأَيْتُ شَيْئًا، فَأَتَيْتُ خَدِيْجَةَ، فَقُلْتُ: دَثِّرُوْنِيْ، فَدَثَّرُوْنِيْ، وَصَبُّوْا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا، فَنَزَلَتْ: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ. قُمْ فَأَنْذِرْ. وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ. وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ. وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾. وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۵۸۵۱: یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو سلمہؓ بن عبدالرحمان سے دریافت کیا کہ قرآن پاک کا کون سا حصہ سب سے پہلے نازل ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ سب سے پہلے نازل ہونے والی سورۃ "یا

اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ ......" ہے۔ میں نے کہا' لوگ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے نازل ہونے والی سورۃ "اِقْرَاْ بِاسْمِ ......" ہے۔ ابو سلمہؓ نے کہا' میں نے اس بارے میں جابر رضی اللہ عنہ سے یہی سوال کیا تھا (تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا جو میں نے تمہیں دیا ہے) اور پھر میں نے بھی انہیں وہی بات کہی جو تم نے مجھے کہی ہے۔ جابرؓ نے مجھے بتایا کہ میں تمہارے سامنے وہی بات بیان کرتا ہوں جو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی تھی۔ آپؐ نے فرمایا تھا' میں ایک ماہ (غار) حراء میں معتکف رہا جب میرے اعتکاف کی مدت پوری ہو گئی تو میں (غار) حراء سے اُترا۔ مجھے آواز دی گئی' میں نے اپنے دائیں جانب دیکھا تو مجھے کچھ نظر نہ آیا' میں نے اپنی بائیں جانب دیکھا تو وہاں بھی مجھے کچھ نظر نہ آیا' میں نے اپنے پیچھے دیکھا تو وہاں بھی مجھے کوئی چیز دکھائی نہ دی پھر جب میں نے اپنا سر بلند کیا تو مجھے کچھ نظر آیا (یعنی میں نے ایک فرشتے کو دیکھا) چنانچہ میں (سہم گیا اور) خدیجہؓ کے پاس آیا۔ میں نے کہا' مجھے چادر اوڑھاؤ چنانچہ انہوں نے مجھے چادر اوڑھائی اور مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالا۔ چنانچہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "اے چادر اوڑھنے والے! کھڑا ہو اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک و صاف رکھ اور شرک سے کنارہ کش رہ" (راوی نے بیان کیا ہے کہ) نزولِ وحی کا یہ واقعہ نماز فرض ہونے سے پہلے کا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: قرآنِ پاک کی سب سے پہلے نازل ہونے والی سورت "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ ......" ہے' ایک مرتبہ وحی آنے کا سلسلہ عارضی طور پر منقطع ہو گیا تھا' اس کے بعد جب وحی آنے کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوا تو سب سے پہلے جو سورت نازل ہوئی وہ "یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ ......" ہی تھی۔ اس لحاظ سے اس حدیث میں اوّلیت اضافی ہے' حقیقی نہیں (واللہ اعلم)

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ

(نبوت کی علامات)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۸۵۲ - (۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَتَاهُ جِبْرِيْلُ - وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَأَخَذَهُ، فَصَرَعَهُ -، فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ: هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ، ثُمَّ غَسَلَهُ فِيْ طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ لَأَمَهُ وَأَعَادَهُ فِيْ مَكَانِهِ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ إِلٰى أُمِّهِ، يَعْنِيْ ظِئْرَهُ فَقَالُوْا: إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ، فَاسْتَقْبَلُوْهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ . قَالَ أَنَسٌ: فَكُنْتُ أَرٰى أَثَرَ الْمَخِيْطِ - فِيْ صَدْرِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۸۵۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' آپ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ جبرائیل نے آپ کو پکڑ کر لٹایا' آپ کے (سینے کی) دل کے قریب سے چاک کیا اور دل سے گاڑھے خون کو نکالا اور کہا کہ یہ آپ کے (جسم کے) اندر شیطان کا حصہ ہے۔ بعد ازاں انہوں نے آپ کے دل کو سونے کے ایک تھال میں (رکھ کر) زمزم کے پانی کے ساتھ دھویا پھر دل کو اس کے مقام میں رکھ کر زخم کو درست کیا۔ بچے (یہ منظر دیکھ کر گھبرا گئے اور) دوڑتے ہوئے آپ کی (رضاعی) ماں یعنی (حلیمہ سعدیہ) کے پاس آئے اور کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیا گیا ہے۔ لوگ (یہ سن کر) آپ کے پاس آئے' (آپ صحیح و سالم تھے لیکن) آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا۔ انس بیان کرتے ہیں کہ میں آپ کے سینہ مبارک میں سلائی کے نشانات کو دیکھا کرتا تھا (مسلم)

۵۸۵۳ - (۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنِّيْ لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ، إِنِّيْ لَأَعْرِفُهُ الْآنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۵۳: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں مکہ مکرمہ میں ایک ایسے پتھر کو پہچانتا ہوں جو میری بعثت سے پہلے مجھے سلام کہا کرتا تھا بلاشبہ میں اب بھی اسے پہچانتا ہوں (مسلم)

۵۸۵۴ - (۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۵۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اہلِ مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ (اگر آپ سچے ہیں تو) آپ انہیں (نبوت کی کوئی) نشانی (یعنی معجزہ) دکھائیں تو آپ نے انہیں (اپنی انگلی کے اشارے سے) چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے یہاں تک کہ ان کافروں نے حراء (پہاڑ) کو چاند کے دونوں ٹکڑوں کے درمیان دیکھا (بخاری' مسلم)

۵۸۵۵ - (۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِرْقَتَيْنِ: فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ، وَفِرْقَةً دُوْنَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِشْهَدُوْا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۵۵: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے' ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور دوسرا اس سے نیچے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (میری نبوت کی) گواہی دو (بخاری' مسلم)

۵۸۵۶ - (۵) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَبُوْ جَهْلٍ: هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟ فَقِيْلَ: نَعَمْ فَقَالَ: وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهِ، فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ - زَعَمَ لِيَطَأَ عَلٰى رَقَبَتِهِ - فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ -، وَيَتَّقِيْ بِيَدَيْهِ، فَقِيْلَ لَهُ مَا لَكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا، وَأَجْنِحَةً. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ دَنَا مِنِّيْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۵۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (ایک مرتبہ) ابوجہل نے (لوگوں سے) کہا کہ کیا محمدؐ تمہارے سامنے اپنا چہرہ مٹی پر لگاتے ہیں؟ لوگوں نے کہا' ہاں۔ ابوجہل کہنے لگا' لات اور عزّیٰ کی قسم! اگر میں نے محمدؐ کو اس حالت میں دیکھ لیا تو میں اس کی گردن کو روند ڈالوں گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے لگے تو ابوجہل نے ارادہ کیا کہ آپؐ کی گردن کو روند ڈالے۔ مگر اچانک ابوجہل اپنے پچھلے پاؤں پر اپنی قوم کی طرف لوٹا اور وہ اپنے ہاتھوں کے ساتھ خود کو بچا رہا تھا۔ اس سے دریافت کیا گیا' تجھے کیا ہوا ہے؟ ابوجہل نے جواب دیا' میرے اور محمدؐ کے درمیان آگ کی خندق' زبردست خوف اور (محافظ فرشتوں کے) پر حائل ہو گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر ابوجہل میرے قریب آ جاتا تو فرشتے تیزی کے ساتھ اسے اُچک لیتے اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے (مسلم)

۵۸۵۷ - (٦) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْآخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيلِ. فَقَالَ: «يَا عَدِيُّ! هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ؟ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ فَلَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ وَلَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرٰى، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ، وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ، فَلَيَقُولَنَّ: أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ؟ فَيَقُولُ: بَلٰى. فَيَقُولُ: أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ؟ فَيَقُولُ: بَلٰى؛ فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ، وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ، اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ». قَالَ عَدِيٌّ: فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ، وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۵۷: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا' اچانک ایک شخص آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا (اور) اس نے فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ بعد ازاں ایک اور شخص آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے راہزنی کی شکایت کی (کہ راستے میں کچھ ڈاکوؤں نے اسے لوٹ لیا ہے) آپؐ نے فرمایا' اے عدی! کیا تو نے حیرہ (شہر) دیکھا ہے؟ (پھر خود ہی فرمایا کہ) اگر تمہاری عمر دراز ہوئی تو تم ضرور دیکھو گے کہ ایک تنہا عورت حیرہ (شہر) سے سفر کرے گی یہاں تک کہ وہ کعبہ کا طواف کرے گی' اسے اللہ کے سوا کسی سے خوف (خطرہ) نہیں ہو گا اور اگر تمہاری زندگی دراز نہ ہوئی تو (تم دیکھو گے کہ) کسریٰ کے خزانے (بطور غنیمت مسلمانوں کے لیے) کھول دیے جائیں گے اور اگر تمہاری زندگی کچھ اور دراز ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک شخص مٹھی بھر سونا یا چاندی ہاتھوں میں لیے نکلے گا اور تلاش کرے گا کہ کون (مفلس) اسے لیتا ہے مگر اسے کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو اس (خیرات) کو قبول کرے اور یقیناً (قیامت کے دن) تم میں سے ایک شخص کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہو گی' جس روز ملاقات ہو گی تو اللہ تعالیٰ اور اس بندے کے درمیان ترجمان نہیں ہو گا جو اس کا حال بیان کرے گا۔ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائیں گے کہ کیا میں نے تیری جانب پیغمبر نہیں بھیجا تھا؟ جس نے تجھ تک دین کے احکام پہنچائے وہ جواب دے گا' کیوں نہیں (ضرور بھیجا تھا) اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا' کیا میں نے تجھے مال و دولت عطا نہیں کیا تھا؟ اور (کیا میں نے) تجھ پر اپنا فضل و احسان نہیں کیا تھا؟ وہ جواب دے گا' کیوں نہیں (بالکل کیا تھا) وہ شخص اپنی دائیں جانب نظر دوڑائے گا تو اسے سوائے جہنم کے کچھ دکھائی نہیں دے گا اور وہ بائیں جانب نظر دوڑائے گا تو جب بھی اسے سوائے جہنم کے کچھ نظر نہ آئے گا۔ (اس کے بعد آپؐ نے فرمایا) تم خیرات کے ذریعے دوزخ کی آگ سے اپنے آپ کو بچاؤ اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا

ہی (خیرات) دے۔ اور اگر کوئی شخص کھجور کا ٹکڑا بھی نہ رکھتا ہو تو وہ اچھی بات کہے (اور خود کو دوزخ کی آگ سے بچائے۔) عدیؓ بیان کرتے ہیں کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق میں نے دیکھا کہ اونٹنی پر سوار تنہا عورت حیرہ (شہر) سے چلتی اور کعبہ کا طواف کرتی' اسے اللہ کے سوا کسی سے کچھ ڈر نہیں ہوتا اور میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کو حاصل کیا اور اگر تمہاری زندگیاں طویل ہوئیں تو تم ابوالقاسم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو پورا ہوتے ہوئے دیکھو گے کہ ایک شخص ہاتھوں میں (سونا چاندی) لیے نکلے گا (اور اسے لینے والا کوئی نہیں ہو گا) (بخاری)

۵۸۵۸ - (۷) وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً، فَقُلْنَا: أَلَا تَدْعُو اللّٰهَ، فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ وَقَالَ: «كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ، فَيُجْعَلُ فِيْهِ، فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ، فَيُوْضَعُ فَوْقَ رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ، فَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ، وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ، وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ - لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ، وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۵۸: خبابؓ بن ارتؓ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (کفار کی اذیتوں کی) شکایت کی (اس وقت) آپؐ کعبہ (کرمہ) کے سائے میں ایک چادر کو تکیہ بنائے ہوئے لیٹے تھے (شکایت یہ تھی کہ) بلاشبہ ہمیں مشرکین سے زبردست تکالیف پہنچی ہیں۔ ہم نے عرض کیا' آپؐ (ہمارے لئے مشرکین کے خلاف) اللہ تعالیٰ سے دعا کیوں نہیں فرماتے؟ یہ بات سن کر آپؐ اٹھ بیٹھے اور آپؐ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا' تم سے پہلے ایک شخص کے لئے زمین میں گڑھا کھودا جاتا' اسے اس میں گاڑا جاتا اور پھر آرا لایا جاتا' اسے اس کے سر پر رکھا جاتا اور اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے لیکن یہ (دردناک عذاب) اسے اس کے دین سے پھیرتے نہیں دیتا تھا اور لوہے کی کنگھیوں سے اس کے گوشت کے نیچے ہڈیوں اور پٹھوں تک کو چھیلا جاتا تھا لیکن یہ سخت ترین عذاب بھی اس کو دین سے پھیرنے نہیں دیتا تھا۔ (پھر آپؐ نے فرمایا) اللہ کی قسم! اس دینِ اسلام کو غلبہ حاصل ہو گا یہاں تک کہ ایک سوار شخص "صنعاء" (شہر) سے "حضرموت" تک سفر کرے گا' وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرے گا یا (کسی شخص کو) اپنی بکریوں (کے سلسلہ) میں بھیڑیے سے بھی کچھ خوف اور ڈر نہیں ہو گا لیکن تم تو جلدی کرتے ہو (اطمینان رکھو' اللہ تعالیٰ عنقریب تمہاری پریشانیوں کا خاتمہ کرے گا) (بخاری)

۵۸۵۹ - (۸) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلٰى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ ــ، وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ، ثُمَّ

جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: «نَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ — مُلُوْكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ، أَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ»، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا يُضْحِكُكَ؟ قَالَ: «نَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ». كَمَا قَالَ فِي الْأُوْلٰى. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ. قَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ». فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ، فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۵۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمِّ حرام بنت ملحان کے ہاں تشریف لے جاتے اور یہ عبادہ بن صامت (رضی اللہ عنہ) کی بیوی تھیں۔ آپؐ ایک دن ان کے ہاں تشریف لائے' انہوں نے آپؐ کو کھانا کھلایا۔ اس کے بعد وہ آپؐ کے سر سے جوئیں دیکھنے بیٹھ گئیں۔ (اس دوران) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند میں چلے گئے پھر (جب) آپؐ بیدار ہوئے تو آپؐ مسکرا رہے تھے۔ اُمِّ حرامؓ کہتی ہیں کہ میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ کیوں مسکرا رہے تھے؟ آپؐ نے فرمایا' (خواب میں) میری اُمّت کے کچھ لوگ مجھے دکھائے گئے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑ رہے تھے' وہ سمندر میں اس طرح محوِ سفر تھے جیسے بادشاہ اپنے شاہی تخت پر براجمان ہوتے ہیں یا (آپؐ نے یہ فرمایا کہ) بادشاہوں کی طرح تخت پر براجمان ہوں۔ (اُمِّ حرام کہتی ہیں) میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کرے۔ آپؐ نے اُمِّ حرامؓ کے لیے دعا فرمائی۔ بعد ازاں آپؐ نے (تکیے پر) اپنے سر کو رکھا اور آپؐ محوِ خواب ہو گئے پھر آپؐ بیدار ہوئے تو آپؐ مسکرا رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا' (خواب میں) میری اُمّت کے کچھ لوگ مجھے دکھائے گئے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑ رہے تھے جیسا کہ آپؐ نے پہلی مرتبہ فرمایا تھا۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کرے۔ آپؐ نے فرمایا' آپ پہلے لوگوں میں (شامل) ہیں چنانچہ اُمِّ حرامؓ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہدِ امارت میں (جہاد کی غرض سے) سمندر کا سفر کیا۔ جب وہ سمندر سے نکل کر باہر آئیں (اور سواری کے جانور کی پشت پر سوار ہونے لگیں) تو اچانک جانور کی پشت پر سے گر کر فوت ہو گئیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: اُمِّ حرامؓ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی خالہ تھیں (دیکھئے وضاحت حدیث نمبر ۵۷۸۸) نیز آپ کے سرِ مبارک میں جوئیں ہرگز نہیں تھیں' اُمِّ حرامؓ کا اصل مقصد آپؐ کے بالوں سے گرد و غبار ہٹانا تھا نیز یہ دیکھنا تھا کہ آپؐ کے سرِ مبارک میں کوئی جوں وغیرہ تو نہیں ہے (واللہ اعلم)

٥٨٦٠ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَنُوْءَةَ، وَكَانَ يَرْقِيْ مِنْ هٰذَا الرِّيْحِ، فَسَمِعَ سُفَهَاءَ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُوْنٌ. فَقَالَ: لَوْ أَنِّيْ رَأَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللهَ يَشْفِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ. قَالَ: فَلَقِيَهُ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّيْ أَرْقِيْ مِنْ هٰذَا الرِّيْحِ، فَهَلْ لَكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، أَمَّا بَعْدُ» فَقَالَ: أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ، فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ. وَقَوْلَ السَّحَرَةِ. وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ، فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ. وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوْسَ الْبَحْرِ، هَاتِ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى الْإِسْلَامِ، قَالَ: فَبَايَعَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ «الْمَصَابِيْحِ»: بَلَغْنَا نَاعُوْسَ الْبَحْرِ.

وَذُكِرَ حَدِيْثَا أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ «يَهْلِكُ كِسْرٰى» وَ«الْآخَرُ «لَيَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ» فِيْ بَابِ «الْمَلَاحِمِ».

٥٨٦٠: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ضماد (نامی ایک شخص) مکّہ مکرمہ آیا' اس کا تعلق اَزدِ شنوءَہ (قبیلہ) سے تھا اور وہ ہوا (یعنی جنّات وغیرہ اتارنے) کے لیے دم کیا کرتا تھا۔ جب مکّہ مکرمہ کے جاہل لوگوں سے (اس کی آمد کا) سنا تو انہوں نے کہا' (نعوذ باللہ) محمد دیوانہ ہو گیا ہے۔ اس شخص نے کہا' اگر میں اس انسان کو دیکھ لوں تو شاید اللہ تعالیٰ اس کو میرے ہاتھ سے شفا عنایت کرے۔ ابنِ عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ شخص آپؐ سے ملا اور کہنے لگا کہ میں ہوا (یعنی آسیب اور جن وغیرہ اتارنے) کے لیے دم کرتا ہوں۔ کیا آپؐ چاہتے ہیں (کہ میں آپؐ کو دم کروں) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمام حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کے لیے (ثابت) ہے' ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد طلب کرتے ہیں' جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ سیدھے راستے سے ہٹا دے اس کو کوئی سیدھے راستے پر نہیں لا سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ ایک ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد (ابھی آپؐ نے اتنا بیان ہی فرمایا تھا کہ) ضماد کہنے لگا' آپؐ دوبارہ ان کلمات کو میرے سامنے ارشاد فرمایئے۔ چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سامنے ان کلمات کو تین بار ارشاد فرمایا۔ اس نے کہا' بلاشبہ میں نے کاہنوں' جادوگروں اور شعراء کے اقوال کو سنا ہے لیکن میں نے (آج تک) آپ کے ان کلمات کے مثل (کلام) نہیں سنا۔ بلاشبہ یہ کلمات تو فصاحت و بلاغت کا سمندر ہیں' آپؐ اپنا ہاتھ لایئے (آپؐ کے دستِ مبارک

پر) میں اسلام کی بیعت کرتا ہوں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے اس سے بیعت لی (اور وہ مسلمان ہو گیا) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں "ناعوس" کی جگہ "قاموس" کا لفظ ہے لیکن یہ غلط ہے نیز ابو ہریرہؓ اور جابرؓ سے مروی وہ احادیث' جن میں سے ایک میں ہے کہ "کسریٰ برباد ہو جائے گا" اور دوسری میں ہے کہ "ایک جماعت فتح کرے گی" کا ذکر باب الملاحم میں ہو چکا ہے۔

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۸۶۱ - (۱۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيَّ، قَالَ: اِنْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ — الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَبَيْنَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْ جِيْءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ اِلٰى هِرَقْلَ. قَالَ: وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهٖ فَدَفَعَهُ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى، فَدَفَعَهُ عَظِيْمُ بُصْرٰى اِلٰى هِرَقْلَ. فَقَالَ هِرَقْلُ: هَلْ هُنَا اَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَدُعِيْتُ فِيْ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ، فَاَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ؟ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ: فَقُلْتُ: اَنَا، فَاَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِيْ خَلْفِيْ، ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ: قُلْ لَهُمْ: اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ، فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ. قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ: وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ اَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: لِتَرْجُمَانِهٖ: سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيْكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: هُوَ فِيْنَا ذُوْ حَسَبٍ. قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهٖ مِنْ مَلِكٍ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَ: وَمَنْ يَتْبَعُهُ؟ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ. قَالَ: اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ؟ قُلْتُ: لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ. قَالَ: هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَهٗ؟ — قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا، يُصِيْبُ مِنَّا وَنُصِيْبُ مِنْهُ. قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ: لَا، وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ — لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ صَانِعٌ فِيْهَا؟ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِيْ مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهٖ قَالَ: فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ؟ قُلْتُ: لَا. ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ: قُلْ لَهٗ: اِنِّيْ سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهٖ فِيْكُمْ، فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ فِيْكُمْ ذُوْ حَسَبٍ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ

أَحْسَابِ قَوْمِهَا. وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ: رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ. وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ أَضُعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ؟ فَقُلْتَ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ. وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللهِ. وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ، فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى، ثُمَّ تَكُونُ لَهَا الْعَاقِبَةُ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ، فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ، قُلْتُ: رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ: بِمَا ـ يَأْمُرُكُمْ؟ قُلْنَا: يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ، وَالزَّكَاةِ، وَالصِّلَةِ، وَالْعَفَافِ، قَالَ: إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ، وَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ. وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ، وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ. ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَرَأَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيثِ فِي «بَابِ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ».

تیسری فصل

۵۸۷ : ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ابوسفیانؓ نے مجھے براہِ راست یہ حدیث بیان کی' انہوں نے کہا کہ میں نے اس صلح کی مدت میں سفر کیا جو میرے اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تھی' میں شام میں مقیم تھا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوبِ گرامی (روم کے بادشاہ) ہرقل کی جانب پہنچا۔ ابوسفیانؓ نے کہا' اس (مکتوبِ گرامی) کو دِحیہ کلبی لائے تھے' انہوں نے اسے بُصریٰ کے امیر کے حوالے کیا۔ بُصریٰ کے امیر نے اسے ہرقل کی خدمت میں پیش کیا۔ ہرقل نے (مکتوب گرامی کا ملاحظہ کرنے کے بعد اپنے درباریوں سے) دریافت کیا' اس شخص کی قوم کا کوئی آدمی یہاں ہے (تاکہ میں اس کے بارے میں معلومات حاصل کر سکوں) جو اپنے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے؟ درباریوں نے اثبات میں جواب دیا (ابوسفیانؓ کہتے ہیں) چنانچہ مجھے قریش کی ایک جماعت کے ساتھ بلایا گیا' ہم ہرقل کے ہاں پہنچے' ہمیں اس کے سامنے بٹھایا گیا۔ ہرقل نے دریافت کیا' تم میں سے کون شخص نسب کے لحاظ سے اس شخص کے قریب تر ہے جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے؟ ابوسفیانؓ کہتے ہیں میں نے کہا' میں ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے ہرقل کے سامنے بٹھا دیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا

دیا۔ بعد ازاں ہرقل نے اپنے ترجمان کو بلایا اور اس سے کہا کہ تم ابوسفیان کے ساتھیوں سے کہہ دو کہ میں ابوسفیان سے اس شخص کے بارے میں دریافت کروں گا جو نبوت کا مدّعی ہے۔ اگر یہ (ابوسفیان) میرے سامنے جھوٹ کہے تو تم (بلا خوف و خطر) اس کو جھوٹا کہنا (تاکہ مجھے صحیح بات معلوم ہو جائے) ابوسفیانؓ کہتے ہیں' اللہ کی قسم! اگر اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ مجھے جھوٹا مشہور کر دیا جائے گا تو میں ضرور جھوٹ بولتا۔ بعد ازاں ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا' اس سے سوال کرو کہ تم میں اس کا حسب (یعنی خاندان) کیسا ہے؟ ابوسفیانؓ کہتے ہیں میں نے کہا' وہ ہم میں عظیم خاندان والا ہے۔ ہرقل نے دریافت کیا' کیا اس کے آباء و اجداد میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ میں نے کہا' نہیں۔ ہرقل نے دریافت کیا' جو کچھ وہ اب کہتا ہے اس سے پہلے اس نے کبھی ایسی کوئی بات کی ہے جس کی وجہ سے تم نے اس پر جھوٹ کی تہمت لگائی ہو؟ ہرقل نے دریافت کیا' اس کے پیروکار شرفاء ہیں یا کمزور لوگ ہیں؟ ابوسفیان کہتے ہیں میں نے کہا' وہ تو کمزور لوگ ہیں۔ ہرقل نے دریافت کیا' ان کی تعداد بڑھ رہی ہے یا کم ہو رہی ہے؟ ابوسفیان کہتے ہیں میں نے کہا' کم نہیں ہو رہے بلکہ بڑھ رہے ہیں۔ ہرقل نے دریافت کیا' کیا ان میں سے کوئی شخص اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس کو برا سمجھتے ہوئے اس دین سے مُرتَد بھی ہوا ہے؟ ابوسفیان کہتے ہیں میں نے نفی میں جواب دیا۔ ہرقل نے دریافت کیا' کیا تمہاری اس کے ساتھ لڑائی ہے؟ ابوسفیان کہتے ہیں میں نے کہا' ہاں! لڑائی ہوتی ہے۔ ہرقل نے دریافت کیا' اس سے تمہاری لڑائی کیسی رہی؟ ابوسفیان کہتے ہیں میں نے کہا' ہمارے اور اس کے درمیان لڑائی دو ڈولوں کی مانند تھی (کبھی) وہ ہمیں نقصان پہنچاتا (کبھی) ہم اسے نقصان پہنچاتے۔ ہرقل نے دریافت کیا' کیا وہ عہد شکنی کرتا ہے؟ (ابوسفیان نے کہا) میں نے نفی میں جواب دیا اور (کہا کہ) ہم اس (صلحِ حدیبیہ کی) مدّت میں ان سے خطرہ محسوس کرتے ہیں' ہم نہیں جانتے کہ وہ کیا کرنے والا ہے۔ ابوسفیان نے کہا' اللہ کی قسم! میرے لیے اس (جملے) کلمہ کے علاوہ ممکن نہ تھا کہ میں اس میں اپنی طرف سے کوئی اضافہ کرتا۔ ہرقل نے دریافت کیا' کیا اس سے پہلے بھی کسی نے اس طرح کی بات کی ہے؟ (ابوسفیان کہتے ہیں) میں نے نفی میں جواب دیا۔ بعد ازاں ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا' اسے کہو کہ میں نے تم سے اس کے خاندان کے بارے میں سوال کیا تو تم نے کہا کہ وہ تم لوگوں میں شریف خاندان والا ہے۔ اسی طرح پیغمبر اپنی قوم کے شریف خاندان سے ہی بھیجے جاتے ہیں اور میں نے تم سے دریافت کیا کہ کیا اس کے آباء و اجداد میں سے کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ اگر اس کے آباء و اجداد میں کوئی بادشاہ ہوتا تو میں سمجھتا کہ یہ شخص اپنے آباء و اجداد کی بادشاہت چاہتا ہے اور میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ اس کے پیروکار فقیر لوگ ہیں یا امیر لوگ تو تم نے جواب دیا کہ فقیر لوگ ہیں جبکہ پیغمبروں کے پیروکار (شروع میں) فقیر لوگ ہی ہوتے ہیں اور میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ کیا تم اسے اس بات کے کہنے سے پہلے جھوٹ کے ساتھ متہم کرتے ہو تو تم نے نفی میں جواب دیا۔ چنانچہ میں نے سمجھ لیا کہ جب وہ لوگوں پر جھوٹ نہیں بولتا تو اللہ تعالیٰ کی نسبت جھوٹ کیسے کہے گا۔ اور میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ کیا ان میں سے کوئی شخص دینِ اسلام میں داخل ہونے کے بعد اس کو برا سمجھتے ہوئے مُرتَد ہوا ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا اور ایمان کا یہی حال ہے کہ جب ایمان کی محبت دلوں میں داخل ہو جاتی ہے تو پھر یہ ہرگز نہیں چھوڑتا

جاتا۔ اور میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ کیا ان کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے یا کم ہو رہے ہیں؟ تو تم نے جواب دیا کہ ان میں اضافہ ہو رہا ہے اور ایمان کا حال اسی طرح ہوتا ہے اور آخرکار ایمان مکمل ہو جاتا ہے اور میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ کیا تم نے اس کے ساتھ جنگ کی ہے تو تم نے جواب دیا کہ تم نے اس کے ساتھ جنگ کی ہے اور جنگ تمہارے اور اس کے درمیان ڈول کی مانند رہی۔ اس نے تمہیں نقصان پہنچایا اور تم نے اسے نقصان پہنچایا اور اسی طرح ہی پیغمبروں کی آزمائش ہوتی ہے۔ بعد ازاں ان کا انجام اچھا ہوتا ہے اور میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ کیا اس نے عہد شکنی کی ہے تو تم نے جواب دیا کہ اس نے عہد شکنی نہیں کی ہے اور پیغمبروں کا حال بھی اسی طرح ہوتا ہے کہ وہ عہد شکنی نہیں کرتے۔ اور میں نے سمجھا کہ اگر اس سے پہلے کسی نے یہ بات کہی ہوتی تو میں سمجھتا کہ یہ شخص اس بات کے پیچھے چل رہا ہے جو اس سے پہلے کی گئی تھی۔ پھر ہرقل نے دریافت کیا کہ وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ (ابوسفیان کہتے ہیں) ہم نے جواب دیا کہ وہ ہمیں نماز' زکوٰۃ' صلہ رحمی اور پاکدامنی کا حکم دیتا ہے۔ اس نے کہا' اگر تمہاری باتیں درست ہیں تو وہ شخص یقیناً پیغمبر ہے اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ (اس دور میں) ظاہر ہونے والا ہے لیکن میرا خیال یہ نہ تھا کہ وہ تم میں سے ہو گا اگر مجھے معلوم ہو کہ میں ان تک پہنچ سکتا ہوں تو ان سے ملاقات میرے لئے پسندیدہ بات ہوتی اور اگر میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے پاؤں دھوتا اور یقیناً ان کے اقتدار کا دائرۂ کار میرے قدموں تک پہنچ جائے گا (یعنی ان کی حکومت روم اور شام تک پہنچ جائے گی) بعد ازاں ہرقل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوبِ گرامی منگوایا اور اسے پڑھا (بخاری' مسلم) اور یہ مکمل حدیث "بَابُ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ" میں پہلے گزر چکی ہے۔

بَابٌ فِى الْمِعْرَاجِ

(اِسراء اور معراج کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٨٦٢ - (١) عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِىَ بِهٖ: «بَيْنَمَا اَنَا فِى الْحَطِيْمِ - وَرُبَّمَا قَالَ فِى الْحِجْرِ - مُضْطَجِعاً اِذْ اَتَانِىْ آتٍ، فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ» يَعْنِىْ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ - «فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِىْ، ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءٍ اِيْمَاناً، فَغُسِلَ قَلْبِىْ، ثُمَّ حُشِىَ، ثُمَّ اُعِيْدَ» - وَفِىْ رِوَايَةٍ: «ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ مُلِئَ اِيْمَاناً وَحِكْمَةً» - «ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ، اَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ: الْبُرَاقُ، يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ، - فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ بِىْ جِبْرِيْلُ - حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا، فَاسْتَفْتَحَ -، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ. قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ: مَرْحَباً بِهٖ، فَنِعْمَ الْمَجِىْءُ جَاءَ، فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَاِذَا فِيْهَا آدَمُ، فَقَالَ: هٰذَا اَبُوْكَ آدَمُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَباً بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ؛ ثُمَّ صَعِدَ بِىْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قِيْلَ: مَرْحَباً بِهٖ، فَنِعْمَ الْمَجِىْءُ جَاءَ، فَفُتِحَ. فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا اِبْنَا خَالَةٍ قَالَ: هٰذَا يَحْيٰى وَهٰذَا عِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا، ثُمَّ قَالَا: مَرْحَباً بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. ثُمَّ صَعِدَ بِىْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ: مَرْحَباً بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِىْءُ جَاءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يُوْسُفُ، قَالَ: هٰذَا يُوْسُفُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ. ثُمَّ قَالَ: مَرْحَباً بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ؛ ثُمَّ صَعِدَ بِىْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ: مَرْحَباً بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِىْءُ جَاءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا اِدْرِيْسُ، فَقَالَ: هٰذَا

إِدْرِيسُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ؛ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا هَارُونُ. قَالَ: هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ؛ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى، قَالَ: هَذَا مُوسَى، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكَى، قِيلَ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: أَبْكِي لأَنَّ غُلامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي؛ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ، قَالَ: هَذَا أَبُوكَ إِبْرَاهِيمُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلامَ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعَتْ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، فَإِذَا نَبِقُهَا - مِثْلُ قِلالِ هَجَرٍ -، وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ، قَالَ: هَذَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى، فَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ قُلْتُ: مَا هَذَانِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ. ثُمَّ رُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ، فَقَالَ: هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلاةُ خَمْسِينَ صَلاةً كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى، فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتَ؟ قُلْتُ: أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلاةً كُلَّ يَوْمٍ. قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلاةً كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ، وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لأُمَّتِكَ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتَ؟ قُلْتُ: أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي قَدْ

جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ، وَعَالَجْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ، قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّيْ حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ، وَلٰكِنِّيْ أَرْضٰى وَأُسَلِّمُ. قَالَ: فَلَمَّا جَاوَزْتُ، نَادٰى مُنَادٍ: أَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۸۳۳: قتادہؒ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ مالک بن صعصعہ سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو اسراء کی رات کے بارے بتاتے ہوئے فرمایا کہ میں (اس رات) "حطیم" میں لیٹا ہوا تھا اور بعض موقعوں پر آپؐ نے فرمایا' میں "حِجر" میں لیٹا ہوا تھا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اس نے (میرے جسم کے) سینے کے گڑھے سے لے کر (زیر ناف) بالوں تک چیرا اور میرا دل نکال لیا بعد ازاں میرے پاس سونے کی طشتری لائی گئی جو ایمان سے بھری ہوئی تھی چنانچہ میرا دل دھویا گیا۔ بعد ازاں اس میں (اللہ کی محبت) ڈالی گئی پھر دل کو (اس کی جگہ پر) رکھ دیا گیا اور ایک روایت میں ہے کہ بعد ازاں پیٹ کو زمزم کے پانی کے ساتھ دھویا گیا پھر (اس میں) ایمان اور حکمت بھر دیا گیا پھر میرے پاس ایک سفید رنگ کی سواری کا جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا اس کو براق کہا جاتا تھا' جہاں تک اس کی نظر جاتی وہاں اس کا قدم پڑتا تھا' مجھے اس پر سوار کرایا گیا اور جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ میں آسمان دنیا (یعنی پہلے آسمان) تک پہنچا۔ جبرائیلؑ نے (پہلے آسمان کا) دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا (ان سے) استفسار کیا گیا' کون (کھلوانے والا) ہے؟ (جبرائیلؑ نے) بتایا' میں جبرائیل ہوں۔ دریافت کیا گیا' تمہارے ساتھ کون ہے؟ جبرائیلؑ نے بتایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا' ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل نے کہا' ہاں۔ کہا گیا' ان کے آنے پر (ہم انہیں) خوش آمدید کہتے ہیں' ان کا تشریف لانا بہت بہتر ہے۔ پس اس کے بعد دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو اس (دروازے) میں آدم علیہ السلام تھے۔ جبرائیلؑ نے کہا' یہ آپؐ کے باپ (یعنی جد اعلیٰ) آدمؑ ہیں' انہیں سلام عرض کریں۔ چنانچہ میں نے انہیں سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا' میں نیک بخت بیٹے اور صالح پیغمبر کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ بعد ازاں مجھے اوپر لے جایا گیا یہاں تک کہ دوسرا آسمان آگیا' جبرائیل نے دروازہ کھولنے کیلئے کہا۔ دریافت کیا گیا' کون ہے؟ جبرائیل نے بتایا کہ میں جبرائیل ہوں۔ دریافت کیا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا' محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا' ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا۔ جبرائیل نے کہا' ہاں۔ کہا گیا' ان کو خوش آمدید' ان کا تشریف لانا بہت بہتر ہے۔ اس کے بعد دروازہ کھول دیا گیا (آپؐ نے فرمایا) جب میں (دوسرے آسمان میں) پہنچا تو وہاں یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام تھے اور وہ دونوں (ایک دوسرے کے) خالہ زاد بھائی ہیں۔ جبرائیل نے بتایا کہ یہ یحییٰ علیہ السلام ہیں اور یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ انہیں سلام کہیں تو میں نے انہیں سلام کہا۔ ان دونوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ نیک بھائی اور صالح پیغمبر کو خوش آمدید ہو۔ بعد ازاں مجھے تیسرے آسمان پر لے جایا گیا۔ جبرائیلؑ نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ دریافت کیا گیا' کون ہے؟ جبرائیل نے کہا کہ میں جبرائیل ہوں۔ دریافت کیا گیا' آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیل نے بتایا کہ محمد

(صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا' ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا؟ جبرائیلؑ نے کہا' ہاں ۔ کہا گیا' ان کو خوش آمدید ہو' ان کا تشریف لانا بہت بہتر ہے۔ اس کے بعد دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں (اس میں) پہنچا تو (وہاں) یوسف علیہ السلام تھے۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ یوسف علیہ السلام ہیں' انھیں سلام کہیں۔ میں نے انھیں سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور انہوں نے کہا کہ نیک بھائی اور صالح پیغمبر کو خوش آمدید ہو۔ پھر مجھے چوتھے آسمان تک لے جایا گیا۔ جبرائیلؑ نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ دریافت کیا گیا' کون ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا' میں جبرائیل ہوں۔ دریافت کیا گیا' آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیلؑ نے جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا' ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا؟ جبرائیلؑ نے کہا' ہاں۔ کہا گیا' ان کو خوش آمدید ہو ان کا تشریف لانا بہت بہتر ہے۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا جب میں (اس میں) پہنچا تو وہاں ادریس علیہ السلام تھے۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ ادریس علیہ السلام ہیں انھیں سلام کہیں۔ میں نے انھیں سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ نیک بھائی اور نیک پیغمبر کو خوش آمدید ہو۔ پھر جبرائیلؑ مجھے پانچویں آسمان تک لے گئے۔ جبرائیلؑ نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ دریافت کیا گیا' کون ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا' میں جبرائیل ہوں۔ دریافت کیا گیا' آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیلؑ نے جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا' ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا؟ جبرائیلؑ نے کہا' ہاں ۔ کہا گیا ان کو خوش آمدید ہو' ان کا تشریف لانا بہت بہتر ہے۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا جب میں اس میں پہنچا تو وہاں ہارون علیہ السلام تھے۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ ہارون علیہ السلام ہیں' انھیں سلام کہیں۔ میں نے انھیں سلام کہا ۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ نیک بھائی اور نیک پیغمبر کو خوش آمدید ہو۔ پھر جبرائیلؑ نے مجھے چھٹے آسمان تک پہنچایا۔ جبرائیلؑ نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ دریافت کیا گیا' کون ہے؟ جبرائیل نے کہا' میں جبرائیل ہوں۔ دریافت کیا گیا' آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیلؑ نے جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا' ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل نے کہا' ہاں۔ کہا گیا' ان کو خوش آمدید ہو' ان کا تشریف لانا بہت بہتر ہے۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا جب میں (اس میں) پہنچا تو وہاں موسیٰ علیہ السلام تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں' انھیں سلام کہیں' میں نے انھیں سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ نیک بھائی اور نیک پیغمبر کو خوش آمدید ہو۔ اس کے بعد جب میں آگے بڑھا تو موسیٰ علیہ السلام رونے لگے۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ کیوں روتے ہیں؟ انہوں نے بتایا' میں اس لئے رو رہا ہوں کہ میرے بعد ایک نوجوان رسول بنا کر بھیجا گیا اس کی اُمّت کے لوگ میری امت کے لوگوں سے زیادہ جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ساتویں آسمان تک پہنچایا۔ جبرائیلؑ نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ دریافت کیا گیا' کون ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا' میں جبرائیل ہوں۔ دریافت کیا گیا' آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا' محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا' ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا؟ جبرائیلؑ نے کہا' ہاں۔ کہا گیا' ان کو خوش آمدید ہو ان کا تشریف لانا بہت بہتر ہے۔ جب میں (اس میں) پہنچا تو وہاں ابراہیم علیہ السلام تھے۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ آپؐ کے والد ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ انھیں سلام کہیں' میں نے انھیں سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ نیک بیٹے اور نیک پیغمبر کو خوش

آسمان۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ (کی جانب) لے جایا گیا' اس کے پھل یعنی بیر ہجر (شہر) کے مٹکوں کے برابر تھے اور اس کے پتے ہاتھیوں کے کانوں کے برابر تھے۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ وہاں چار نہریں تھیں' دو نہریں پوشیدہ اور دو ظاہر تھیں۔ میں نے دریافت کیا' اے جبرائیل! یہ کیا ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ دو پوشیدہ نہریں جنت کی ہیں اور یہ دو ظاہر نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر میرے سامنے بیتُ المعمور ظاہر کیا گیا۔ پھر میرے سامنے ایک برتن میں شراب' دوسرے برتن میں دودھ اور تیسرے برتن میں شہد پیش کیا گیا۔ چنانچہ میں نے دودھ (کے پیالے) کو اٹھا لیا۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ وہ فطرت ہے جس پر آپؐ اور آپؐ کی اُمّت ہے۔ پھر مجھ پر روزانہ کی پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ میں واپس آیا اور میرا گزر موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا' آپ کو کیا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے بتایا کہ مجھ پر روزانہ کی پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا' بلاشبہ آپؐ کی اُمّت روزانہ پچاس نمازیں ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتی اور اللہ کی قسم! بلاشبہ میں آپؐ سے پہلے لوگوں کو آزما چکا ہوں اور بنو اسرائیل کی اصلاح کی زبردست کوشش کر چکا ہوں۔ آپؐ اپنے پروردگار کی جانب واپس جائیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنی اُمّت کے لئے تخفیف کی درخواست کریں۔ (آپؐ نے فرمایا) چنانچہ میں (بارگاہِ الٰہی میں) واپس گیا تو مجھے دس نمازیں معاف کر دی گئیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے پھر پہلے جیسی بات کہی تو میں (بارگاہِ الٰہی میں) واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے مزید دس نمازیں معاف کر دیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے پھر پہلے جیسی بات کہی۔ میں (بارگاہِ الٰہی میں) واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے مزید دس نمازیں معاف کر دیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے پھر پہلے جیسی بات کہی تو میں (بارگاہِ الٰہی میں) واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے دس نمازیں معاف کر دیں اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں روزانہ دس نمازیں ادا کروں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے پھر پہلے جیسی بات کہی تو میں (بارگاہِ الٰہی میں) واپس گیا تو مجھے روزانہ پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے دریافت کیا' آپؐ کو کیا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے بتایا کہ مجھے روزانہ پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ بلاشبہ آپؐ کی اُمّت روزانہ پانچ نمازیں ادا نہیں کر سکے گی۔ میں آپؐ سے پہلے لوگوں کو آزما چکا ہوں اور بنی اسرائیل کی اصلاح کی زبردست کوشش کر چکا ہوں۔ آپؐ اپنے پروردگار کی جانب جائیں اور اُمّت کے لئے مزید تخفیف کا مطالبہ کریں۔ میں نے جواب دیا' میں نے اپنے پروردگار سے (بارہا) سوال کیا ہے' اب مجھے شرم آتی ہے' میں اس فیصلے پر خوش ہوں اور میں (اپنا اور ان کا معاملہ) اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ آپؐ فرماتے ہیں' جب میں آگے گزر گیا تو غیب سے یہ پکار آئی کہ میں نے (پہلے تو اپنے بندوں پر) اپنے فرض کو نافذ کیا اور (پھر محمدؐ کی طفیل) اپنے بندوں پر تخفیف کر دی (بخاری' مسلم)

۵۸۶۳ - (۲) وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أُتِيتُ بِالْبُرَاقِ، وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ، فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ يَقَعُ حَافِرُهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ، فَرَكِبْتُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي تَرْبِطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ». قَالَ: «ثُمَّ

دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِي جِبْرَئِيلُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ، فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ، فَقَالَ جِبْرَئِيلُ: اِخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ» وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ: «فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ، فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ». وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ: «فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ، إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ، — فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ». وَلَمْ يَذْكُرْ بُكَاءَ مُوسٰى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ: «فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ، وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، فَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ، وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ، فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ، فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا، وَأَوْحٰى إِلَيَّ مَا أَوْحٰى، فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَنَزَلْتُ إِلَى مُوسٰى، فَقَالَ: مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. قَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ، فَإِنِّي بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ: «فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ! خَفِّفْ عَلَى أُمَّتِي، فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسٰى، فَقُلْتُ: حَطَّ عَنِّي خَمْسًا. قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ». قَالَ: «فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي وَبَيْنَ مُوسٰى، حَتّٰى قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرٌ، فَذٰلِكَ خَمْسُونَ صَلَاةً، مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ لَهُ شَيْئًا. فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً». قَالَ: «فَنَزَلْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسٰى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ» فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَقُلْتُ: قَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۸۶۳ : ثابت بنانیؒ انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پاس بُراق کو لایا گیا اور وہ سفید رنگ کا دراز قد چوپایہ تھا' گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا جہاں تک اس کی نگاہ جاتی وہاں اس کا قدم پڑتا تھا۔ میں اس پر سوار ہوا یہاں تک کہ میں بیتُ المَقدِس میں آیا۔ میں نے اس بُراق کو (مسجد کے باہر) اس حلقے کے ساتھ باندھ دیا جس کے ساتھ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام باندھا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' پھر میں مسجدِ اقصیٰ میں داخل ہوا اور دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر میں مسجد سے باہر نکلا تو جبرائیل علیہ السلام میرے پاس ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ کا لائے۔ میں نے دودھ کا برتن لے لیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا' آپؐ نے فطرت (یعنی دینِ اسلام) کو پسند کیا ہے۔ پھر ہمیں آسمان کی جانب لے جایا گیا۔ اور اس کے بعد انسؓ نے وہی مضمون بیان کیا جو سابق حدیث میں گزر چکا ہے۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا' اچانک میں نے آدمؑ کو دیکھا۔ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے خیر و برکت کی دعا کی۔ اور آپؐ نے تیسرے آسمان کا

ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں یوسفؑ کے پاس تھا' انہیں آدھا حُسن دیا گیا تھا انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لئے خیر و برکت کی دُعا کی لیکن اس (حدیث کے راوی) نے (انسؓ سے اس روایت میں) موسیٰ علیہ السلام کے رونے کا ذکر نہیں کیا اور آپؐ نے فرمایا کہ میں ساتویں آسمان میں ابراہیم علیہ السلام کے پاس تھا جو بیت المعمور کے ساتھ پشت لگائے بیٹھے تھے' بیت المعمور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے (طواف کے لئے) داخل ہوتے ہیں جنہیں دوبارہ داخل ہونا نصیب نہیں ہوتا۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ کے قریب لے جایا گیا۔ اس کے پتے ہاتھیوں کے کانوں کی مانند تھے اور اس کے پھل مٹکوں کے برابر تھے۔ جب اس درخت کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی ڈھانپنے والی چیز سے ڈھانپ دیا گیا تو اس درخت کی حالت بدل گئی' اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی بھی اس درخت کے حسن کو بیان نہیں کر سکتا' پھر (اللہ تعالیٰ نے) میری جانب وحی بھیجی پھر مجھ پر دن رات میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی جانب گیا انہوں نے دریافت کیا' آپؐ کے پروردگار نے آپ کی اُمت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا' دن رات میں پچاس نمازیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا' اپنے پروردگار کی طرف واپس جائیں اور اس سے تخفیف کی درخواست کریں۔ اس لئے کہ آپؐ کی اُمت اس کی طاقت نہیں رکھتی' میں نے بنو اسرائیل کو آزمایا ہے اور ان کا امتحان لیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' میں اپنے پروردگار کی طرف واپس گیا اور عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! میری اُمت پر تخفیف فرما۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اور (میری اُمت سے) پانچ نمازیں معاف کر دیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی جانب واپس گیا اور بتایا کہ اللہ نے مجھ سے پانچ نمازوں کو معاف کر دیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا' آپؐ کی اُمت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی' آپؐ اپنے پروردگار کی طرف واپس جائیں اور اس سے (مزید) تخفیف کا مطالبہ کریں۔ آپؐ نے فرمایا' میں مسلسل اپنے پروردگار اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان آتا جاتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اے محمدؐ! یہ رات دن میں کویا پانچ نمازیں ہیں لیکن ان میں سے ایک نماز کا ثواب ہر دس کے برابر ہے۔ (اس طرح سے پانچ نمازیں ثواب میں) پچاس نمازوں کے برابر ہیں' جس شخص نے نیکی کا ارادہ کیا اور اسے نہ کر سکا تو اس کے حق میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اگر اس نے نیک کام کیا تو اس کیلئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جس شخص نے برائی کا ارادہ کیا لیکن اس برے کام کو نہ کر سکا تو اس کے نامہ اعمال میں کچھ نہیں لکھا جائے گا۔ اگر اس نے (اپنے ارادے کے مطابق) برائی کی تو ایک برائی لکھی جائے گی۔ آپؐ نے فرمایا' پھر میں (بارگاہ ربّ العزت سے) اترا یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں بتایا۔ موسیٰؑ نے کہا' اپنے پروردگار کی طرف واپس جائیں اور ان سے (مزید) تخفیف کا مطالبہ کریں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے کہا کہ میں بار بار اپنے رب کے پاس گیا ہوں اب مجھے اس کے پاس جاتے ہوئے شرم آتی ہے (مسلم)

٥٨٦٤ - (٣) وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «فُرِجَ عَنِّي سَقْفُ بَيْتِي — وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرَئِيلُ، فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، فَأَفْرَغَهُ فِي

صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي. فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ، فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ: اِفْتَحْ. قَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ ﷺ. فَقَالَ: أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَلَمَّا فُتِحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، إِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ، عَلَى يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ — وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ. قُلْتُ: لِجِبْرِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا آدَمُ، وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ — بَنِيهِ. فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ، فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ. وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى، حَتَّى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ، فَقَالَ لِخَازِنِهَا: اِفْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ، قَالَ أَنَسٌ: فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَاوَاتِ آدَمَ، وَإِدْرِيسَ، وَمُوسَى، وَعِيسَى، وَإِبْرَاهِيمَ، وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ، — غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولَانِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ثُمَّ عُرِجَ بِي، حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ» وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسٌ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ، حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ خَمْسِينَ صَلَاةً. قَالَ: فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَرَاجَعْتُ، فَوَضَعَ شَطْرَهَا —، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقُلْتُ: وَضَعَ شَطْرَهَا، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ، فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ، فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ، فَرَاجَعْتُهُ؛ فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ، لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ: اِسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي، ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى انْتَهَى بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ؟ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ، — وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۳: ابن شہاب رحمہ اللہ انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے لیے میرے گھر کی چھت کھولی گئی جب کہ میں مکہ (مکرمہ) میں تھا جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے' انہوں نے میرا سینہ چاک کیا۔ بعد ازاں اسے زمزم کے پانی کے ساتھ دھویا پھر وہ سونے کی ایک طشتری لائے جس میں ایمان اور حکمت تھا اور اسے میرے دل میں داخل کر دیا پھر (سینے کے) سوراخ کو ملا دیا بعد ازاں انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آسمانوں کی جانب لے گئے جب میں آسمان دنیا یعنی پہلے آسمان پر پہنچا تو جبرائیلؑ نے آسمان کے نگران سے کہا کہ (دروازہ) کھولو۔ اس نے دریافت کیا' کون ہے؟ جبرائیل

نے بتایا' جبرائیل ہوں۔ نگران فرشتے نے دریافت کیا کہ تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا' ہاں! میرے ساتھ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ نگران فرشتے نے دریافت کیا' ان کی جانب پیغام بھیجا گیا تھا؟ جبرائیلؑ نے اثبات میں جواب دیا۔ جب دروازہ کھل گیا تو ہم آسمان دنیا یعنی پہلے آسمان پر چلے گئے تو وہاں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اور (اس کی آل اولاد میں سے) کچھ لوگ اس کی دائیں جانب اور کچھ لوگ بائیں جانب بیٹھے ہوئے تھے' جب وہ اپنی دائیں جانب نظر اٹھاتا تو ہنسنے لگتا اور جب وہ اپنی بائیں جانب نظر اٹھاتا تو رونے لگتا۔ اس نے کہا' صالح پیغمبر اور صالح بیٹے کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں نے جبرائیلؑ سے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں اور ان کی دائیں اور بائیں جانب ان کی اولاد ہے' ان میں سے دائیں جانب والے جنتی ہیں اور بائیں جانب والے دوزخی ہیں جب وہ دائیں جانب دیکھتے ہیں تو مسکراتے ہیں اور جب وہ بائیں جانب دیکھتے ہیں تو روتے ہیں یہاں تک کہ مجھے دوسرے آسمان پر لے جایا گیا۔ جبرائیلؑ نے نگران فرشتے سے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ اس کے نگران نے بھی وہی بات کہی جو پہلے آسمان کے نگران نے کہی تھی۔ (اس حدیث کے راوی) انسؓ نے بیان کیا کہ آپؐ نے آسمانوں میں آدمؑ' ادریسؑ' موسیٰؑ' عیسیٰؑ اور ابراہیم علیہم السلام سے ملاقات کی لیکن ان کی منازل اور مقامات کا تفصیلی احوال ذکر نہیں فرمایا صرف آدمؑ سے پہلے آسمان پر اور ابراہیمؑ سے چھٹے آسمان پر ملنے کا ذکر فرمایا۔ ابن شہاب (زہری) کہتے ہیں' مجھے ابن حزمؒ نے بتایا کہ ابن عباسؓ اور ابو حبۃ انصاریؓ بیان کیا کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بعد ازاں مجھے اور اوپر لے جایا گیا یہاں تک کہ میں بلند مقام پر پہنچا جہاں مجھے قلموں سے لکھنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ابن حزمؒ اور انسؓ نے یہ بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وہاں) اللہ نے میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ میں اس حکم کے ساتھ واپس آیا اور موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے دریافت کیا' اللہ تعالیٰ نے تمہاری اُمت پر کیا چیز فرض کی ہے؟ میں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے مشورہ دیا کہ آپؐ اپنے پروردگار کی جانب واپس جائیں اس لیے کہ آپؐ کی اُمت اس کی استطاعت نہیں رکھتی۔ اس طرح موسیٰ علیہ السلام نے مجھے واپس کیا تو کچھ نمازیں معاف کر دی گئیں (پھر) میں موسیٰ علیہ السلام کی جانب گیا۔ میں نے بتایا کہ کچھ نمازیں معاف کر دی گئی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اپنے پروردگار کے پاس پھر جائیں اس لئے کہ آپ کی اُمت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی۔ میں اللہ ربّ العزت کی طرف واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا' نمازیں (بظاہر) پانچ ہیں لیکن (ثواب) پچاس نمازوں کا ہے' میرے حکم میں تبدیلی نہیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی جانب گیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ پھر اپنے پروردگار کے پاس جائیں۔ میں نے عرض کیا کہ (اب) میں اپنے پروردگار کے پاس جانے میں شرم محسوس کرتا ہوں۔ پھر مجھے لے جایا گیا یہاں تک کہ میں سدرۃ المنتہیٰ کے قریب گیا' جسے رنگ و نور نے ڈھانپ رکھا تھا۔ میں نہیں جانتا کہ اس کی حقیقت کیا تھی۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو وہاں میں نے موتیوں کے (محل نما) گنبدوں کا مشاہدہ کیا اور یہ بھی دیکھا کہ اس جنت کی مٹی کستوری تھی (بخاری' مسلم)

٥٨٦٥ - (٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أُنْتُهِيَ بِهِ

إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا، وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا، قَالَ: ﴿إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى﴾ . قَالَ: فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ. قَالَ: فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثًا: أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَغُفِرَ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۶۵ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرایا گیا تو آپ کو سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا اور سدرۃ المنتہیٰ چھٹے آسمان میں ہے' جو چیز بھی زمین سے اوپر لے جائی جاتی ہے تو اسے وہاں روک دیا جاتا ہے اور اس کے اوپر سے جو کچھ بھی نیچے آتا ہے اسے بھی وہیں روک دیا جاتا ہے (اس کے بعد) ابن مسعودؓ نے آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "جب سدرۃ المنتہیٰ کو ڈھانپ لیا' جس چیز نے ڈھانپ لیا" اور کہا اس سے مقصود سونے کے پتنگے ہیں۔ ابن مسعودؓ نے بیان کیا کہ (معراج کی رات) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی گئیں۔

۱۔ آپ کو پانچ نمازیں عطا کی گئیں۔ ۲۔ سورۃ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئیں۔ ۳۔ اور آپ کی اُمت میں سے اس شخص کے کبیرہ گناہ معاف (کرنے کے احکامات صادر) کیے گئے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا (مسلم)

۵۸۶۶ - (۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كَرْبًا مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ، فَرَفَعَهُ اللهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ، وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوسَى قَائِمٌ يُصَلِّي، فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ - جَعْدٌ - كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ. - وَإِذَا عِيسَى قَائِمٌ يُصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ، وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَائِمٌ يُصَلِّي، أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ - يَعْنِي نَفْسَهُ - فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ لِي قَائِلٌ: يَا مُحَمَّدُ! هَذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۶۶ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے اپنے آپ کو اس حال میں "حجر" یعنی حطیم میں دیکھا کہ قریش مجھ سے میرے اسراء کے بارے میں دریافت کر رہے تھے اور بیت المقدس کی ان بہت سی چیزوں کے بارے میں دریافت کر رہے تھے جو مجھے یاد نہیں رہی تھیں۔ چنانچہ میں بہت غمگین ہوا کہ اس سے پہلے میں کبھی اتنا غمگین نہیں ہوا تھا تو اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر

رہا' میں اسے دیکھ رہا تھا وہ جس چیز کے بارے میں بھی مجھ سے دریافت کرتے تو میں انہیں اس کے بارے میں بتا دیتا نیز یہ حقیقت ہے کہ میں نے خود انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے' وہ ہلکے پھلکے مضبوط جسم والے شخص تھے گویا کہ وہ شنوءہ قبیلہ کے آدمیوں میں سے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے' ان سے سب سے زیادہ مشابہت رکھنے والے عروہ بن مسعود ثقفی ہیں اور ابراہیم علیہ السلام بھی کھڑے نماز ادا کر رہے تھے' ان سے سب سے زیادہ مشابہت رکھنے والا تمہارا دوست ہے' آپؐ کا اشارہ اپنے آپ کی طرف تھا۔ جب نماز کا وقت ہوا تو میں نے ان سب کی امامت کرائی جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے کسی کہنے والے نے کہا کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ دوزخ کا نگران فرشتہ مالک ہے' آپؐ اسے سلام کہیں (آپؐ نے فرمایا) میں اس کی جانب متوجہ ہوا لیکن اس نے مجھے سلام کہنے میں پہل کی (مسلم)

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ: الْفَصْلِ الثَّانِیْ

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٨٦٧ - (٦) عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَمَّا كَذَّبَنِیْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِی الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِیْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهٖ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۵۸۶۷: جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جب قریش نے (معراج کے واقعہ کے بارے میں) مجھے جھٹلایا تو میں "حجر" یعنی حطیم میں کھڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے لیے نمایاں کر دیا تو میں (بیت المقدس) کی طرف دیکھ دیکھ کر اس کی علامات ان لوگوں کو بتاتا رہا (بخاری' مسلم)

بَابٌ فِی الْمُعْجِزَاتِ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۸۶۸ - (۱) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ اَبَا بَکْرٍ الصِّدِّیْقَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: نَظَرْتُ اِلٰی اَقْدَامِ الْمُشْرِکِیْنَ عَلٰی رُؤُوْسِنَا - وَنَحْنُ فِی الْغَارِ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! لَوْ اَنَّ اَحَدَھُمْ نَظَرَ اِلٰی قَدَمِہٖ اَبْصَرَنَا، فَقَالَ: «یَا اَبَا بَکْرٍ! مَا ظَنُّكَ بِاثْنَیْنِ اللّٰہُ ثَالِثُھُمَا؟». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۵۸۶۸: انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم غار (ثور) میں تھے تو میں نے مشرکوں کے پاؤں دیکھے گویا کہ وہ ہمارے سروں کے اوپر ہیں تو میں نے (پریشانی کے عالم میں) عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اگر ان میں سے کوئی شخص اپنے پاؤں کی (جگہ کی) جانب دیکھے گا تو ہمیں دیکھ لے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے ابوبکر! ان دو انسانوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے؟ (بخاری' مسلم)

۵۸۶۹ - (۲) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّہٗ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ: یَا اَبَا بَکْرٍ! حَدِّثْنِیْ کَیْفَ صَنَعْتُمَا حِیْنَ سَرَیْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ؟ قَالَ: اَسْرَیْنَا لَیْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ، حَتّٰی قَامَ قَائِمُ الظَّهِیْرَةِ وَخَلَا الطَّرِیْقُ لَا یَمُرُّ فِیْہِ اَحَدٌ، فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِیْلَةٌ، لَهَا ظِلٌّ لَمْ یَاْتِ عَلَیْهَا الشَّمْسُ، فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا، وَسَوَّیْتُ لِلنَّبِیِّ ﷺ مَکَانًا بِیَدَیَّ یَنَامُ عَلَیْہِ، وَبَسَطْتُ عَلَیْہِ فَرْوَةً، وَقُلْتُ: نَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! وَاَنَا اَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ، فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَہٗ، فَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ، قُلْتُ: اَفِیْ غَنَمِكَ لَبَنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: اَفَتَحْلُبُ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَاَخَذَ شَاةً فَحَلَبَ فِیْ قَعْبٍ - کُثْبَةً - مِنْ لَبَنٍ، وَمَعِیْ اِدَاوَةٌ - حَمَلْتُهَا لِلنَّبِیِّ ﷺ یَرْتَوِیْ فِیْهَا، یَشْرَبُ وَیَتَوَضَّاُ، فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَکَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَہٗ، فَوَافَقْتُہٗ حَتَّی اسْتَیْقَظَ. فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَی اللَّبَنِ حَتّٰی بَرَدَ اَسْفَلُہٗ، فَقُلْتُ: اِشْرَبْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! فَشَرِبَ حَتّٰی رَضِیْتُ، ثُمَّ قَالَ: «اَلَمْ یَاْنِ لِلرَّحِیْلِ؟» قُلْتُ: بَلٰی قَالَ: فَارْتَحَلْنَا بَعْدَمَا مَالَتِ الشَّمْسُ، وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ، فَقُلْتُ: اُتِیْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! فَقَالَ: «لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا» فَدَعَا عَلَیْہِ

النَّبِيُّ، فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ - فَقَالَ: إِنِّي أُرَاكُمَا دَعَوْتُمَا عَلَيَّ، فَادْعُوَا لِي، فَاللّٰهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ، فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَنَجَا، فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ: كَفَيْتُمْ، مَا هٰهُنَا، فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۶۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوبکرؓ سے دریافت کیا' اے ابوبکرؓ! آپ مجھے یہ بتائیں کہ جب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں اپنے والد سے (مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرما کر گئے تھے تو آپ نے کیا کیا تھا؟ ابوبکر صدیقؓ نے کہا' ہم (غار سے نکل کر) رات بھر اور دن کا کچھ حصہ چلتے رہے یہاں تک کہ زوال کا وقت ہو گیا اور راستہ (بالکل) خالی تھا' وہاں سے کوئی شخص گزر نہیں رہا تھا ہمیں ایک اونچا پتھر دکھائی دیا جس کا سایہ تھا وہاں دھوپ نہیں تھی ہم اس پتھر کے پاس اترے اور میں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک جگہ ہموار کی کہ جس پر آپؐ آرام کر سکیں' میں نے وہاں چمڑا بچھا دیا اور میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ اس پر محو خواب ہو جائیں اور میں آپؐ کے اردگرد کا جائزہ لیتا رہوں گا یعنی پہرے داری کے فرائض انجام دوں گا۔ چنانچہ آپؐ محو خواب ہو گئے اور میں (وہاں سے) نکلا تاکہ آپؐ کے اردگرد کا جائزہ لوں۔ اچانک میں ایک چرواہے سے ملا جو آ رہا تھا میں نے دریافت کیا' کیا تمہاری بکریاں دودھ دینے والی ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے کہا' تم ہمیں دودھ نکالتے دو گے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا چنانچہ اس نے ایک بکری کو پکڑا اور لکڑی کے پیالے میں تھوڑا سا دودھ نکال دیا اور میرے پاس پینے کے پانی کا ایک برتن تھا میں نے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (خاص طور پر) اٹھایا تھا کہ آپؐ اس سے سیراب ہو سکیں اور وضو کر سکیں چنانچہ میں (دودھ لے کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے مناسب نہ سمجھا کہ آپؐ کو بیدار کروں میں منتظر رہا یہاں تک کہ آپؐ (از خود) بیدار ہوئے تو میں نے دودھ میں تھوڑا سا پانی ملایا تو وہ کافی ٹھنڈا ہو گیا۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ نوش فرمائیں۔ آپؐ نے پیا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' کیا ابھی روانگی کا وقت نہیں ہوا؟ میں نے عرض کیا' ضرور! (ہو گیا ہے) ابوبکر صدیقؓ کہتے ہیں کہ ہم سورج ڈھلنے کے بعد چلے جبکہ ہمارے تعاقب میں سُراقہ بن مالک تھا۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہمارا دشمن آن پہنچا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تم گھبراؤ نہیں اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بددعا کی تو اس کے گھوڑے کی ٹانگیں اس کے پیٹ تک سخت زمین میں دھنس گئیں۔ اس نے کہا' تمہارے بارے میں میری رائے یہ ہے کہ تم نے میرے لیے بددعا کی ہے (اب) تم ہی میری نجات کے لیے دعا کرو۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی ضمانت دیتا ہوں کہ میں تم سے ان لوگوں کو واپس کروں گا جو تمہاری تلاش میں ہیں۔ پھر آپؐ نے اس کے لیے دعا کی' وہ نجات پا گیا۔ وہ جس شخص کو بھی ملتا تو اسے کہتا کہ تم اس کی تلاش سے بے پرواہ ہو جاؤ' یہاں کوئی شخص نہیں ہے وہ جس شخص کو بھی ملتا اسے واپس کر دیتا (بخاری' مسلم)

۵۸۷۰ - (۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي اَرْضٍ يَخْتَرِفُ - ، فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : اِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ : فَمَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ ، وَمَا اَوَّلُ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ وَمَا يُنْزِعُ الْوَلَدُ ، اِلَى اَبِيْهِ اَوْ اِلَى اُمِّهِ؟ قَالَ : «اَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرَئِيْلُ آنِفًا ، اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ ، وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاْكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ ، وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ» . قَالَ : اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهْتٌ ، وَاِنَّهُمْ اِنْ يَعْلَمُوْا بِاِسْلَامِيْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَسْاَلَهُمْ — يَبْهَتُوْنِيْ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ : «اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللهِ فِيْكُمْ؟» قَالُوْا : خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا ، وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا فَقَالَ : «اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ ؟» قَالُوْا : اَعَاذَهُ اللهُ مِنْ ذٰلِكَ . فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ فَقَالَ : اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ فَقَالُوْا : شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا ، فَانْتَقَصُوْهُ ، قَالَ : هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۵۸۷۰ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سنا کہ آپؐ (مدینہ) آ رہے ہیں' اس وقت وہ (باغ کی) زمین میں کام کر رہا تھا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا' میں آپؐ سے تین باتوں کے بارے میں دریافت کرتا ہوں جن کو صرف پیغمبر ہی جانتے ہیں۔ قیامت کی پہلی علامت کیا ہے؟ اور اہل جنت سب سے پہلے کونسا کھانا تناول کریں گے؟ نیز بچہ اپنے والد یا اپنی والدہ کے ساتھ کس وجہ سے مشابہ ہوتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ابھی جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ان باتوں کے بارے میں بتایا ہے کہ قیامت کی پہلی علامت آگ ہو گی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی جانب دھکیلے گی اور اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا جسے وہ کھائیں گے وہ مچھلی کے جگر کا کنارا ہو گا اور جب آدمی کا نطفہ عورت کے نطفہ پر غالب آ جاتا ہے تو والد کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے اور اگر عورت کا نطفہ غالب آ جاتا ہے تو بچے کی مشابہت والدہ کے ساتھ ہوتی ہے (یہ باتیں سن کر) عبداللہ بن سلام نے کہا' میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے اور بلاشبہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں۔ اے اللہ کے رسول! بلاشبہ یہودی جھوٹ بولنے والے ہیں نیز اس بات میں کچھ شبہ نہیں کہ اگر ان کو میرے مسلمان ہونے کا علم ہو گیا' اس سے پہلے کہ آپ ان سے میرے متعلق دریافت کریں تو وہ مجھ پر الزام لگائیں گے۔ چنانچہ یہودی آئے (جب کہ عبداللہ بن سلام چھپے ہوئے تھے) آپؐ نے (ان سے) دریافت کیا کہ عبداللہ بن سلام تم میں کیسا شخص ہے؟ انہوں نے جواب دیا' وہ ہم میں سے بہترین شخص ہے اور ہم میں سے بہترین شخص کا بیٹا ہے' ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا' تم بتاؤ کہ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جائے؟ وہ کہنے لگے' اللہ اس کو اس سے محفوظ رکھے۔ (اس اثناء میں) عبداللہ بن سلام باہر آئے اور انہوں نے اعلان کیا' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں (اس پر) یہود نے کہا' وہ ہم میں

سے بدترین ہے اور ہم میں سے بدترین آدمی کا بیٹا ہے۔ انہوں نے اسے معیوب قرار دیا۔ عبداللہ بن سلام نے کہا' اے اللہ کے رسول! یہی وہ بات تھی جس سے میں ڈر رہا تھا۔

۵۸۷۱ - (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَنَا إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ — ، وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا، — وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ — لَفَعَلْنَا. قَالَ: فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ، فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ». وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ: فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہمیں ابوسفیان (کے قافلے) کے آنے کی خبر پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ منورہ والوں سے) مشورہ کیا تو سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں (چارپایوں کو) سمندر میں داخل کرنے کا حکم دیں تو ہم سمندر میں داخل کر دیں گے اور اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم چارپایوں کے پہلوؤں پر مارتے ہوئے "برکِ غماد" (یمن کی آخری بستی) میں پہنچیں تو ہم ایسا ہی کریں گے۔ انس بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بلایا وہ نکلے یہاں تک کہ بدر (مقام) میں اُترے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا' اس جگہ فلاں فلاں شخص ہلاک ہو گا۔ آپ نے نشاندہی کرتے ہوئے زمین پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا کہ یہاں اور یہاں ...... انس نے بیان کیا کہ ان میں سے کوئی شخص بھی اس جگہ سے دور نہیں (مرا) تھا جہاں جہاں آپ نے ہاتھ رکھا تھا (مسلم)

۵۸۷۲ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ: «اللّٰهُمَّ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللّٰهُمَّ إِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ»، فَأَخَذَ أَبُوْبَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ: حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ﴾. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۷۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ بدر کے دن فرمایا' جب کہ آپ خیمے میں تھے' اے اللہ! میں تجھے تیرے عہد اور وعدے کا واسطہ دیتا ہوں' اے اللہ! کیا تو چاہتا ہے کہ آج کے دن کے بعد تیری عبادت نہ ہو۔ (جب آپ نے اس قسم کے زوردار الفاظ فرمائے) تو ابوبکرؓ نے آپ کے ہاتھوں کو پکڑ کر کہا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کی یہی دعا کافی ہے' آپ نے مبالغے کے ساتھ اپنے رب کے حضور دعا کی ہے۔ پھر آپ (اپنے خیمے سے) باہر آئے آپ خوشی سے تیز تیز چل رہے تھے آپ نے زرہ زیب تن کی ہوئی تھی اور آپ اعلان فرما رہے تھے عنقریب کفار کا گروہ شکست سے دوچار ہو گا اور وہ پیٹھ پھیر لیں گے۔ (بخاری)

٥٨٧٣ - (٦) وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: «هٰذَا جِبْرَئِيْلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ، عَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ) بدر کے دن فرمایا' یہ جبرائیلؑ ہیں' انہوں نے اپنے گھوڑے کے سر کو پکڑا ہوا ہے (اور) گھوڑے کے اوپر لڑائی کا ساز و سامان ہے (بخاری)

٥٨٧٤ - (٧) وَعَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِيْ اِثْرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَامَهُ، اِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ، وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُوْلُ: اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ. اِذْ نَظَرَ اِلَى الْمُشْرِكِ اَمَامَهُ خَرَّ مُسْتَلْقِيًا، فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ — اَنْفُهُ وَشُقَّ وَجْهُهُ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ، فَاخْضَرَّ — ذٰلِكَ اَجْمَعُ، فَجَاءَ الْاَنْصَارِيُّ، فَحَدَّثَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «صَدَقْتَ، ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ» فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۷۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (جنگ بدر کے موقع پر) ایک انصاری مسلمان ایک مشرک کے پیچھے تیز بھاگ رہا تھا' اچانک اس نے مشرک کے اوپر لاٹھی لگنے کی آواز سنی اور گھوڑے پر سوار شخص کہہ رہا تھا' اے حیزوم (گھوڑے) آگے بڑھ۔ انصاری مسلمان نے دیکھا کہ مشرک شخص اس کے سامنے چت لیٹا ہوا ہے۔ انصاری مسلمان نے اس کی جانب (غور سے) دیکھا تو اس کا ناک زخمی تھا اور اس کا چہرہ کٹا ہوا تھا گویا کہ لاٹھی کی چوٹ لگی ہوئی ہو اور چوٹ کی جگہ مکمل طور پر سیاہ تھی۔ انصاری آیا اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ واقعہ) بیان کیا' آپؐ نے فرمایا' تو سچ کہتا ہے یہ (فرشتے تھے جو) تیسرے آسمان سے مدد کے لیے آئے تھے۔ اس روز مسلمانوں نے ستر کافروں کو قتل کیا اور ستر کو قیدی بنایا (مسلم)

وضاحت: صحابی کو جو کچھ نظر آیا' اس سے صحابی کی کرامت ثابت ہوتی ہے لیکن صحابہ کرامؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماں بردار تھے اس لیے اس واقعہ کو بھی آپؐ کا معجزہ تصور کیا جائے گا (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۴۷)

٥٨٧٥ - (٨) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ عَنْ يَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَنْ شِمَالِهٖ يَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَيْنِ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ، يُقَاتِلَانِ كَاَشَدِّ الْقِتَالِ، مَا رَاَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ. يَعْنِيْ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۷۵: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے (جنگ) اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں جانب دو شخص دیکھے ان دونوں نے سفید لباس پہنا ہوا تھا' وہ زبردست لڑائی کر رہے تھے میں نے ان دونوں کو نہ کبھی پہلے اور نہ ہی کبھی بعد میں دیکھا اور وہ جبرائیلؑ اور میکائیلؑ فرشتے تھے۔ (بخاری' مسلم)

۵۸۷۶ ـ (۹) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ رَهْطًا إِلٰى أَبِيْ رَافِعٍ —، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ: فَوَضَعْتُ السَّيْفَ فِيْ بَطْنِهِ، حَتّٰى أَخَذَ فِيْ ظَهْرِهِ، فَعَرَفْتُ أَنِّيْ قَتَلْتُهُ، فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ، حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى دَرَجَةٍ، فَوَضَعْتُ رِجْلِيْ فَوَقَعْتُ، فِيْ لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ، فَانْكَسَرَتْ سَاقِيْ، فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ، فَانْطَلَقْتُ إِلٰى أَصْحَابِيْ، فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: «اُبْسُطْ رِجْلَكَ». فَبَسَطْتُ رِجْلِيْ فَمَسَحَهَا، فَكَأَنَّمَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۷۶: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چند صحابہ کرام کو ابو رافع (یہودی) کے قتل کے لیے بھیجا چنانچہ عبداللہ بن عتیک رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے' ابو رافع اس وقت سویا ہوا تھا۔ عبداللہ بن عتیک نے اسے قتل کر دیا۔ عبداللہ بن عتیک کہتے ہیں کہ میں نے اس کے پیٹ میں تلوار گھونپ دی یہاں تک کہ اس کی کمر کے پار ہو گئی' مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے پھر میں نے دروازے کھولنے شروع کیے یہاں تک کہ میں سیڑھی کے قریب پہنچ گیا' میں نے (بے دھیانی میں) اپنا پاؤں رکھا تو میں چاندنی رات میں سیڑھی سے گر پڑا جس سے میری پنڈلی (کی ہڈی) ٹوٹ گئی' میں نے اس کو (اپنی) پگڑی کے ساتھ مضبوط باندھا اور میں اپنے رفقاء کی جانب چلا جو قلعے کے پیچھے کھڑے تھے پھر میں اپنے رفقاء کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا' میں نے آپ سے تمام واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا' اپنا پاؤں پھیلاؤ۔ میں نے اپنا پاؤں پھیلایا تو آپ نے اس پر ہاتھ پھیرا یوں محسوس ہوا کہ جیسے میری پنڈلی میں کبھی تکلیف ہوئی ہی نہ تھی (بخاری)

۵۸۷۷ ـ (۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ، فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ — شَدِيْدَةٌ، فَجَاؤُوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوْا: هٰذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ. فَقَالَ: «أَنَا نَازِلٌ». ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ. وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا —، فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الْمِعْوَلَ، فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيْبًا أَهْيَلَ —، فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِيْ فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ خَمَصًا — شَدِيْدًا، فَأَخْرَجَتْ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ، وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ — فَذَبَحْتُهَا، وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ، حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ —، ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَارَرْتُهُ —، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا، وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ، فَصَاحَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ! إِنَّ جَابِرًا صَنَعَ سُوْرًا — فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ». فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى أَجِيْءَ». وَجَاءَ، فَأَخْرَجْتُ لَهُ عَجِيْنًا. فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ، ثُمَّ عَمَدَ إِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ، ثُمَّ قَالَ: «ادْعِيْ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ، وَاقْدَحِيْ — مِنْ بُرْمَتِكُمْ، وَلَا تُنْزِلُوْهَا» وَهُمْ أَلْفٌ، فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ

لَا كُلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا، وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ ـــ ، وَاِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم (صحابہ کرامؓ) جنگِ خندق کے موقعہ پر کھدائی کر رہے تھے کہ ایک مضبوط چٹان سے واسطہ پڑا۔ صحابہ کرامؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا کہ مضبوط چٹان سامنے آگئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' میں اترتا ہوں۔ آپؐ کھڑے ہوئے اور آپؐ کے پیٹ مبارک پر (بھوک کی شدت کی وجہ سے) ایک پتھر بندھا ہوا تھا۔ ہم نے تین روز سے کچھ کھایا پیا نہ تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال پکڑی اور اسے مارا تو چٹان ایسی ریت کی مانند ہو گئی جو آسانی سے گرتی ہے۔ (جابرؓ کہتے ہیں) چنانچہ میں اپنی بیوی کے پاس گیا' میں نے (اس سے) دریافت کیا کہ تیرے پاس کچھ ہے؟ اس لئے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپؐ شدید بھوک سے دوچار ہیں۔ اس نے ایک تھیلا نکالا جس میں ایک صاع (کے بقدر) جو تھے اور ہمارے پاس ایک چھوٹا سا فربہ مینڈھا بھی تھا میں نے اسے ذبح کیا اور (میری) بیوی نے جو پیس لئے۔ ہم نے گوشت کو پتھر کی ہنڈیا میں ڈالا اس کے بعد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپؐ سے پوشیدہ بات کی۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم نے اپنے فربہ مینڈھے کو ذبح کیا ہے اور (میری) بیوی نے جو کے ایک صاع کا آٹا بنایا ہے۔ آپؐ اور آپؐ کے ساتھ چند رفقاء تشریف لائیں۔ (یہ بات سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز کے ساتھ فرمایا' خندق کھودنے والو! بلاشبہ جابرؓ نے (آپ سب کی) ضیافت کی ہے' آپ جلدی سے آئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تک میں نہ آ جاؤں ہنڈیا کو نہ اتارنا اور نہ ہی آٹے کی روٹیاں بنانا۔ آپؐ تشریف لائے تو میں نے آپؐ کی خدمت میں آٹا پیش کر دیا آپؐ نے اس میں (اپنا) لعاب ڈالا اور برکت کی دعا کی بعد ازاں آپؐ ہنڈیا کی جانب آئے آپؐ نے اس میں بھی (اپنا) لعاب ڈالا اور برکت کی دعا کی۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا' روٹی پکانے والی کو بلاؤ کہ وہ تمہارے ساتھ روٹیاں پکائے اور ہنڈیا سے سالن نکالتے رہو اور تم اسے اتارنا مت اور وہ ایک ہزار (افراد) تھے۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ ان سب نے (سیر ہو کر) کھایا' حتیٰ کہ باقی چھوڑا اور واپس چلے گئے اور ہماری ہنڈیا اسی طرح بھری ہوئی تھی جیسے کہ پہلے تھی اور ہمارا آٹا جسے پکایا جا رہا تھا اسی طرح ہی تھا۔'

(بخاری' مسلم)

۵۸۷۸ - (۱۱) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ حِيْنَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُوْلُ: «بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ ـــ! تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۷۸: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمارؓ سے کہا جب وہ خندق کھود رہے تھے۔ آپؐ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمانے لگے' ابن سمیہؓ (عمار) تجھے تکالیف آئیں گی تجھے باغیوں کی ایک جماعت قتل کرے گی (مسلم)

وضاحت: سمیہؓ عمار بن یاسر کی والدہ کا نام ہے۔ انہیں دینِ اسلام کی سب سے پہلی شہیدہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ مشرکینِ مکہ کے ہاتھوں شہید ہوئیں نیز باغیوں کی جماعت سے مراد معاویہؓ کی جماعت ہے۔ عمار بن یاسرؓ جنگِ صفین میں شریک ہوئے اور شہادت پائی۔ آپ کا تعلق علیؓ کے گروہ سے تھا (مرقات جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۱)

۵۸۷۹ - (۱۲) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ حِيْنَ أُجْلِيَ الْأَحْزَابُ عَنْهُ: «اَلْآنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا، نَحْنُ نَسِيْرُ إِلَيْهِمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۷۹: سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (کفار کی) جماعتوں کو مدینہ منورہ سے بھگایا تو آپؐ نے فرمایا' ہم ان سے جنگ کا آغاز کیا کریں گے وہ ہم سے جنگ کا آغاز نہیں کریں گے اور ہم ان کی جانب چڑھائی کریں گے (بخاری)

۵۸۸۰ - (۱۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ أَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ، فَقَالَ: وَقَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ؟ وَاللهِ مَا وَضَعْتُهُ، اُخْرُجْ إِلَيْهِمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَأَيْنَ» فَأَشَارَ إِلَى بَنِيْ قُرَيْظَةَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۸۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خندق سے واپس لوٹے اور آپؐ نے ہتھیار اتارے اور غسل (کا ارادہ) فرمایا تو آپؐ کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور (اس وقت) آپؐ اپنے سر سے غبار دور کر رہے تھے۔ جبرائیلؑ نے کہا' کیا آپؐ نے ہتھیار اتار دیے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں نے ہتھیار نہیں اتارے بلکہ میں ان کی جانب جا رہا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' کن کی طرف؟ جبرائیلؑ نے بنو قریظہ کی جانب اشارہ کیا (جبرائیلؑ کے اشارے پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی جانب روانہ ہوئے (بخاری' مسلم)

۵۸۸۱ - (۱۴) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِيْ زُقَاقِ بَنِيْ غَنْمٍ مَوْكِبَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ سَارَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى بَنِيْ قُرَيْظَةَ.

۵۸۸۱: اور بخاری کی ایک روایت میں ہے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا گویا کہ میں غبار دیکھ رہا ہوں جو بنو غنم کی گلیوں میں بلند تھی' وہ غبار جبرائیلؑ کے (فوجی) دستے کی تھی' جب رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم بنو قریظہ کی جانب روانہ ہوئے۔

۵۸۸۲ - (۱۵) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ، قَالُوْا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَنَشْرَبُ إِلَّا مَا فِيْ رَكْوَتِكَ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُوْرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ، قَالَ: فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا. قِيْلَ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ

اَلْفَ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۸۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں نے پیاس کی شدت کو محسوس کیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے وضو کا برتن تھا آپ نے اس سے وضو کیا بعد ازاں صحابہ کرامؓ آپؐ کی جانب آئے انہوں نے بتایا کہ ہمارے پاس (اتنا بھی) پانی نہیں ہے کہ ہم وضو کریں اور پی سکیں صرف وہی ہے جو آپؐ کے برتن میں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ برتن میں رکھا تو آپؐ کی انگلیوں سے پانی چشمے کی مانند جوش مارنے لگا۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے پانی پیا اور اس سے وضو کیا۔ جابرؓ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم پندرہ سو تھے لیکن اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو پانی ہمیں کافی ہوتا (بخاری، مسلم)

۵۸۸۳ - (۱٦) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، - وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ - فَنَزَحْنَاهَا، فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَتَاهَا، فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا، ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ مَضْمَضَ، وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا، ثُمَّ قَالَ: «دَعُوهَا سَاعَةً»، فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۸۳: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چودہ سو آدمی حدیبیہ کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے اور ہم نے حدیبیہ کنوئیں سے پانی نکال لیا' ہم نے اس میں ایک قطرہ (پانی) بھی نہ چھوڑا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تو آپؐ کنوئیں کے قریب آئے' اس کے کنارے پر تشریف فرما ہوئے پھر آپؐ نے پانی کا برتن طلب کیا آپؐ نے وضو کیا' پھر کلی کی اور دعا کی پھر اس کنوئیں میں کلی والا پانی ڈالا۔ پھر آپؐ نے فرمایا' کچھ وقت پانی کو اپنی حالت پر رہنے دو اس کے بعد انہوں نے خود کو اور سواریوں کو بھی خوب سیراب کیا پھر (وہاں سے) چل دیے (بخاری)

۵۸۸٤ - (۱۷) وَعَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ، فَنَزَلَ، فَدَعَا فُلَانًا - كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ - وَدَعَا عَلِيًّا، فَقَالَ: «اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ». فَانْطَلَقَا، فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ - أَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ. فَجَاءَا بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا، وَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ، فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ، وَنُودِيَ فِي النَّاسِ: اسْقُوا، فَاسْتَقَوْا قَالَ: فَشَرِبْنَا عِطَاشٌ أَرْبَعِينَ رَجُلًا، حَتَّى رَوِينَا، فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ، وَايْمُ اللهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْأَةً - مِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۸٤: عوف' ابورجاء سے وہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بتایا کہ ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' لوگوں نے آپؐ سے بہت زیادہ پیاس کی شکایت کی۔ آپؐ اترے'

آپؐ نے ایک (معروف) شخص کو بلایا۔ ابو رجاء نے اس کا نام لیا ہے (البتہ) عوف بھول گئے نیز آپؐ نے علیؓ کو بھی بلایا اور فرمایا' آپ دونوں جائیں اور پانی تلاش کریں۔ چنانچہ وہ دونوں گئے وہ ایک عورت سے ملے جو پانی کے دو مشکیزوں کے درمیان (سوار) تھی۔ دونوں صحابیؓ اس عورت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ اس کو اس کے اونٹ سے اتارا اور آپؐ نے ایک برتن طلب کیا آپؐ نے اس برتن میں دونوں مشکیزوں کا پانی گرایا اور لوگوں میں منادی کی گئی کہ ضرورت کے مطابق پانی لے لو۔ چنانچہ لوگوں نے پانی لیا۔ راوی نے بیان کیا کہ ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے پانی پیا یہاں تک کہ ہم سیراب ہو گئے' ہم نے اپنے مشکیزے اور ڈول بھر لئے اور اللہ کی قسم! لوگ اس برتن سے پانی لے کر واپس لوٹے اور ہمیں محسوس ہو رہا تھا کہ مشکیزہ پہلے سے کہیں زیادہ بھرا ہوا ہے (بخاری' مسلم)

۵۸۸۵ ۔(۱۸) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفْيَحَ – فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِي حَاجَتَهُ، فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ، وَإِذَا شَجَرَتَيْنِ بِشَاطِىءِ الْوَادِيْ، فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ: «اِنْقَادِيْ عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ». فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ – الَّذِيْ يُصَانِعُ قَائِدَهُ، حَتّٰى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرٰى فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا، فَقَالَ: «اِنْقَادِيْ عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ». فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذٰلِكَ، حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ – مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ: «اِلْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ». فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِيْ، فَحَانَتْ مِنِّيْ لَفْتَةٌ، فَإِذَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُقْبِلًا، وَإِذَا الشَّجَرَتَيْنِ قَدِ افْتَرَقَتَا، فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۸۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں چلے یہاں تک کہ ہم ایک وسیع وادی میں اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاءِ حاجت کے لئے چلے گئے۔ آپؐ نے پردہ کی کسی چیز کو نہ پایا البتہ وادی کے کنارے پر دو درخت تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک کی جانب گئے آپؐ نے اس کی ایک شاخ کو پکڑا اور کہا تو اللہ کے حکم کے ساتھ مجھ پر پردہ کر۔ وہ آپؐ کے حکم کی اس طرح تابعدار ہوئی جیسا کہ وہ اونٹ جس کے ناک میں نکیل ہو (تابعدار ہوتا ہے) وہ اس شخص کی اطاعت کرتا ہے جو اس کا قائد ہوتا ہے۔ پھر آپؐ دوسرے درخت کے پاس گئے' آپؐ نے اس کی ایک شاخ کو پکڑا اور کہا کہ اللہ کے حکم کے ساتھ میری اطاعت کر۔ دوسری شاخ کی طرح اس نے بھی آپؐ کی اطاعت کی اور جب آپؐ ان کے درمیان ہوئے تو آپؐ نے فرمایا' اللہ کے حکم کے ساتھ میرے قریب ہو جاؤ وہ دونوں آپؐ کے قریب ہو گئیں۔ (جابرؓ کہتے ہیں کہ) میں بیٹھا اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا اچانک میرا دھیان (آپؐ کی جانب) ہوا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں اور دونوں درخت الگ الگ ہو گئے ہیں' ہر درخت اپنے تنے پر کھڑا ہے (مسلم)

۵۸۸۶ ـ (۱۹) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِيْ سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ! مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ؟ قَالَ: ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِيْ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ: أُصِيْبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۸۶: یزید بن ابی عُبیدؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سَلَمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی میں تلوار (کے زخم) کا نشان دیکھا۔ میں نے دریافت کیا' اے ابو مسلم! یہ کیسا نشان ہے؟ انہوں نے بتایا کہ (جنگ) خیبر کے دن مجھے تلوار کا یہ زخم لگا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ سلمہؓ فوت ہو گیا ہے۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپؐ نے اس زخم میں تین بار (دم کر کے) تھوک پھینکا اس کے بعد سے آج تک مجھے تکلیف کا احساس نہیں ہوا (بخاری)

۵۸۸۷ ـ (۲۰) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَعَى النَّبِيُّ ﷺ زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ. فَقَالَ: «أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ — فَأُصِيْبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ — فَأُصِيْبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ — فَأُصِيْبَ ـ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ ـ حَتّٰى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ ـ يَعْنِيْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ ـ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہؓ' جعفر بن ابی طالبؓ اور ابنِ رواحہؓ کی وفات سے پہلے لوگوں کو ان کے فوت ہونے کی خبر دی۔ آپؐ نے فرمایا' زیدؓ بن حارثہ نے جھنڈا اٹھایا اور وہ شہید ہو گیا پھر جعفرؓ نے جھنڈا اٹھا لیا وہ بھی شہید ہو گیا پھر ابنِ رواحہؓ نے جھنڈا اٹھا لیا وہ بھی شہید ہوا (ان تینوں کی شہادت پر) آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے یہاں تک کہ جھنڈے کو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار یعنی خالد بن ولیدؓ نے اٹھا لیا پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں کامیابی کے ساتھ ہمکنار کیا (بخاری)

وضاحت: مذکورہ بالا تینوں کمانڈر جنگِ موتہ میں شہید ہوئے۔ زید بن حارثہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ بولے بیٹے تھے۔ جعفر بن ابی طالب آپؐ کے چچا زاد بھائی تھے۔ شہادت کا رتبہ پانے سے قبل ان کے دونوں ہاتھ کٹ چکے تھے۔ اللہ ربُّ العزّت نے ان کے ہاتھوں کے بدل جنت میں انہیں دو پر عطا کیے' اس لیے انہیں جعفر طیّارؓ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ جنگِ موتہ میں شہید ہونے والے تیسرے کمانڈر عبداللہ بن رواحہؓ تھے (مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۲۹۳)

۵۸۸۸ ـ (۲۱) وَعَنْ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ، وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ، فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْكُضُ — بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ وَأَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَكُفُّهَا إِرَادَةَ أَنْ لَا تُسْرِعَ، وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَيْ عَبَّاسُ! نَادِ

أَصْحَابَ السَّمُرَةِ . فَقَالَ عَبَّاسٌ ـ وَكَانَ رَجُلاً صَيِّتاً ـ فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي : أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ؟ فَقَالَ : وَاللهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلَى أَوْلَادِهَا . فَقَالُوا : يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ : فَاقْتَتَلُوا وَالْكُفَّارَ ، وَالدَّعْوَةُ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ : يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! قَالَ : ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ . فَقَالَ : هٰذَا حِينَ حَمِيَ الْوَطِيسُ . ثُمَّ أَخَذَ حَصَيَاتٍ ، فَرَمَى بِهِنَّ وُجُوهَ الْكُفَّارِ ، ثُمَّ قَالَ : «انْهَزَمُوا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ» فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ . فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيلاً وَأَمْرَهُمْ مُدْبِراً . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۵۸۸۸ : عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ حنین کے روز جب مسلمانوں اور کافروں کے درمیان شدید جنگ ہو رہی تھی تو میں (اتفاق سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' کچھ مسلمان پیٹھ پھیر گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر کو ایڑ لگاتے ہوئے کافروں کی جانب جا رہے تھے جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام کو تھاما ہوا تھا۔ میں اسے اس ارادے سے روک رہا تھا کہ کہیں خچر تیزی کے ساتھ دشمنوں کی جانب نہ پہنچ جائے اور ابوسفیانؓ بن حارث نے (عادتاً) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب کو تھاما ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے عباس! ان صحابہ کرامؓ کو آواز دے جنہوں نے حُدیبیہ کے موقع پر بیری کے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ عباسؓ چونکہ بلند آواز والے تھے' وہ کہتے ہیں کہ میں نے بلند آواز کے ساتھ کہا' حدیبیہ میں بیری کے درخت کے نیچے بیعت کرنے والے صحابہ کرامؓ کہاں ہیں؟ عباسؓ کہتے ہیں' اللہ کی قسم! جب انہوں نے میری آواز کو سنا تو وہ یوں پھرے جیسا کہ گائے اپنے بچوں کی جانب آتی ہے۔ انہوں نے کہا' ہم حاضر ہیں' ہم حاضر ہیں۔ عباسؓ کہتے ہیں کہ مسلمان اور کافر آپس میں لڑتے رہے جبکہ انصاریوں کا نعرہ انصار کے حق میں تھا وہ آواز دے رہے تھے' اے انصار کی جماعت! اے انصار کی جماعت! بعد ازاں بنو الحارث بن خزرج کو پکارنا مخصوص تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر اسے تیز چلاتے ہوئے لڑائی کا ملاحظہ فرما رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' اس وقت لڑائی بہت زور شور سے ہو رہی ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے چند کنکریاں اٹھائیں اور (یہ کہتے ہوئے کہ دشمنوں کے چہرے جھلس جائیں) انہیں کفّار کی جانب پھینکا۔ اس کے بعد آپؐ نے (خبر دیتے ہوئے) فرمایا' محمد کے رب کی قسم! وہ شکست کھا گئے ہیں۔ (عباسؓ کہتے ہیں) اللہ کی قسم! میں نے مشاہدہ کیا کہ ابھی آپؐ نے ان کی جانب کنکریاں پھینکی ہی تھیں کہ ان کی قوت کمزور ہونا شروع ہو گئی اور ان کی حالت شکستگی سے دوچار تھی (مسلم)

۵۸۸۹ ـ (۲۲) وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ : يَا أَبَا عُمَارَةَ! فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ : لَا وَاللهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلٰكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيرُ سِلَاحٍ ، فَلَقُوا قَوْماً رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ ، فَرَشَقُوهُمْ رَشْقاً مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ ، فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ

الْحَارِثِ يَقُودُهُ، فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ، وَقَالَ: «أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ» ثُمَّ صَفَّهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَلِلْبُخَارِيِّ مَعْنَاهُ.

۵۸۸۹: ابو اسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے براءؓ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا" اے ابو عمارہؓ! کیا تم جنگِ حنین سے بھاگ گئے تھے؟ براءؓ نے کہا' نہیں اللہ کی قسم! رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالکل پھرے نہیں تھے البتہ آپؐ کے چند نوجوان صحابہ جو زیادہ ہتھیاروں سے لیس نہ تھے' ان کی ملاقات ایسے لوگوں سے ہوئی جو تیر انداز تھے ان کا کوئی تیر (زمین پر) نہیں گرتا تھا انہوں نے ان (نوجوان صحابہ) پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی' کوئی تیر نشانے سے خطا نہیں جاتا تھا چنانچہ وہ نوجوان صحابہ اس وقت رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب آئے جبکہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور ابوسفیانؓ بن حرب آپؐ کے خچر کو (آگے سے) کھینچ رہے تھے۔ آپؐ خچر سے اترے' فتح کی دعا کی اور فرمایا' میں (اللہ کا) پیغمبر ہوں (اس میں) جھوٹ نہیں ہے' میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ اس کے بعد آپؐ نے ان کی صف بندی کی (مسلم) اور بخاری میں اس حدیث کا مفہوم ہے۔

۵۸۹۰ - (۲۳) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا، قَالَ الْبَرَاءُ: كُنَّا وَاللهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِهِ، وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِي يُحَاذِيهِ، يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

۵۸۹۰: نیز بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ براءؓ نے بیان کیا' اللہ کی قسم! جب لڑائی زوروں پر ہوتی تو ہم آپؐ کی ذات (کی اوٹ) کے ساتھ بچاؤ کرتے تھے اور بلاشبہ ہم میں بہادر شخص وہ ہوتا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر رہتا تھا (مسلم)

۵۸۹۱ - (۲٤) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حُنَيْنًا، فَوَلَّى صَحَابَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا غَشُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ - نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ، ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوهَهُمْ، فَقَالَ: «شَاهَتِ الْوُجُوهُ»، فَمَا خَلَقَ اللهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ، فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ فَهَزَمَهُمُ اللهُ، وَقَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۹۱: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگِ حنین لڑی تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرامؓ پیٹھ پھیر گئے۔ جب کفار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچے تو آپؐ خچر سے اترے' پھر آپؐ نے زمین سے مٹھی بھر مٹی لی اور اسے ان کے چہروں پر پھینکتے ہوئے بددعا کی کہ ان کے چہرے جھلس جائیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ہر انسان کی آنکھوں کو اس مٹھی بھر مٹی سے بھر دیا چنانچہ وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے' اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی اور رسولُ اللہ صلی اللہ

یہ وسلم نے ان کی غنیمتوں کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا (مسلم)

۵۸۹۲ ـ (۲۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَيْبَرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ — مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ: «هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ» فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ، قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ، وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ الَّذِي تُحَدِّثُ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ؟ فَقَالَ: «أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ» فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ، فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحِ، فَأَهْوٰى بِيَدِهِ إِلٰى كِنَانَتِهِ، فَانْتَزَعَ مِنْهَا سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا، فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ، قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَقَتَلَ نَفْسَهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، يَا بِلَالُ! قُمْ فَأَذِّنْ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگِ خیبر میں تھے' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے بارے میں جو آپؐ کے ساتھ تھا (اور) اسلام کا دعویٰ کرتا تھا فرمایا کہ یہ شخص جہنمی ہے۔ جب لڑائی شروع ہوئی تو اس شخص نے زبردست لڑائی کی اور اسے بہت زخم پہنچے۔ چنانچہ ایک شخص آیا' اس نے (تعجب کے ساتھ) عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ اس شخص کے بارے میں خبر دے رہے تھے کہ وہ جہنمی ہے۔ اس نے تو اللہ کے راستے میں زبردست لڑائی لڑی ہے' اسے بہت زخم پہنچے ہیں۔ (یہ سن کر) آپؐ نے فرمایا' خبردار! بلاشبہ وہ شخص دوزخی ہے۔ قریب تھا کہ کچھ مسلمان (اس کے بارے میں) شک کرتے لیکن وہ شخص اسی حالت پر تھا کہ اس نے زخموں کا درد (شدت سے) محسوس کیا اور اپنا ہاتھ اپنے ترکش کی طرف جھکایا' اس نے تیر نکالا اور اس کے ساتھ خود کو قتل کر ڈالا۔ چنانچہ کچھ مسلمان دوڑتے ہوئے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی بات کو سچا کر دکھایا ہے۔ فلاں شخص نے اپنے آپ کو ذبح کر کے خودکشی کر لی ہے۔ یہ سن کر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا پیغمبر ہوں اور بلاشبہ (بعض اوقات) اللہ تعالیٰ اس دینِ اسلام کو فاجر و فاسق آدمی کے ساتھ بھی تقویت پہنچاتا ہے (بخاری)

۵۸۹۳ ـ (۲۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ — ، حَتّٰى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِي، دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ! أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ — ؟ جَاءَنِي رَجُلَانِ، فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ:

مَطْبُوبٌ ـــ. قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ الْيَهُودِيُّ. قَالَ: فِيْ مَاذَا؟ قَالَ: فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ ـــ وَجُفِّ ـــ طَلْعَةِ ذَكَرٍ، قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ». فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبِئْرِ. فَقَالَ: «هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِيْ أُرِيْتُهَا وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ ـــ، وَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِيْنِ» فَاسْتَخْرَجَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا' یہاں تک کہ آپ کو خیال گزرتا کہ آپؐ نے کام کیا ہے حالانکہ آپؐ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔ چنانچہ ایک دن آپؐ میرے پاس تھے آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی' پھر آپؐ نے فرمایا' اے عائشہ! کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ چیز بتا دی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے میں نے سوال کیا تھا۔ میرے پاس دو آدمی (یعنی دو فرشتے) آئے' ان میں سے ایک میرے سرہانے اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا' اس شخص کو کیا بیماری ہے؟ دوسرے نے کہا' اس پر جادو کیا گیا ہے۔ پہلے نے دریافت کیا' ان پر کس نے جادو کیا ہے؟ اس نے جواب دیا' لبید بن اعصم یہودی نے جادو کیا ہے۔ اس نے دریافت کیا' کس چیز میں؟ اس نے کہا کہ کنگھی اور کنگھی میں بچے ہوئے بالوں اور نر کھجور کی جڑ کے غلاف میں۔ پہلے نے دریافت کیا' وہ کہاں ہے؟ دوسرے نے جواب دیا' وہ ذروان نامی کنوئیں میں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہؓ کو ساتھ لے کر کنوئیں کی جانب گئے۔ آپؐ نے فرمایا' یہی وہ کنواں ہے۔ جسے مجھے دکھایا گیا تھا گویا کہ اس کا پانی مہندی رنگ کا تھا اور اس کی کھجوریں شیطانوں کے سروں کی مانند (خوفناک) تھیں۔ آپؐ نے (اس میں سے) جادو کی چیزوں کو نکالا (بخاری' مسلم)

۵۸۹۴ ـ (۲۷) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ، وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اعْدِلْ. فَقَالَ: «وَيْلَكَ فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟! قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ» فَقَالَ عُمَرُ: إِئْذَنْ لِيْ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ. فَقَالَ: «دَعْهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ ـــ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ـــ، يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ، إِلَى رُصَافِهِ إِلَى نَضِيِّهِ وَهُوَ قِدْحُهُ، إِلَى قُذَذِهِ ـــ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ ـــ، آيَتُهُمْ ـــ رَجُلٌ أَسْوَدُ، إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ، أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ ـــ، وَيَخْرُجُوْنَ عَلَى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ». قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: أَشْهَدُ أَنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ، فَأَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ ـــ فَالْتُمِسَ، فَأُتِيَ بِهِ، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِيْ نَعَتَهُ.

وَفِي رِوَايَةٍ: أَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، نَاتِئُ الْجَبْهَةِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اتَّقِ اللّٰهَ. فَقَالَ: «فَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ إِذَا عَصَيْتُهُ! فَيَأْمَنُنِي اللّٰهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي»، فَسَأَلَ رَجُلٌ قَتْلَهُ، فَمَنَعَهُ، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ: «إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَيَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ، وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ، لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۹۳ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپؐ مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ آپؐ کے پاس ذُوالخُوَیصِرَہ نامی ایک شخص آیا جس کا تعلق قبیلہ بنو تمیم سے تھا۔ اس نے کہا' اے اللہ کے رسول! آپؐ انصاف کریں آپؐ نے (ناراض ہوتے ہوئے) فرمایا' اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو کون انصاف کرے گا؟ تو (مقصد سے) محروم ہو جائے اور خسارے میں چلا جائے اگر میں عدل نہیں کرتا ہوں (اس پر) عمرؓ نے عرض کیا' مجھے اس کی گردن کاٹنے کی اجازت دیں۔ آپؐ نے فرمایا' اسے چھوڑ دے۔ بلاشبہ اس کے کچھ ساتھی ایسے ہوں گے جن کی نماز کے مقابلے میں تم اپنی نماز کو اور ان کے روزوں کے مقابلے میں اپنے روزوں کو معمولی سمجھو گے' وہ قرآنِ پاک کی ہمیشہ تلاوت کرتے رہیں گے (لیکن) قرآنِ پاک ان کے حلق سے نیچے نہیں ہو گا (یعنی وہ تلاوت وغیرہ تو بہت کریں گے لیکن ان کے دل ایمان سے خالی ہوں گے) وہ دین (اسلام) سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسا کہ تیر کمان سے خارج ہوتا ہے (یا تیر کسی حیوان کے جسم سے گزر جاتا ہے اور) تیر کی نوک' اس کے خول اور تیر کی نوک سے اس کے پر تک کو دیکھا جائے تو ان میں سے کسی میں بھی کوئی چیز نظر نہیں آئے گی' تیر گوبر اور خون وغیرہ سے آگے نکل گیا ہو گا۔ ان لوگوں کی علامت یہ ہو گی کہ جیسے ایک سیاہ فام شخص ہو' اس کے دونوں بازوؤں میں سے ایک بازو عورت کے پستان کی مانند یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح حرکت کرتا ہو گا اور وہ بہترین لوگوں کے دور میں خروج کریں گے (علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کی طرف اشارہ ہے) ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے نیز میں یہ گواہی بھی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے لڑائی کی جبکہ میں (بھی) علیؓ کے ساتھ تھا' انہوں نے ایسے شخص کی تلاش کا حکم دیا۔ اسے ڈھونڈ لایا گیا تو میں نے اس شخص میں ان اوصاف کو پایا جو آپؐ نے بیان فرمائی تھیں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ایک ایسا شخص آیا جس کی آنکھیں گہری' پیشانی اونچی' گھنی داڑھی' اُبھرے ہوئے رخسار اور منڈا ہوا سر تھا۔ اس نے کہا' اے محمد! آپ (تقسیم کرنے میں) اللہ سے ڈریں۔ آپؐ نے فرمایا' اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کون کرتا ہو گا؟ تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے زمین والوں کے بارے میں امین گردانتا ہے لیکن تم مجھے امین نہیں سمجھتے ہو۔ ایک شخص نے اس کو قتل کرنے کی اجازت طلب کی لیکن آپؐ نے اسے روک دیا۔ جب وہ شخص چلا گیا تو آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ اس شخص کی نسل سے کچھ

لوگ ہوں گے جو قرآنِ پاک کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ (یعنی وہ تلاوت وغیرہ تو بہت کریں گے لیکن ان کے دل ایمان سے خالی ہوں گے) وہ اسلام سے اس طرح خارج ہوں گے جیسے تیر کمان سے خارج ہوتا ہے وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں نے ان کو پا لیا تو میں انھیں اس طرح قتل کروں گا جیسے قوم عاد کو تباہ و برباد کیا گیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: کتاب و سنّت کی روشنی میں وہ شخص واجب القتل ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا ہے لیکن اس شخص کو آپ نے قتل کرنے کا حکم نہیں دیا اس لیے کہ اس وقت صرف یہی ایک شخص اس مزاج کا تھا اور جب اس طرح کے نظریات کے لوگ کثرت کے ساتھ ہوئے تو آپ نے ان کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ اسی طرح علیؓ نے اپنے دورِ خلافت میں ایسے نظریات کے حامل لوگوں سے جنگ کی اور انھیں موت کے گھاٹ اتارا (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۲)

٥٨٩٥ - (٢٨) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَدْعُوْ أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ، فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا، فَأَسْمَعَتْنِي فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا أَكْرَهُ، فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ». فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى الْبَابِ فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ، فَسَمِعَتْ أُمِّي خَشْفَ قَدَمَيَّ، فَقَالَتْ: مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ، فَاغْتَسَلَتْ فَلَبِسَتْ دِرْعَهَا، وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا، فَفَتَحَتِ الْبَابَ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَقَالَ خَيْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٥٨٩٥: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ مشرکہ تھیں اور میں انھیں اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا۔ (ایک روز) میں نے انھیں دعوت دی تو انھوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسے کلمات کہے جنھیں میں ناپسند جانتا تھا۔ میں روتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ وہ ابوہریرہ کی والدہ کو ہدایت فرمائے۔ آپؐ نے دُعا کی، اے اللہ! ابوہریرہ کی والدہ کو ہدایت فرما۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دُعا فرمانے کے سبب میں خوشی خوشی (وہاں سے) نکلا جب میں دروازے پر پہنچا تو دروازہ بند تھا چنانچہ جب میری والدہ نے میرے پاؤں کی آہٹ سنی تو انھوں نے کہا، اے ابوہریرہ! رکے رہو اور میں نے پانی کی حرکت کی آواز کو سنا، انھوں نے غسل کیا، اپنا لباس زیب تن کیا اور جلدی میں اپنا دوپٹہ لینا بھول گئیں۔ پھر دروازہ کھولا اور کہا، ابوہریرہ! میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتی ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ چنانچہ میں خوشی سے روتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے الحمدللہ کے کلمات کہے اور فرمایا، بہتر ہوا ہے (مسلم)

۵۸۹۶ - (۲۹) وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ تَقُولُونَ: أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ، وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ، وَكُنْتُ امْرَءًا مِسْكِينًا أَلْزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا: «لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتّٰى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هٰذِهِ ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلٰى صَدْرِهِ فَيَنْسٰى مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا». فَبَسَطْتُ نَمِرَةً، لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتّٰى قَضَى النَّبِيُّ ﷺ مَقَالَتَهُ، ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلٰى صَدْرِي، فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتِهِ ذٰلِكَ إِلٰى يَوْمِي هٰذَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ کو مخاطب کرتے ہوئے) کہتے ہیں کہ ابوہریرہؓ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کثرت کے ساتھ احادیث بیان کرتا ہے۔ اللہ کے ہاں ہماری ملاقات ہو گی (وہاں جھوٹ اور سچ کا پتہ چل جائے گا) حقیقت یہ ہے کہ میرے مہاجرین بھائی بازار میں کاروبار میں مشغول رہتے تھے اور میرے انصار بھائی اپنے کھیتوں میں کام کرتے تھے اور میں مسکین شخص تھا' کسی طرح سے پیٹ بھر لیتا (لیکن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ہی رہتا۔ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے جو شخص بھی اپنا کپڑا میری باتوں کے ختم ہونے تک بچھائے رکھے گا' اس کے بعد وہ کپڑے کو اپنے سینے کے ساتھ لگائے تو اسے کبھی بھی میری باتیں نہیں بھولیں گی۔ (ابوہریرہؓ کہتے ہیں) چنانچہ میں نے معمولی چادر بچھائی' میرے پاس اس کے علاوہ میرے جسم پر اور کوئی کپڑا نہ تھا۔ آپؐ نے اپنی باتیں ختم کیں تو میں نے چادر کو سینے کے ساتھ لگایا۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے مجھے آج دن تک آپؐ کی باتیں نہیں بھولیں (بخاری' مسلم)

۵۸۹۷ - (۳۰) وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟». فَقُلْتُ: بَلٰى، وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلٰى صَدْرِي حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ يَدِهِ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا». قَالَ: فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِي بَعْدُ، فَانْطَلَقَ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ فَارِسًا مِنْ أَحْمَسَ، فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۹۷: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا' کیا تو مجھے بت کدوں سے آرام نہیں دے سکتا؟ میں نے جواب دیا' ضرور! اور میں گھوڑ سواری میں پکا نہ تھا۔ میں نے آپؐ کی خدمت میں اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا یہاں تک کہ میں نے آپؐ کے ہاتھ کے نشان کو اپنے سینے پر پایا۔ آپؐ نے دعا کی' اے اللہ! اس کو استقامت عطا کر اور اسے ہدایت دینے والا (اور) ہدایت یافتہ بنا۔ جریرؓ نے بیان کیا کہ اس کے بعد میں کبھی گھوڑے سے نہیں گرا

چنانچہ آپؐ جریرؓ کے گروہ کے ڈیڑھ سو سواروں کو ساتھ لے کر چلے۔ آپؐ نے بُت کدے کو آگ کے ساتھ جلایا اور اسے توڑ پھوڑ دیا (بخاری، مسلم)

۵۸۹۸ ـ (۳۱) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ، وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَقْبَلُهُ». فَأَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوذًا ـــ فَقَالَ: مَا شَأْنُ هٰذَا؟ فَقَالُوا: دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۹۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کتابت کے فرائض انجام دیا کرتا تھا' وہ اسلام سے مرتد ہو گیا اور مشرکین کے ساتھ مل گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اس شخص کو زمین قبول نہیں کرے گی۔ (انسؓ کہتے ہیں) ابو طلحہؓ نے مجھے بتایا کہ وہ اس علاقے میں آیا جس میں وہ شخص فوت ہوا تھا' انہوں نے اس کو زمین پر گرا ہوا پایا۔ انہوں نے دریافت کیا' اسے کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اس کو کئی بار دفنایا ہے لیکن زمین اسے قبول نہیں کر رہی (بخاری، مسلم)

۵۸۹۹ ـ (۳۲) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ ـــ، فَسَمِعَ صَوْتًا، فَقَالَ: «يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۹۹: ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جبکہ سورج غروب ہو چکا تھا۔ آپؐ نے (چیخنے چلانے کی) آواز سنی تو فرمایا' یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے (بخاری، مسلم)

۵۹۰۰ ـ (۳۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ سَفَرٍ، فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ تَكَادُ أَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ ـــ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ». فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَإِذَا عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْ مَاتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۰۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس آئے جب آپؐ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو زبردست آندھی چلی قریب تھا کہ وہ سوار انسان کو چھپا دے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آندھی کسی منافق آدمی کی وفات پر چلی ہے۔ جب آپؐ مدینہ منورہ پہنچے تو وہاں ایک بہت بڑا منافق فوت ہوا تھا (مسلم)

۵۹۰۱ ـ (۳۴) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى قَدِمْنَا عُسْفَانَ ـــ، فَأَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ، فَقَالَ النَّاسُ: مَا نَحْنُ هٰهُنَا فِي شَيْءٍ، وَإِنَّ عِيَالَنَا

تَخَلَّفُوا – مَا نَأمَنُ عَلَيْهِمْ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مَا فِي الْمَدِيْنَةِ شِعْبٌ – وَلَا نَقْبٌ – إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتّٰى تَقْدَمُوْا إِلَيْهَا» ثُمَّ قَالَ: «ارْتَحِلُوْا» فَارْتَحَلْنَا وَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَوَالَّذِيْ يُحْلَفُ بِهِ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِيْنَ دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ حَتّٰى أَغَارَ عَلَيْنَا بَنُوْ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمَا يُهَيِّجُهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ شَيْءٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۰۱: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے یہاں تک کہ ہم عُسفان جگہ میں پہنچے' آپ وہاں چند راتیں مقیم رہے (بعض) منافق لوگوں نے کہا کہ ہمیں یہاں کچھ کام نہیں ہے' ہمارے اہل و عیال ہم سے دور ہیں اور ہم ان کے بارے میں خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی۔ آپ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مدینہ منورہ میں کوئی ایسی گھاٹی یا داخلی راستہ نہیں ہے جس پر دو فرشتے پہرہ نہ دے رہے ہوں' یہ تمہاری واپسی تک مدینہ منورہ کی حفاظت کریں گے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا' کوچ کرو (آپ کے حکم پر) ہم نے کوچ کیا اور ہم مدینہ منورہ پہنچے (ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں) اس ذات کی قسم! جس کے ساتھ قسم کھائی جاتی ہے' جب ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو ابھی ہم نے اپنے سامان کو اتارا بھی نہ تھا کہ ہم پر بنو عبداللہ بن غطفان حملہ آور ہو گئے اور اس سے پہلے ان میں اتنی اشتعال انگیزی نہ تھی (مسلم)

۵۹۰۲ – (۳۵) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَبَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! هَلَكَ الْمَالُ، وَجَاعَ الْعِيَالُ، فَادْعُ اللهَ لَنَا. فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً –، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهِ، فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ، وَمِنَ الْغَدِ، وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى، وَقَامَ ذٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ – أَوْ غَيْرُهُ – فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ، وَغَرِقَ الْمَالُ، فَادْعُ اللهَ لَنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا». فَمَا يُشِيْرُ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ –، وَسَالَ الْوَادِيْ قَنَاةُ شَهْرًا، وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ – وَبُطُوْنِ الْأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ». قَالَ: فَأَقْلَعَتْ، وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ ارشاد فرما رہے تھے' ایک بدوی کھڑا ہوا اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مال مویشی ہلاک ہو گئے ہیں اور اہل و عیال بھوک سے دوچار ہیں۔ آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ

سے دعا فرمائیں۔ آپؐ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور ہمیں آسمان میں کوئی بادل نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آپؐ نے ابھی اپنے ہاتھ نیچے نہیں کیئے تھے کہ پہاڑوں کی مانند بادل اُمڈ آئے' آپؐ ابھی منبر سے نیچے نہ اترے تھے' میں نے دیکھا کہ بارش آپؐ کی داڑھی مبارک پر گر رہی ہے۔ چنانچہ اس روز' اگلے دن اور اس سے اگلے دن بلکہ دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر وہی دیہاتی یا کوئی اور کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مکانات گر گئے ہیں اور مال مویشی ڈوب گئے ہیں آپؐ ہمارے حق میں اللہ تعالٰی سے دُعا کریں۔ چنانچہ آپؐ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی "اے اللہ! ہمارے اردگرد (بارش) ہو اور ہم پر نہ ہو" آپؐ کسی جانب اشارہ نہیں کر رہے تھے مگر بادل کھل رہا تھا اور مدینہ منورہ حوض کی مانند ہو گیا اور "قناۃ" وادی ایک ماہ تک بہتی رہی اور ہر جانب سے آنے والا شخص بارش کی ہی خبر دیتا تھا۔

اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' اے اللہ ہمارے اردگرد (بارش) ہو اور ہم پر نہ ہو' اے اللہ! ٹیلوں' پہاڑیوں' وادیوں اور جہاں جہاں درخت اگتے ہیں (بارش فرما)" انسؓ بیان کرتے ہیں کہ بادل چھٹ گئے اور ہم نکلے تو دھوپ میں چل رہے تھے (بخاری' مسلم)

۵۹۰۳ - (۳۶) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ اسْتَنَدَ إِلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ، صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ، قَالَ: «بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۰۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تو کھجور کے اس تنے کے ساتھ ٹیک لگاتے تھے جو مسجد نبوی کا ایک ستون تھا۔ جب آپؐ کے لیے منبر بنایا گیا اور آپؐ اس پر تشریف فرما ہوئے تو کھجور کا وہ تنا بلبلانے لگا جس کے قریب (کھڑے ہو کر) آپؐ خطبہ ارشاد فرماتے تھے' قریب تھا کہ اس کے ٹکڑے ہو جاتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (منبر سے) اُترے (اس کی جانب چلے) آپؐ نے اسے پکڑا اور اپنے ساتھ ملایا (یعنی اس سے معانقہ کیا) تو وہ تنا اس بچے کی طرح ہچکیاں لے کر رونے لگا جس کو خاموش کرایا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ پرسکون ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ اس سبب سے رو رہا تھا کہ وہ ذکر الٰہی سنا کرتا تھا جس کے سننے سے اب وہ محروم ہو گیا ہے (بخاری)

۵۹۰۴ - (۳۷) **وَعَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِشِمَالِهِ فَقَالَ: «كُلْ بِيَمِينِكَ» قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ. قَالَ: «لَا اسْتَطَعْتَ». مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ، قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۰۴: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ کھانا کھایا۔ آپ نے فرمایا' اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ کھانا کھا۔ اس نے جواب دیا' میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ نے کہا' تجھے طاقت نہ ہو۔ تکبر نے اسے دائیں ہاتھ کے ساتھ کھانا کھانے سے روکا ہے۔ سلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ (پھر) وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ کی جانب نہ اٹھا سکا (مسلم)

۵۹۰۵ ـ (۳۸) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَزِعُوا مَرَّةً، فَرَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ بَطِيئًا وَكَانَ يَقْطِفُ ـ، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: «وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا» . فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يُجَارَى .

وَفِي رِوَايَةٍ: فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۵۹۰۵ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مدینہ منورہ کے مکین (دشمن کے آنے سے) خوفزدہ ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہؓ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو سست رفتار تھا اور اس کا چلنا کمزور تھا جب آپ واپس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا' ہم نے تمہارے اس گھوڑے کو تیز رفتار پایا ہے۔ اس واقعہ کے بعد اس گھوڑے کے ساتھ (دوڑنے میں) کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اس دن کے بعد سے کوئی گھوڑا اس سے آگے نہ بڑھ سکا (بخاری)

۵۹۰۶ ـ (۳۹) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: تُوُفِّيَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَعَرَضْتُ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ، فَأَبَوْا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا، وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ ـ، فَقَالَ لِي: «اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ ـ. فَفَعَلْتُ، ثُمَّ دَعَوْتُهُ، فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَأَنَّهُمْ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ، فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «ادْعُ لِي أَصْحَابَكَ» . فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللهُ عَنْ وَالِدِي أَمَانَتَهُ، وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤَدِّيَ اللهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَلَا أَرْجِعُ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ، فَسَلَّمَ اللهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا، وَحَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ كَأَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۵۹۰۶ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد فوت ہو گئے' ان پر قرض تھا' میں نے قرض خواہوں کو پیشکش کی کہ وہ قرض کے بدلے میں (ہماری تمام) کھجور اٹھا لیں۔ قرض خواہوں نے انکار کیا۔ چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا' آپ کے علم میں ہے کہ میرے والد اُحد کی جنگ میں شہید ہو گئے تھے انہوں نے کافی قرض دینا تھا اور مجھے پسند ہے کہ جب قرض خواہ آپ کو دیکھیں گے (تو کچھ رعایت کریں) آپ نے مجھے فرمایا' تم ہر قسم کی کھجور کا الگ الگ ڈھیر لگاؤ۔ چنانچہ میں نے (اسی طرح) کیا۔ اس کے بعد میں نے آپ کو بلایا۔ جب قرض خواہوں نے آپ کو دیکھا تو گویا کہ وہ اس وقت میرے خلاف غصے میں آ گئے۔ جب آپ نے ان کے رویے کا ملاحظہ کیا تو آپ نے ان میں سے سب سے بڑے ڈھیر کے گرد

تین چکر لگائے۔ بعد ازاں اس پر تشریف فرما ہو گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا' تم قرض داروں کو میرے پاس بلاؤ (وہ آ گئے) تو آپؐ انہیں ماپ ماپ کر دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد (کے سر) سے اس کا قرض اتار دیا۔ میں خوش تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کے قرض کو اتار دے اور (بے شک) میں اپنی بہنوں کے لئے ایک کھجور بھی نہ لے جا سکوں (لیکن) اللہ تعالیٰ نے تمام ڈھیروں کو صحیح سالم رکھا اور میں نے اس ڈھیر کو دیکھا جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے یوں لگتا تھا کہ جیسے اس ڈھیر سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی (بخاری)

۵۹۰۷ - (۴۰) **وَعَنْهُ**، قَالَ: إِنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي عُكَّةٍ - لَهَا سَمْنًا، فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأُدْمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ؟ فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا، فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أُدْمَ بَيْتِهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «عَصَرْتِيهَا؟» . قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: «لَوْ تَرَكْتِيهَا - مَا زَالَ قَائِمًا» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۵۹۰۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُمّ مالکؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب چھوٹا سا مشکیزہ تحفہ بھیجتیں جس میں گھی ہوتا تھا۔ اُمّ مالکؓ کے پاس ان کے بچے آتے اور ان سے سالن کا مطالبہ کرتے' ان کے گھر میں سالن نہ ہوتا تو وہ اس مشکیزے کی جانب متوجہ ہوتیں جس میں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ھدیۃً گھی بھیجتی تھیں۔ چنانچہ وہ اس میں گھی موجود پاتیں' مشکیزہ ہمیشہ ان کے لیے ان کے گھر کا سالن رہا حتیٰ کہ انہوں نے (ایک دن) مشکیزے کو بالکل نچوڑ دیا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا تو نے مشکیزے کو بالکل نچوڑ دیا؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' اگر تو اسے نہ نچوڑتی تو گھی ہمیشہ (اس میں) موجود رہتا (مسلم)

۵۹۰۸ - (۴۱) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي - وَلَاثَتْنِي بِبَعْضِهِ -، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَهَبْتُ بِهِ، فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ -، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟» . قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «بِطَعَامٍ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ: «قُومُوا» . فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ. فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! مَا عِنْدَكِ» فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ -، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ -، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهِ مَا

شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ — ، ثُمَّ قَالَ : «اِئْذَنْ لِعَشَرَةٍ» فَاَذِنَ لَهُمْ ، فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ، ثُمَّ خَرَجُوْا ، ثُمَّ قَالَ : «اِئْذَنْ لِعَشَرَةٍ» فَاَذِنَ لَهُمْ ، فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ، ثُمَّ خَرَجُوْا ، ثُمَّ قَالَ : «اِئْذَنْ لِعَشَرَةٍ» [فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ، ثُمَّ خَرَجُوْا . ثُمَّ قَالَ : «اِئْذَنْ لِعَشَرَةٍ»] — فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا ، وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّهُ قَالَ : «اِئْذَنْ لِعَشَرَةٍ» فَدَخَلُوْا فَقَالَ : «كُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰهَ» فَاَكَلُوْا حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا ، ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَاَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُؤْرًا .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ ، قَالَ : «اَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً» حَتّٰى عَدَّ اَرْبَعِيْنَ ، ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ؟

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ : ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ، ثُمَّ دَعَا فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ — فَقَالَ : «دُوْنَكُمْ هٰذَا» .

۵۹۰۸ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہؓ نے اُمّ سلیمؓ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں نقاہت محسوس کی ہے اور مجھے آپؐ کے بھوکے ہونے کا گمان گزرا ہے' کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ اُمّ سلیمؓ نے اثبات میں جواب دیا۔ چنانچہ اُمّ سلیمؓ نے جو (کے آٹے) کی چند روٹیاں نکالیں اور ان کو اپنے دوپٹے کی ایک طرف باندھ کر زور سے میرے ہاتھ پر رکھا اور دوپٹے کے دوسرے حصے کو میرے سر پر کپڑے کی طرح باندھ دیا' پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھیجا۔ میں روٹیاں لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پایا اور آپؐ کے ساتھ (کچھ) صحابہ کرامؓ بھی تھے۔ میں ان کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا تجھے ابو طلحہؓ نے بھیجا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے دریافت کیا' کھانا دے کر (بھیجا ہے)؟ میں نے عرض کیا' جی ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابہ کرامؓ کو حکم دیا جو آپؐ کے ساتھ تھے کہ اٹھیں چنانچہ آپؐ چلے۔ میں آگے چل رہا تھا یہاں تک کہ میں ابو طلحہؓ کے پاس پہنچا' میں نے انہیں بتایا۔ ابو طلحہؓ نے (اُمّ سلیمؓ کو خبردار کرتے ہوئے) کہا' اُمّ سلیم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کی معیت میں تشریف لے آئے ہیں جبکہ ہمارے پاس انہیں کھلانے کی خاطر کھانا نہیں ہے۔ اُمّ سلیمؓ نے جواب دیا' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ چنانچہ ابو طلحہؓ (تیزی کے ساتھ) نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ ابو طلحہؓ آپؐ کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (آتے ہی) فرمایا' اُمّ سلیم! جو کھانا بھی تیرے پاس ہے پیش کر۔ اُمّ سلیمؓ نے وہ روٹیاں (جو انسؓ کو لپیٹ کر دی تھیں) پیش کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (روٹیوں کے ٹکڑے کرنے کا) حکم دیا۔ چنانچہ روٹیوں کے مختلف ٹکڑے کئے گئے اور ام سلیمؓ نے (گھی والے) مشکیزہ کو نچوڑا اور اس گھی کو بطور سالن پیش کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے میں دعا کی جو اللہ نے چاہا کہ دعا کریں۔ اس کے بعد آپؐ نے (ابو طلحہؓ سے) فرمایا' کہ دس افراد کو (کھانے کے لیے) بلاؤ۔ انہوں نے دس افراد کو بلایا' انہوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا پھر وہ چلے گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا' دس افراد کو اور بلاؤ۔ انہوں نے دس افراد کو اور بلایا' انہوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا پھر وہ چلے گئے۔ پھر فرمایا' دس افراد کو اور بلاؤ۔ انہوں نے دس افراد کو اور بلایا' انہوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا' پھر وہ چلے گئے پھر فرمایا' دس آدمیوں کو اور بلاؤ .... چنانچہ تمام صحابہ کرامؓ نے کھانا کھایا اور سیر ہوئے اور صحابہ کرامؓ کی تعداد ستر یا اسی تھی (بخاری' مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' دس افراد کو بلائیں وہ آ گئے تو آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کا نام لے کر شروع کریں (یعنی بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کریں) وہ کھانے سے فارغ ہوئے حتیٰ کہ اسی افراد نے کھانا کھایا اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والوں نے کھانا کھایا اور کھانا (ابھی) باقی تھا۔

اور بخاری کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' میرے پاس دس افراد کو لائیں یہاں تک کہ آپؐ نے چالیس شمار کر لیے اس کے بعد آپؐ نے کھانا کھایا۔ میں دیکھنے لگا کہ کیا کھانا کچھ کم بھی ہوا ہے؟

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ بعد ازاں آپؐ نے باقی ماندہ کھانے کو اٹھایا اسے جمع کیا' پھر اس میں برکت کی دعا کی تو کھانا اتنی ہی مقدار میں ہو گیا جس قدر پہلے تھا۔ آپؐ نے فرمایا' اسے اٹھا لیں۔

۵۹۰۹ - (۴۲) **وَعَنْهُ**، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ. قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلَاثَمِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زوراء (مقام) میں تھے کہ آپؐ کے پاس ایک برتن لایا گیا آپؐ نے اپنا ہاتھ پانی میں رکھا تو پانی آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے جوش مارنے لگا لوگوں نے اس پانی سے وضو کیا۔ قتادہؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انسؓ سے دریافت کیا کہ آپ کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے بتایا کہ (ہم) تین سو یا اس کے قریب تھے (بخاری' مسلم)

۵۹۱۰ - (۴۳) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً، وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا. كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ: «اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ» فَجَاؤُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ قَالَ: «حَيَّ عَلَى **الطَّهُورِ** الْمُبَارَكِ، وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللهِ» وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۱۰: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم معجزات کو برکت خیال کرتے تھے اور تم انہیں ہلاکت شمار کرتے ہو۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو پانی ختم ہو گیا۔ آپؐ نے

فرمایا تھوڑا سا پانی تلاش کرو۔ صحابہ کرامؓ ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا' آپؐ نے اپنا ہاتھ مبارک برتن میں ڈالا اور فرمایا' پانی کی طرف آؤ جو بہت برکت والا ہے اور برکت اللہ کی جانب سے ہے۔ (عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں) میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہؐ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا تھا اور جب کھانا کھایا جا رہا تھا تو ہم کھانے سے سُبحَانَ اللہ کے کلمات سن رہے تھے (بخاری)

وضاحت: اس حدیث مبارک میں آیات سے مراد معجزات ہیں جیسا کہ حدیث کے متن سے ظاہر ہو رہا ہے کہ آپؐ کی انگلیوں سے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا اور سینکڑوں انسانوں نے وضو کیا (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۷۹)

۵۹۱۱ - (۴۴) **وَعَنْ** أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ، وَتَأْتُونَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا» فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ. قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: فَبَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيرُ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ - فَمَالَ عَنِ الطَّرِيقِ - فَوَضَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ قَالَ: «احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا» فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ، ثُمَّ قَالَ: «ارْكَبُوا» فَرَكِبْنَا. فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ، ثُمَّ دَعَا بِمِيضَأَةٍ - كَانَتْ مَعِي فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوءًا دُونَ وُضُوءٍ. قَالَ: وَبَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ. ثُمَّ قَالَ: «احْفَظْ عَلَيْنَا مِيضَأَتَكَ فَسَيَكُونُ لَهَا نَبَأٌ» ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ، وَرَكِبَ وَرَكِبْنَا مَعَهُ. فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّاسِ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ شَيْءٍ، وَهُمْ يَقُولُونَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلَكْنَا وَعَطِشْنَا. فَقَالَ: «لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ» وَدَعَا بِالْمِيضَأَةِ فَجَعَلَ يَصُبُّ، وَأَبُو قَتَادَةَ يَسْقِيهِمْ، فَلَمْ يَعْدُ أَنْ رَأَى النَّاسُ مَاءً فِي الْمِيضَأَةِ تَكَابُّوا عَلَيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَحْسِنُوا الْمَلَأَ، كُلُّكُمْ سَيَرْوَى» قَالَ: فَفَعَلُوا، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُبُّ وَأَسْقِيهِمْ، حَتَّى مَا بَقِيَ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِي: «اشْرَبْ» فَقُلْتُ: لَا أَشْرَبُ حَتَّى تَشْرَبَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: «إِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ» قَالَ: فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ، قَالَ: فَأَتَى النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّينَ - رِوَاءً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا فِي «صَحِيحِهِ»، وَكَذَا فِي «كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ»، وَ«جَامِعِ الْأُصُولِ». وَزَادَ فِي «الْمَصَابِيحِ» بَعْدَ قَوْلِهِ: «آخِرُهُمْ» لَفْظَةَ: «شُرْبًا».

ترجمہ: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا آپؐ نے فرمایا' تم پہلی رات اور آخری رات چلتے رہو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کل پانی کے پاس پہنچ جاؤ گے۔ پس لوگ چلے کوئی شخص کسی کی جانب دھیان نہیں کر رہا تھا۔ ابوقتادہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے حتیٰ کہ آدھی رات ہو گئی۔ آپؐ (آرام کرنے کے لیے) راستے سے تھوڑا سا ہٹے۔ آپؐ نے اپنا سر تکیے پر رکھا۔

پھر آپؐ نے (صحابہؓ) سے کہا کہ ہمارے لیے ہماری نماز (کے اوقات) کا خیال رکھنا۔ چنانچہ سب سے پہلے بیدار ہونے والے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ سورج آپؐ کی پشت کے پیچھے (نکلنے والا) تھا بعدازاں آپؐ نے فرمایا' سوار ہو جاؤ۔ ہم سوار ہو گئے' ہم چلتے رہے یہاں تک کہ جب سورج بلند ہو گیا تو آپؐ (سواری سے نیچے) اترے۔ بعد ازاں آپؐ نے وضو والا برتن منگوایا جو میرے پاس تھا' اس میں تھوڑا سا پانی تھا آپؐ نے اس سے درمیانہ سا وضو کیا۔ ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ برتن میں تھوڑا سا پانی باقی رہ گیا۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' ہمارے لیے اپنے وضو کے برتن کو سنبھال رکھنا عنقریب اس برتن کو عظمت و شان حاصل ہو گی۔ اس کے بعد بلالؓ نے (صبح کی) نماز کے لیے اذان کہی۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت (سنّت) ادا کیں۔ بعد ازاں آپؐ نے صبح کی نماز کی امامت کرائی۔ آپؐ سواری پر سوار ہوئے اور ہم (بھی) آپؐ کے ساتھ اپنی (سواریوں پر) سوار ہوئے ہم لوگوں کے پاس اس وقت پہنچے جب دن اونچا ہو گیا تھا اور ہر چیز گرم (محسوس ہو رہی) تھی۔ صحابہ کرامؓ کہنے لگے' اے اللہ کے رسول! ہم تو (گرمی کے سبب) تباہ ہو گئے ہیں اور پانی (کے نہ ہونے کی وجہ سے) پیاسے ہو گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' تم ہلاک نہیں ہوئے اور آپؐ نے وضو کا برتن منگوایا آپؐ پانی ڈال رہے تھے اور ابوقتادہؓ انہیں پانی پلا رہے تھے پس (کچھ زیادہ) وقت نہیں گزرا تھا کہ لوگوں نے برتن میں وافر مقدار میں پانی دیکھا تو وہ برتن پر الٹ آئے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اچھے اخلاق (کا ثبوت) پیش کرو' تم سب جلد ہی سیراب ہو جاؤ گے۔ ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ لوگوں نے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کیا چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی گرا رہے تھے اور میں انہیں پلا رہا تھا یہاں تک کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے علاوہ کوئی باقی نہ رہا۔ پھر آپؐ نے پانی ڈالا اور مجھے کہا' پی۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں (اس وقت تک) نہیں پیوں گا جب تک کہ آپؐ نہیں پئیں گے۔ آپؐ نے فرمایا' قوم کو پانی پلانے والا آخر میں پیتا ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ میں نے پانی پیا۔ ابوقتادہؓ نے بیان کیا کہ لوگ پانی کے مقام پر پہنچے تو آرام محسوس کر رہے تھے (اور) سیراب تھے (مسلم)

صحیح مسلم میں حدیث کے الفاظ یہی ہیں' (یہ روایت) اسی طرح حُمیدی اور جامعُ الاُصُول میں ہے اور مصابیح میں "اٰخِرُھُمْ" کے بعد "شُرْبًا" کا لفظ ہے۔ جس کا معنی ہے کہ آپؐ نے سب سے آخر میں پانی پیا۔

۵۹۱۲ - (۴۵) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا کَانَ یَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ. فَقَالَ عُمَرُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُدْعُھُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِھِمْ، ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَھُمْ عَلَیْھَا بِالْبَرَکَةِ. فَقَالَ: «نَعَمْ». فَدَعَا بِنِطْعٍ، فَبُسِطَ، ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِھِمْ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ بِکَفِّ ذُرَةٍ، وَیَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِکَفِّ تَمْرٍ، وَیَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِکِسْرَةٍ، حَتّٰی اجْتَمَعَ عَلَی النِّطْعِ شَیْءٌ یَسِیْرٌ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْبَرَکَةِ، ثُمَّ قَالَ: «خُذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِکُمْ» فَاَخَذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِھِمْ حَتّٰی مَا تَرَکُوْا فِی الْعَسْکَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَؤُوْهُ قَالَ: فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا، وَفَضِلَتْ فَضْلَةٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، لَا یَلْقَی اللّٰهَ بِھِمَا عَبْدٌ غَیْرَ شَاكٍّ

يُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۲ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ تبوک کا دن تھا' لوگ بھوک سے دوچار ہوئے تو عمر نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ لوگوں سے ان کے زائد زادِ راہ طلب کریں پھر ان پر ان کے لئے برکت کی دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا' درست ہے۔ چنانچہ آپ نے چمڑے کا دستر خوان طلب کیا' اسے بچھایا گیا پھر آپ نے ان کے زادِ راہ سے زائد (کھانے کی) چیزیں منگوائیں چنانچہ ایک شخص مٹھی بھر چینی لایا ایک اور شخص مٹھی بھر کھجور لایا اور اسی طرح ایک شخص روٹی کا ٹکڑا لایا یہاں تک کہ دستر خوان پر معمولی کھانا پہنچا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا (دستر خوان سے جس قدر چاہو) اپنے برتنوں میں ڈال لو۔ لوگوں نے اپنے برتنوں میں ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ لشکر والوں میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے برتنوں کو بھر لیا۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ سب نے کھانا کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور کچھ کھانا بچ بھی گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں جو شخص بھی بغیر شک و شبہ کے ان دو چیزوں کے اقرار کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو وہ جنت سے نہیں روکا جائے گا (مسلم)

۵۹۱۳ - (۴۶) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ، فَعَمِدَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ، فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ. فَقَالَتْ: يَا أَنَسُ! اذْهَبْ بِهٰذَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْ: بَعَثَتْ بِهٰذَا إِلَيْكَ أُمِّي، وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ، وَتَقُولُ: إِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللهِ! فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ، فَقَالَ: «ضَعْهُ» ثُمَّ قَالَ: «اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا» رِجَالًا سَمَّاهُمْ «وَادْعُ مَنْ لَقِيتَ» فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ، فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ. قِيلَ لِأَنَسٍ: عَدَدُكُمْ كَمْ كَانُوا؟ قَالَ: زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ. فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ، وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ، وَيَقُولُ لَهُمْ: «اذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ» قَالَ: فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ، وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ، حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ. فَقَالَ لِي: «يَا أَنَسُ! ارْفَعْ» فَرَفَعْتُ، فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۳ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زینبؓ کے ساتھ نکاح کیا تو میری والدہ اُمّ سلیمؓ نے کھجور' گھی اور پنیر حاصل کیا' اس سے حلوہ تیار کیا پھر اسے ایک برتن میں ڈالا اور انسؓ سے کہا کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرو اور پیغام دو کہ میری والدہ نے یہ کھانا آپ کی جانب بھیجا ہے' وہ آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اے اللہ کے رسول! یہ ہماری جانب سے تھوڑا سا (ہدیہ) ہے۔ (انسؓ کہتے ہیں) چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور (تمام) بات کہی۔ آپ

نے فرمایا' اسے رکھ دے' پھر فرمایا' تو جا اور فلاں فلاں شخص کو دعوت دے آ۔ آپؐ نے ان کے ناموں سے بھی آگاہ کیا نیز فرمایا' جس شخص سے بھی تم ملو اسے میری جانب سے دعوت دینا۔ چنانچہ آپؐ نے ان لوگوں کو دعوت دی جن کا نام آپؐ نے بتایا تھا نیز ان کو بھی دعوت دی جن سے میری ملاقات ہوئی۔ میں جب واپس آیا تو گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ انسؓ سے دریافت کیا گیا' کہ آپ تعداد میں کتنے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ تقریباً تین سو ہوں گے (اس دوران) میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپؐ نے اپنا ہاتھ اس حلوے پر رکھا اور آپؐ نے دعائیہ کلمات فرمائے۔ بعد ازاں آپؐ نے دس دس اشخاص کو بلایا۔ وہ اس سے تناول کرتے جاتے تھے اور آپؐ انہیں فرما رہے تھے کہ کھانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نام یاد کیا کرو یعنی بسم اللہ پڑھا کرو اور ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ اپنے قریب سے کھائے۔ انسؓ نے بیان کیا کہ سب نے سیر ہو کر کھایا' ایک گروہ (تناول کر کے) باہر چلا جاتا اور دوسرا گروہ داخل ہو جاتا۔ یہاں تک کہ سب نے کھانا تناول کیا۔ (انسؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد) آپؐ نے مجھے فرمایا' اے انسؓ! (برتن) اٹھا۔ میں نے برتن اٹھایا لیکن میں نہیں جانتا کہ جب میں نے برتن رکھا تھا تو اس وقت (اس میں کھانا) زیادہ تھا یا جب میں نے برتن اٹھایا (اس وقت اس میں کھانا زیادہ تھا) (بخاری' مسلم)

۵۹۱۴ ـ (۴۷) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا عَلٰى نَاضِحٍ قَدْ أَعْيٰى، فَلَا يَكَادُ يَسِيْرُ، فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ ـ فَقَالَ: «مَا لِبَعِيْرِكَ؟» قُلْتُ: قَدْ عَيِيَ، فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَزَجَرَهُ فَدَعَا لَهُ. فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيْرُ فَقَالَ لِيْ: «كَيْفَ تَرٰى بَعِيْرَكَ؟» قُلْتُ: بِخَيْرٍ، قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ. قَالَ: «أَفَتَبِيْعُنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ ـ؟» فَبِعْتُهُ عَلٰى أَنَّ لِيْ فَقَارَ ظَهْرِهٖ إِلَى الْمَدِيْنَةِ ـ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ، فَأَعْطَانِيْ ثَمَنَهٗ وَرَدَّهٗ عَلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۱۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں ایک جنگ لڑی اور میں پانی کھینچنے والے ایک ایسے اونٹ پر سوار تھا جو (چلنے سے) عاجز آ چکا تھا بلکہ وہ چلتا ہی نہ تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملے۔ آپؐ نے فرمایا' تیرے اونٹ کو کیا (ہو گیا) ہے؟ میں نے بتایا کہ وہ تھکا ہوا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ہٹے۔ آپؐ نے اونٹ کو ہانکا اور اس کیلئے دعا کی۔ پھر ہمیشہ وہ اونٹ تمام اونٹوں سے آگے چلتا تھا۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ (اب) تیرا اونٹ کس حال میں ہے؟ (جابرؓ کہتے ہیں) میں نے جواب دیا' بہتر ہے۔ اسے آپؐ کی برکت پہنچی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' کیا تو اس اونٹ کو میرے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) میں فروخت کرے گا؟ (جابرؓ کہتے ہیں) میں نے اسے اس شرط پر فروخت کیا کہ مدینہ منورہ تک میں اس پر سواری کروں گا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ پہنچے تو میں آپؐ کے پاس صبح سویرے اونٹ لے گیا۔ آپؐ نے مجھے اس کی قیمت عطا کی اور اونٹ بھی مجھے واپس دے دیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: ایک لاغر اونٹ کا آپؐ کی دعا کی برکت سے تندرست اور توانا ہو جانا اور پھر دوسرے اونٹوں کے مقابلے میں سبقت لے جانا آپؐ کا معجزہ تھا کہ خستہ حال اور کمزور اونٹ فی الفور توانا ہو گیا۔ آپؐ کا جابرؓ کو اونٹ

کی قیمت عطا کرنا اور پھر اونٹ بھی واپس کر دینا' آپؐ کی سخاوت کا اعلیٰ نمونہ اور احسان کی عمدہ مثال ہے۔

۵۹۱۵ - (۴۸) وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ، فَأَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرَى عَلَى حَدِيقَةٍ لِامْرَأَةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اُخْرُصُوهَا». فَخَرَصْنَاهَا، وَخَرَصَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ - وَقَالَ: «أَحْصِيهَا حَتَّى نَرْجِعَ إِلَيْكِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ» وَانْطَلَقْنَا، حَتَّى قَدِمْنَا تَبُوكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، فَلَا يَقُمْ فِيهَا أَحَدٌ، فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ». فَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ. فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيحُ حَتَّى أَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيِّءٍ، ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرَى، فَسَأَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَرْأَةَ عَنْ حَدِيقَتِهَا «كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا؟» فَقَالَتْ: عَشَرَةَ أَوْسُقٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۱۵: ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں جنگ تبوک کے لیے نکلے' ہم وادی قریٰ (مقام) میں ایک عورت کے باغیچہ کے پاس پہنچے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اس (کے پھل) کا تخمینہ لگاؤ۔ ہم نے (اختلاف رائے کے ساتھ) تخمینہ لگایا۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس وسق (پانچ من) کا تخمینہ لگایا۔ آپؐ نے اس عورت سے کہا کہ تو اس (کے پھل) کا خیال رکھنا۔ یہاں تک کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم واپس آئیں گے۔ ہم (وہاں سے) چل پڑے یہاں تک کہ ہم تبوک (مقام) میں پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ آج رات تم تیز آندھی سے دوچار ہو گے۔ پس رات کو کوئی شخص کھڑا نہ ہو اور جس شخص کے پاس اونٹ ہے وہ اس کا گھٹنا مضبوطی کے ساتھ باندھے۔ چنانچہ تیز آندھی چلی۔ ایک شخص (تیز آندھی میں) کھڑا ہوا تو آندھی نے اس کو اٹھا کر بنو طئی قبیلہ کے دو پہاڑوں میں جا گرایا' پھر ہم واپس لوٹے یہاں تک کہ ہم وادی القریٰ (مقام) میں پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے دریافت کیا کہ اس کے باغیچے نے کتنا پھل دیا ہے؟ اس عورت نے بتایا کہ دس وسق (پانچ من) دیا ہے (بخاری' مسلم)

۵۹۱۶ - (۴۹) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ، وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمَّى فِيهَا الْقِيرَاطُ - فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَأَحْسِنُوا إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهَا ذِمَّةً وَرَحِماً - أَوْ قَالَ: ذِمَّةً وَصِهْراً - فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ - فَاخْرُجْ مِنْهَا». قَالَ: فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ، فَخَرَجْتُ مِنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۱۶: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ تم عنقریب مصر (شہر) کو فتح کرو گے' اس زمین میں قیراط کا چرچا ہے جب تم اسے فتح کر لو تو اس کے باشندوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اس لئے کہ اس کے باشندوں کو عزت ملی ہے اور ان کے ساتھ میری قرابت داری ہے یا آپؐ نے

فرمایا' اس کے باشندوں کو عزت ملی ہے اور وہ میرے سسرالی ہیں۔ لیکن جب تم دو انسانوں کو پاؤ کہ وہ ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑا کر رہے ہیں تو وہاں سے نکل جانا۔ ابوذرؓ نے بیان کیا کہ میں نے عبدالرحمان بن شُرَحبِیل بن حسنہ اور اس کے بھائی ربیعہ کو دیکھا کہ وہ ایک اینٹ کی جگہ میں جھگڑ رہے ہیں تو میں وہاں سے نکل گیا (مسلم)

وضاحت: قیراط سے مقصود دینار کا چالیسواں حصہ ہے لیکن یہاں ان لوگوں کی کمینگی کی جانب اشارہ ہے کہ وہ اپنے معاملات میں تشدد کریں گے اور کسی شخص کا خیال نہیں کریں گے بلکہ بداخلاقی اور گالی گلوچ پر اتر آئیں گے۔ آپؐ کے بیٹے ابراہیمؑ جو ماریہ قبطیہ لونڈی کے بطن سے پیدا ہوئے تھے' اس لونڈی کا تعلق مصر سے تھا اس لحاظ سے اہلِ مصر آپؐ کے سسرالی ہیں۔ ان کے ساتھ قرابت داری سے مقصود یہ ہے کہ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ محترمہ ہاجرہ علیہا السلام کا تعلق مصر سے تھا۔ اس لیے اہلِ مصر کے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کا حکم دیا گیا اور ایک اینٹ کی جگہ کے بارے میں جھگڑا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخر میں ہوا جب مصریوں نے عثمانؓ کے رضاعی بھائی عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کی امارت کو قبول نہ کیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بذریعہ وحی معلوم ہوئی کہ مصر میں اس قسم کا واقعہ رونما ہو گا اور وہاں فسادات رونما ہوں گے۔ چنانچہ مصریوں نے عثمانؓ کی خلاف بغاوت کی' اس کے بعد انہوں نے محمدؓ بن ابوبکر کو قتل کیا جو علیؓ کی جانب سے ان پر حاکم تھے (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۲۰۵)

۵۹۱۷ - (۵۰) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فِيْ أَصْحَابِيْ - وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: فِيْ أُمَّتِيْ - اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ - ، ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيْهِمُ الدُّبَيْلَةُ : سِرَاجٌ مِنْ نَارٍ يَظْهَرُ فِيْ أَكْتَافِهِمْ حَتّٰى تَنْجُمَ - فِيْ صُدُوْرِهِمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: «لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا» فِيْ «بَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ» رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

وَحَدِيْثُ جَابِرٍ «مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ» فِيْ «بَابِ الْمَنَاقِبِ» إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۵۹۱۷: حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' میرے صحابہ کرامؓ میں اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا کہ میری اُمت میں بارہ منافق ہیں' وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے گزرے۔ ان میں آٹھ ایسے شخص ہوں گے جو پھوڑا نکلنے سے ہلاک ہوں گے (اس کے علاوہ) آگ کا ایک شعلہ ہو گا جو ان کے کندھوں میں نمودار ہو گا اور سینے کی جانب نکل آئے گا (مسلم) اور ہم عنقریب سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "میں کل یہ جھنڈا دوں گا" مناقب علی رضی اللہ عنہ کے باب میں اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "کون گھاٹی پر بلند ہو گا" کا ذکر باب المناقب میں کریں گے (ان شاءَ اللہ تعالیٰ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٥٩١٨ ـ (٥١) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ أَبُوْ طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ، وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ ــ فِيْ أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا، فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ، وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ، قَالَ: فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ، حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ، هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ. فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ: مَا عِلْمُكَ؟ فَقَالَ: إِنَّكُمْ حِيْنَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا. وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ، وَإِنِّيْ أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ، وَكَانَ هُوَ ــ فِيْ رِعْيَةِ الْإِبِلِ، فَقَالَ: أَرْسِلُوْا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ. فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ إِلٰى فَيْءِ شَجَرَةٍ، فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اُنْظُرُوْا إِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ. فَقَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ؟ قَالُوْا: أَبُوْ طَالِبٍ. فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ أَبُوْ طَالِبٍ، وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ بِلَالًا، وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۵۹۱۸: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوطالب (ملک) شام کی طرف نکلے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی قریش کے چند اکابر کی معیت میں ابو طالب کے ساتھ روانہ ہوئے' جب ابوطالب راہب کے ہاں اترے اور اپنے (اونٹوں سے) کجاوے اتارے تو راہب ان کے پاس آیا۔ اس سے پہلے جب کبھی بھی ابوطالب راہب کے پاس سے گزرے تھے وہ ان کے پاس نہیں آتا تھا۔ راوی نے بیان کیا کہ ابھی وہ کجاوے اتار ہی رہے تھے کہ راہب ان کے درمیان کسی کو ڈھونڈتا پھر رہا تھا' یہاں تک کہ راہب نے (آگے) بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑا (اور) کہا کہ یہ شخص تمام جہان والوں کا سردار ہے اور جہان والوں کے پروردگار کی جانب سے (اس کا) پیغمبر ہے اس کو اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گا۔ قریش کے اکابرین نے اس راہب سے دریافت کیا کہ تجھے یہ کیسے معلوم ہوا ہے؟ اس نے بتایا کہ جب تم گھاٹی سے اترے ہو تو کوئی درخت اور پتھر (تواضع کرتے ہوئے) سجدے میں گر پڑے (حقیقت یہ ہے) کہ یہ (درخت اور پتھر) دونوں صرف کسی نبی کے لیے ہی سجدے میں گرتے ہیں اور بلاشبہ میں اس پیغمبر کو نبوت کی مہر کے ساتھ بھی پہچانتا ہوں جو اس کے کندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کی مانند ہے۔ بعد ازاں وہ راہب واپس گیا اور ان کے لئے کھانا تیار کیا' جب وہ ان کے پاس کھانا لایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کو چرانے میں مصروف تھے۔ اس راہب نے کہا' اس شخص

کی جانب (بھی) پیغام بھیجو چنانچہ آپؐ اس حال میں آئے کہ ایک بادل آپؐ پر سایہ کر رہا تھا۔ جب آپؐ لوگوں کے قریب پہنچے تو آپؐ نے خیال کیا کہ لوگ درخت کے سائے تلے چلے گئے ہیں۔ البتہ جب آپؐ تشریف فرما ہوئے تو درخت کا سایہ آپؐ پر جھک گیا۔ یہ دیکھ کر راہب نے کہا کہ دیکھو! سایہ اس شخص پر جھکا ہوا ہے۔ راہب نے کہا کہ میں اللہ کا واسطہ دے کر تم سے دریافت کرتا ہوں کہ تم میں سے کون شخص اس کا قرابت دار ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ابوطالب ہے۔ (اس کے بعد) راہب مسلسل ابوطالب کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا رہا (کہ انہیں مکہ مکرمہ واپس لے جاؤ کہیں دشمن انہیں قتل نہ کر دیں) یہاں تک کہ ابوطالب نے آپؐ کو مکہ مکرمہ واپس بھجوا دیا اور ابوبکرؓ نے آپؐ کے ساتھ بلال کو بھیجا اور راہب نے آپؐ کو خاص روٹی اور تیل بطور ہدیہ دیا۔ (ترمذی)

وضاحت: علامہ جزریؒ نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے البتہ ابوبکرؓ اور بلالؓ کا تذکرہ اس حدیث میں راوی کا وہم معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اس وقت بارہ برس تھی اور ابوبکرؓ آپؐ سے عمر میں دو برس چھوٹے تھے اور بلالؓ تو شاید اس وقت پیدا ہی نہ ہوئے تھے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۸۲، صحیح سنن ترمذی حدیث نمبر ۲۸۶۲، دفاع عن الحدیث النبوی صفحہ ۴۳ ۔ ۴۷، ضعیف ترمذی صفحہ ۴۸۴)

۵۹۱۹ ۔ (۵۲) **وَعَنْ** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ، فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا، فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۵۹۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، ہم مکہ مکرمہ کے ایک بازار کی جانب گئے، سبھی پتھر اور درخت آپؐ کا استقبال کرتے ہوئے السّلام علیک یا رسول اللہ کہہ رہے تھے (ترمذی، دارمی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانیؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۸۶)

۵۹۲۰ ۔ (۵۳) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا، فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ: أَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا؟ قَالَ: فَمَا رَكِبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ. قَالَ: فَارْفَضَّ عَرَقًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۹۲۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جس رات اسراء کرایا گیا تو (آپؐ کے قریب) لگام ڈالی ہوئی اور زین کسی ہوئی براق کو لایا گیا۔ براق نے شوخی کا اظہار کیا تو جبرائیل نے اس سے کہا کہ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو ایسا (انداز) اختیار کر رہا ہے؟ حالانکہ تجھ پر ان سے زیادہ باعزت کوئی شخص سوار نہیں ہوا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چنانچہ براق پسینے سے شرابور ہو گئی (ترمذی)

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۵۹۲۱ ـ (۵٤) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرِيْلُ ـ بِإِصْبَعِهِ ـ، فَخَرَقَ بِهَا الْحَجَرَ، فَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۹۲۱: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب ہم بیت المقدس پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے اپنی انگلی کے اشارے سے ایک پتھر میں سوراخ کیا اور اس پتھر کے ساتھ براق کو باندھا (ترمذی)

وضاحت : علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۶۶۳' ضعیف ترمذی صفحہ ۳۸۴)

۵۹۲۲ ـ (۵۵) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهُ إِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُسْنَى عَلَيْهِ ـ فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ ـ، فَوَضَعَ جِرَانَهُ ـ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ؟» فَجَاءَهُ، فَقَالَ: «بِعْنِيْهِ» فَقَالَ: بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَإِنَّهُ لِأَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيْشَةٌ غَيْرُهُ. قَالَ: «أَمَا إِذْ ذَكَرْتَ هٰذَا مِنْ أَمْرِهِ، فَإِنَّهُ شَكَا كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ، فَأَحْسِنُوْا إِلَيْهِ». ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ، فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ. ثُمَّ رَجَعَتْ إِلٰى مَكَانِهَا، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرْتُ لَهُ. فَقَالَ: «هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا فِيْ أَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَذِنَ لَهَا». قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهِ جِنَّةٌ ـ فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَنْخَرِهِ ثُمَّ قَالَ: «اُخْرُجْ فَإِنِّيْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ» ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذٰلِكَ الْمَاءِ فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ، فَقَالَتْ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۹۲۲: یعلیٰ بن مرۃ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک ہی سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تین معجزات کا مشاہدہ کیا۔ ہم آپؐ کی معیت میں چلے جا رہے تھے' اچانک ہم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جسے پانی پلانے جا رہا تھا' جب اونٹ نے آپؐ کو دیکھا تو وہ آواز کرنے لگا' اس نے اپنی گردن کے اگلے حصے کو نیچے جھکایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے ہو گئے۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ چنانچہ وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے اس سے کہا کہ اونٹ مجھے فروخت کر دے۔ اونٹ کے مالک نے کہا' اے اللہ کے رسول! بلکہ ہم تو اونٹ آپ کو ہبہ کرتے ہیں جبکہ یہ اونٹ ایسے لوگوں کا ہے جن کی گزر بسر بس اسی پر ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تو نے اس کے بارے میں یہ بات کی ہے (اس لئے میں اسے نہیں خریدوں گا) لیکن اس نے کام کی بہتات اور چارہ کم ڈالنے کی شکایت کی ہے' تمہیں اس کے ساتھ اچھا رویہ اپنانا چاہیے

(یعلیٰ بن مرۃؓ کہتے ہیں) بعد ازاں ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک جگہ اترے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نیند فرمائی چنانچہ ایک درخت زمین چیرتا ہوا آیا اور اس نے آپؐ پر سایہ کیا پھر وہ اپنی جگہ پر واپس چلا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو میں نے آپؐ کے سامنے اس کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا' درخت نے اپنے پروردگار سے اجازت طلب کی تھی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت دی۔ یعلیٰ بن مرۃؓ کہتے ہیں کہ پھر ہم روانہ ہوئے اور ایک تالاب کے پاس سے گزرے۔ آپؐ کے پاس ایک عورت اپنا بیٹا لے کر آئی جسے جنون تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ناک کو پکڑا اور فرمایا' نکل جا! بے شک میں اللہ کا رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں (یعلیٰ بن مرۃؓ کہتے ہیں) پھر ہم روانہ ہوئے' جب ہم واپس آئے تو ہم اسی تالاب کے پاس سے گزرے تو آپؐ نے اس عورت سے اس بچے کے بارے میں دریافت کیا۔ اس عورت نے بتایا' اس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ہم نے بچے میں آپ کے (جانے کے) بعد کوئی بیماری نہیں دیکھی (شرح السنۃ)

۵۹۲۳ - (۵۶) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : اِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ ابْنِيْ بِهٖ جُنُوْنٌ ، وَاِنَّهٗ لَيَاْخُذُهٗ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَيَخْبُثُ عَلَيْنَا ـ فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَدْرَهٗ وَدَعَا . فَثَعَّ ثَعَّةً ـ وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ مِثْلُ الْجَرْوِ الْاَسْوَدِ يَسْعٰى . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ .

۵۹۲۳ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میرے بیٹے کو جنون (دماغی تکلیف) ہے' صبح اور شام کے وقت اسے تکلیف ہو جاتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی چنانچہ اس لڑکے نے قے کی اور اس کے پیٹ سے سیاہ کتے کے بچے کی مانند کوئی چیز نکلی اور وہ تیز تیز چل رہی تھی (دارمی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں فرقد بن یعقوب سبخی راوی متکلم فیہ ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۸۴)

۵۹۲٤ - (۵۷) **وَعَنْ** اَنَسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : جَاءَ جِبْرِيْلُ ـ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِيْنٌ ، قَدْ تَخَضَّبَ بِالدَّمِ مِنْ فِعْلِ اَهْلِ مَكَّةَ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! هَلْ تُحِبُّ اَنْ نُرِيَكَ آيَةً ؟ قَالَ : ‹‹نَعَمْ›› . فَنَظَرَ اِلٰى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَائِهٖ فَقَالَ : اُدْعُ بِهَا ، فَدَعَا بِهَا ، فَجَاءَتْ ، فَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ : مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ ، فَاَمَرَهَا ، فَرَجَعَتْ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ‹‹حَسْبِيْ حَسْبِيْ›› ! رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ .

۵۹۲۴ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جب کہ آپؐ غمگین بیٹھے ہوئے تھے' آپؐ اہل مکہ سے لڑائی کے سبب خون سے رنگین ہو رہے تھے۔ جبرائیلؑ نے

عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا آپؐ پسند کرتے ہیں کہ آپؐ کو کوئی معجزہ دکھایا جائے۔ آپؐ نے فرمایا' ضرور! چنانچہ جبرائیل نے آپؐ کے پیچھے ایک درخت کو دیکھتے ہوئے کہا کہ آپؐ اسے بلائیں۔ آپؐ نے اسے بلایا تو درخت آپؐ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ جبرائیلؑ نے کہا (اب) اسے حکم دیں کہ وہ واپس چلا جائے۔ آپؐ نے اسے حکم دیا چنانچہ وہ واپس چلا گیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے کافی ہے' مجھے کافی ہے (دارمی)

وضاحت: یہ معجزہ جنگِ اُحد کے دوران رونما ہوا تھا جب مشرکینِ مکہ نے آپؐ کے دندانِ مبارک شہید کر دیئے تھے۔ اس معجزے کے سبب جبرائیل علیہ السلام نے آپؐ کو تسلی دی اور آپؐ کی قدر و منزلت سے آپؐ کو آگاہ کیا۔ یہ معجزہ دکھانے سے یہ بھی مقصود تھا کہ جس طرح یہ درخت آپؐ کے کہنے پر آپؐ کے سامنے آ کھڑا ہوا ہے' اسی طرح اگر آپؐ پہاڑ کو حکم دیں کہ وہ اہلِ مکہ پر جا گرے تو وہ بھی آپؐ کے حکم کی تعمیل کرے گا لیکن رحمۃٌ للعالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہ کیا بلکہ فرمایا میرے لئے یہی کافی ہے۔

٥٩٢٥ - (٥٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَأَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ، فَلَمَّا دَنَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ؟». قَالَ: وَمَنْ يَشْهَدُ عَلَى مَا تَقُولُ؟ قَالَ: «هٰذِهِ السَّلَمَةُ» — فَدَعَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِي، فَأَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْأَرْضَ — حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا، فَشَهِدَتْ ثَلَاثًا، أَنَّهُ كَمَا قَالَ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَنْبَتِهَا. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٥٩٢٥: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک دیہاتی آیا جب وہ قریب ہوا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ تو گواہی دیتا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ دیہاتی نے دریافت کیا کہ آپؐ جو بات کہہ رہے ہیں اس پر کون گواہی دیتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' یہ کیکر کا درخت (گواہی دیتا ہے) چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخت کو بلایا جبکہ آپؐ وادی کے کنارے پر کھڑے تھے' وہ درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا یہاں تک کہ آپؐ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے اس سے تین مرتبہ گواہی دینے کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ اس درخت نے تین بار گواہی دیتے ہوئے وہی الفاظ دہرائے جو آپؐ نے پہلے فرمائے تھے۔ اس کے بعد وہ درخت اپنی جگہ پر واپس چلا گیا (دارمی)

٥٩٢٦ - (٥٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بِمَا — أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ؟ قَالَ: «إِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ يَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ» فَدَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: «ارْجِعْ» فَعَادَ، فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

٥٩٢٦: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔

اس نے دریافت کیا کہ میں کیسے معلوم کروں کہ آپ پیغمبر ہیں؟ آپ نے فرمایا' اگر میں اس کھجور کے اس خوشے کو بلاؤں کہ وہ گواہی دے کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں؟ چنانچہ آپ نے اسے بلایا۔ وہ کھجور (کے تنے) سے اترا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گر گیا۔ بعد ازاں آپ نے (اسے) حکم دیا کہ وہ واپس جائے تو وہ واپس چلا گیا (یہ دیکھ کر دیہاتی مسلمان ہو گیا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۹۲۷ - (٦٠) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ ذِئْبٌ إِلَى رَاعِي غَنَمٍ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً، فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى انْتَزَعَهَا مِنْهُ، قَالَ: فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلَى تَلٍّ فَأَقْعَى وَاسْتَثْفَرَ ، وَقَالَ: قَدْ عَمِدْتُ إِلَى رِزْقٍ رَزَقَنِيهِ اللهُ أَخَذْتُهُ، ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّي؟! فَقَالَ الرَّجُلُ: تَاللهِ إِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ — ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ ! فَقَالَ الذِّئْبُ: أَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِي النَّخَلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضَى وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ. قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُودِيًّا، فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، وَأَسْلَمَ، فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّهَا أَمَارَاتٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، قَدْ أَوْشَكَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ فَلَا يَرْجِعَ حَتَّى يُحَدِّثَهُ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۹۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بھیڑیا بکریوں کے چرواہے کی جانب آیا۔ اس نے ان میں سے ایک بکری کو اٹھایا۔ چرواہے نے اس کا تعاقب کیا اور اس سے بکری کو چھڑا لیا۔ ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ پھر وہ بھیڑیا اونچی جگہ پر چلا گیا اور بیٹھ گیا اور اپنی دم کو دونوں پاؤں کے درمیان کیا اور کہا' میں نے رزق کا ارادہ کیا جو اللہ نے مجھے عطا کیا تھا لیکن تو نے اس کو مجھ سے چھین لیا۔ چرواہے نے تعجب سے کہا' اللہ کی قسم! آج کے دن کی مانند میں نے (کوئی دن) نہیں دیکھا کہ بھیڑیا باتیں کر رہا ہے۔ بھیڑیے نے کہا' اس سے بھی تعجب کی بات یہ ہے کہ ایک شخص دو پتھریلی وادیوں کے درمیان کھجوروں (کے علاقے) میں ہے جو تمہیں ماضی اور مستقبل کی باتیں بتاتا ہے۔ ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ وہ چرواہا یہودی تھا' وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' اس نے آپ کو (یہ واقعہ) بتایا اور مسلمان ہو گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات کی تصدیق کی بعد ازاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ سب قیامت کی علامات ہیں' عنقریب ایک شخص اپنے گھر سے نکلے گا وہ واپس نہیں جائے گا کہ اس کے جوتے اور اس کی لاٹھی بتائے گی کہ اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر والوں نے کیا کام کئے ہیں (شرح السنۃ)

۵۹۲۸ - (٦١) **وَعَنْ** أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَتَدَاوَلُ — مِنْ قَصْعَةٍ ، مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ ، يَقُومُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا: فَمِمَّا كَانَتْ تُمَدُّ؟ قَالَ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ؟ مَا كَانَتْ تُمَدُّ — إِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۵۹۲۸: ابو العلاء' سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک بڑے پیالے سے صبح (کے وقت) سے (لے کر) رات تک کھانا کھاتے' دس افراد (کھانا کھا کر) کھڑے ہوتے اور دس افراد (کھانے کے لیے) بیٹھ جاتے۔ ہم نے دریافت کیا (اس قدر کھانے میں) زیادتی کیسے ہوتی تھی؟ سمرہؓ نے جواب دیا کہ تم کس بات پر تعجب کر رہے ہو؟ اس میں اضافہ آسمان کی جانب سے ہوتا تھا۔
(ترمذی' دارمی)

۵۹۲۹ - (۶۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِيْ ثَلَاثِمِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ. قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ، اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَاَشْبِعْهُمْ» فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهُ، فَانْقَلَبُوْا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ اَوْ جَمَلَيْنِ، وَاكْتَسَوْا، وَشَبِعُوْا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۵۹۲۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جنگِ بدر کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین سو پندرہ افراد میں نکلے' آپؐ نے دعا فرمائی' اے اللہ! ان میں اکثر ننگے پاؤں ہیں' انہیں سواریاں عطا کر۔ اے اللہ! ان کے جسم پر لباس نہیں ہے انہیں لباس عطا کر۔ اے اللہ! یہ بھوکے ہیں تو انہیں سیر فرما۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو (مشرکین پر) فتح دی۔ صحابہ کرامؓ واپس آئے اور ان میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو ایک ایک اونٹ یا دو اونٹ کے ساتھ واپس نہ آیا ہو اور (غنیمت سے) کپڑے دستیاب ہوتے اور وہ کھانے پینے سے سیر ہوتے۔
(ابوداؤد)

۵۹۳۰ - (۶۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ — وَمَفْتُوْحٌ لَكُمْ —، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۵۹۳۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ تمہیں (دشمنوں پر) غلبہ حاصل ہو گا اور تم (مالِ غنیمت) حاصل کرو گے نیز تم بہت سے شہروں کو فتح کرو گے۔ تم میں سے جو اس (وقت) کو پائے اسے چاہیئے کہ وہ اللہ سے ڈرے' اچھی باتوں کا حکم دے اور بری باتوں سے منع کرے (ابوداؤد)

۵۹۳۱ - (۶۴) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ يَهُوْدِيَّةً مِنْ اَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً —، ثُمَّ اَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الذِّرَاعَ، فَاَكَلَ مِنْهَا وَاَكَلَ رَهْطٌ مِنْ اَصْحَابِهِ مَعَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِرْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ» وَاَرْسَلَ اِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا، فَقَالَ: «سَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ؟»، فَقَالَتْ: مَنْ اَخْبَرَكَ؟ قَالَ: «اَخْبَرَتْنِيْ هٰذِهِ فِيْ يَدِيْ» لِلذِّرَاعِ. قَالَتْ: نَعَمْ، قُلْتُ: اِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ تَضُرَّهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اِسْتَرَحْنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَلَمْ يُعَاقِبْهَا، وَتُوُفِّيَ أَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ أَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ، وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى كَاهِلِهٖ مِنْ أَجْلِ الَّذِيْ أَكَلَ مِنَ الشَّاةِ، حَجَمَهُ أَبُوْ هِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ، وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِيْ بَيَاضَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ۔

۵۹۳۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہلِ خیبر کی ایک یہودیہ لڑکی نے ایک بھنی ہوئی بکری میں زہر ملایا پھر اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی جانب) ہدیہ بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دستی کا ٹکڑا لیا اور اسے تناول کیا۔ آپؐ کے صحابہ کرامؓ میں سے ایک جماعت نے بھی آپؐ کے ساتھ (اسے) کھایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے ہاتھوں کو اٹھالو' کھانا نہ کھاؤ اور آپؐ نے یہودیہ لڑکی کی طرف پیغام بھیجا اور اسے بلایا۔ آپؐ نے اس سے کہا کہ تو نے اس (بھنی ہوئی) بکری میں زہر ملایا تھا؟ اس یہودیہ نے دریافت کیا کہ آپؐ کو کس نے بتایا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' مجھے دستی کے اس ٹکڑے نے بتایا جو میرے ہاتھ میں ہے۔ اس نے اقرار کیا (اور بتایا کہ) میں نے محسوس کیا کہ اگر (یہ شخص) پیغمبر ہے تو زہر اسے نقصان نہ دے گا اور اگر (یہ) پیغمبر نہیں ہے تو ہم اس سے آرام پا جائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف کر دیا اور اسے کچھ سزا نہیں دی نیز آپؐ کے وہ صحابہ کرامؓ جنہوں نے بکری کا گوشت کھایا تھا وہ فوت ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کندھے پر اس زہر کی وجہ سے سینگیاں لگوائیں۔ آپؐ کو ابو ہند نے سینگیاں لگائیں اور چھری کے ساتھ پچھنے لگائے' یہ شخص انصار (قبیلہ) سے بنو بیاضہ کا غلام تھا (ابوداؤد' دارمی)

وضاحت: اس روایت میں ہے کہ آپؐ نے اسے معاف کر دیا جبکہ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے اس کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ ان دونوں کے درمیان مطابقت کی صورت یہ ہے کہ پہلے تو آپؐ نے اس یہودیہ کو معاف کر دیا لیکن جب بشر بن براءؓ صحابی یہ زہر آلود گوشت کھانے سے فوت ہو گئے تو آپؐ نے اس عورت کو قصاص کے طور پر قتل کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اُسے قتل کر دیا گیا (مرقاۃ جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۵)

۵۹۳۲ - (۶۵) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ، أَنَّهُمْ سَارُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَأَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ عَشِيَّةً، فَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ طَلَعْتُ عَلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا، فَإِذَا أَنَا بِهَوَازِنَ — عَلٰى بَكْرَةِ أَبِيْهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ، اجْتَمَعُوْا إِلٰى حُنَيْنٍ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: «تِلْكَ غَنِيْمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى» ثُمَّ قَالَ: «مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ؟» قَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: «ارْكَبْ» فَرَكِبَ فَرَسًا لَهٗ. فَقَالَ: «اسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُوْنَ فِيْ أَعْلَاهُ» فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، إِلٰى مُصَلَّاهُ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: «هَلْ حَسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ؟» - فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا حَسَسْنَا. فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ —، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ، حَتّٰى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: «أَبْشِرُوْا، فَقَدْ جَاءَ فَارِسُكُمْ» فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلٰى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي

الشِّعْبِ، فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ، حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّيْ انْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ أَعْلٰى هٰذَا الشِّعْبِ، حَيْثُ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا، فَلَمْ أَرَ أَحَدًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ» قَالَ: لَا إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِيَ حَاجَةٍ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۹۴۲: سہل بن حنظلیہؓ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگ حنین کے لئے روانہ ہوئے۔ وہ لمبا عرصہ چلتے رہے یہاں تک کہ شام کا وقت ہو گیا۔ اس دوران ایک گھوڑ سوار آیا۔ اس نے بتایا' اے اللہ کے رسول! میں فلاں فلاں پہاڑ پر پہنچا' وہاں میں نے ہوازن کے لوگوں کو پایا کہ ان کے سب مرد' عورتیں اور چارپائے حنین (مقام) میں جمع ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا' انشاء اللہ کل کے دن یہ مال غنیمت مسلمانوں کا ہو گا اس کے بعد آپؐ نے فرمایا' آج رات کون شخص (ہماری) نگرانی کرے گا؟ انس بن ابی مرثد غنویؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں (حاضر) ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' سوار ہو جا۔ چنانچہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا۔ آپؐ نے (اسے) حکم دیا کہ اس گھاٹی کی اونچائی پر چلا جا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کی ادائگی کے لیے) مسجد کی جانب نکلے آپؐ نے (فجر کی) سنتیں ادا کیں۔ اس کے بعد آپؐ نے دریافت کیا' کیا تم نے اپنے شاہ سوار (کی حرکت) کو محسوس کیا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم نے (بالکل) محسوس نہیں کیا۔ پھر نماز کی تکبیر کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی امامت کرائی۔ آپؐ (نماز ادا کرتے ہوئے) گھاٹی کی جانب کن انکھیوں سے دیکھ رہے تھے۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا' خوش ہو جاؤ (اس لئے) کہ تمہارا شاہ سوار آ گیا ہے۔ چنانچہ ہم نے گھاٹی کے درختوں کے درمیان دیکھنا شروع کیا تو اچانک وہ نمودار ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے بتایا کہ میں روانہ ہوا یہاں تک کہ میں گھاٹی کی بلندی پر چلا گیا' جہاں کا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے دونوں گھاٹیوں کا جائزہ لیا' مجھے کوئی شخص نظر نہ آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ کیا آج رات تو (سواری سے) اترا تھا؟ اس نے نفی میں جواب دیتے ہوئے واضح کیا۔ (اور کہا کہ) البتہ نماز ادا کرنے یا قضائے حاجت کے لئے (اترا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تجھ پر کچھ حرج نہیں اگر اس کے بعد تو کوئی عمل نہ کرے یعنی تیرے لئے آج کا یہی عمل کافی ہے (ابوداؤد)

۵۹۴۳ - (۶۶) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِتَمَرَاتٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ اللهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، فَضَمَّهُنَّ، ثُمَّ دَعَا لِيْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، قَالَ: «خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِيْ مِزْوَدِكَ، كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ فِيْهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا». فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ، وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حِقْوِيْ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قُتِلَ عُثْمَانُ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۹۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند کھجوریں لایا اور میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ ان میں برکت کی دعا فرمائیں۔ آپؐ نے انہیں (اپنے ہاتھ میں) پکڑا اور اس کے بعد میرے لئے ان میں برکت کی دعا کی۔ آپؐ نے فرمایا' تم انہیں لے کر اپنے تھیلے میں رکھو جب تم ان میں سے کچھ لینا چاہو تو اس تھیلے میں اپنا ہاتھ داخل کر کے کھجوریں لے لیا کرنا لیکن اسے جھاڑنا نہیں۔ (ابوہریرہؓ کہتے ہیں) بلاشبہ ان کھجوروں میں سے میں نے اتنے اتنے وسق اللہ کے راستے میں دیئے' ہم ان سے خود بھی کھاتے اور (دوسروں کو بھی) کھلاتے اور وہ تھیلا میری کمر سے کبھی الگ نہیں ہوتا تھا لیکن عثمانؓ کی شہادت کے دن وہ تھیلا ضائع ہو گیا (ترمذی)

وضاحت: وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع میں پونے تین سیر کھجوریں ہوتی ہیں۔ اس طرح ایک وسق چار من پانچ سیر کا ہوا۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا کہ چند کھجوروں میں اس قدر برکت ہوئی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۹۳۴ - (۶۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً بِمَكَّةَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِذَا أَصْبَحَ فَأَثْبِتُوهُ بِالْوَثَاقِ ــ يُرِيدُونَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلِ اقْتُلُوهُ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ أَخْرِجُوهُ، فَأَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ ﷺ ــ عَلَىٰ ذٰلِكَ، فَبَاتَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَىٰ فِرَاشِ النَّبِيِّ ﷺ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى لَحِقَ بِالْغَارِ. وَبَاتَ الْمُشْرِكُونَ يَحْرُسُونَ عَلِيًّا يَحْسَبُونَهُ النَّبِيَّ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحُوا ثَارُوا عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللّٰهُ مَكْرَهُمْ فَقَالُوا: أَيْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا، قَالَ: لَا أَدْرِي. فَاقْتَصُّوا أَثَرَهُ، فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ، فَصَعِدُوا الْجَبَلَ، فَمَرُّوا بِالْغَارِ، فَرَأَوْا عَلَىٰ بَابِهِ نَسْجَ الْعَنْكَبُوتِ فَقَالُوا: لَوْ دَخَلَ هٰهُنَا لَمْ يَكُنْ نَسْجُ الْعَنْكَبُوتِ عَلَىٰ بَابِهِ ــ، فَمَكَثَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

تیسری فصل

۵۹۳۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک رات (دارالندوہ میں) قریش نے آپؐ کے خلاف مشورہ کیا ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ صبح سویرے اس شخص کو پابند سلاسل کر دو۔ ایک نے کہا (نہیں) بلکہ اسے موت کے گھاٹ اتار دو۔ تیسرے شخص نے کہا (نہیں) بلکہ اسے (ذلیل کر کے) ملک بدر کر دو چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (ان کی) اس سازش سے مطلع کر دیا۔ اس رات علیؓ آپؐ کے بستر پر سوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے۔ آپؐ غار میں چلے گئے اور مشرکین تمام رات بھر علیؓ پر پہرہ دیتے رہے' وہ سمجھتے رہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ انہوں نے صبح کے وقت آپ پر حملہ کر دیا جب انہوں نے دیکھا (کہ یہ تو) علی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی سازش کو ناکام بنا دیا۔ انہوں نے (علیؓ سے) دریافت کیا' تمہارے ساتھی کہاں

ہیں؟ علیؓ نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اس کے بعد انہوں نے آپؐ (کے قدموں) کے نشانات کا پیچھا کیا جب وہ (ثور) پہاڑ کے پاس پہنچے تو (نشانات) کا معاملہ ان پر مشتبہ ہو گیا' چنانچہ وہ پہاڑ پر چڑھے اور غار (ثور) کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے غار کے دروازے پر مکڑی کا جالا دیکھا۔ انہوں نے کہا' اگر وہ اس میں داخل ہوئے ہوتے تو غار کے دروازے پر مکڑی کا جالا نہ ہوتا چنانچہ آپؐ غار میں تین رات ٹھہرے (احمد)

۵۹۳۵ - (۶۸) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَاةٌ فِيْهَا سُمٌّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اجْمَعُوْا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنَ الْيَهُوْدِ». فَجُمِعُوْا لَهُ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ، فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْهُ؟». قَالُوْا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ أَبُوْكُمْ؟» قَالُوْا: فُلَانٌ. قَالَ: «كَذَبْتُمْ، بَلْ أَبُوْكُمْ فُلَانٌ». قَالُوْا: صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ. قَالَ: «فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟». قَالُوْا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِيْنَا. فَقَالَ لَهُمْ: «مَنْ أَهْلُ النَّارِ؟» قَالُوْا: نَكُوْنُ فِيْهَا يَسِيْرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَا فِيْهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اخْسَئُوْا فِيْهَا، وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيْهَا أَبَدًا». ثُمَّ قَالَ: «هَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟». فَقَالُوْا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ. قَالَ: «هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا؟». قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: «فَمَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذٰلِكَ؟». قَالُوْا: أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا أَنْ نَسْتَرِيْحَ مِنْكَ، وَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَمْ يَضُرَّكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۳۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بکری ہدیہ دی گئی جس میں زہر (ملایا گیا) تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہاں جتنے یہودی ہیں انہیں میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ انہیں آپؐ کے پاس لایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ میں تم سے ایک چیز کے بارے میں دریافت کرتا ہوں' کیا تم مجھے سچ سچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا ہاں' اے ابوالقاسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کہ تمہارا جد (اعلیٰ) کون تھا؟ انہوں نے بتایا' فلاں تھا۔ آپؐ نے واضح کیا کہ تم جھوٹ کہتے ہو بلکہ تمہارا جدِ اعلیٰ فلاں تھا۔ انہوں نے کہا' آپؐ سچ کہتے ہیں۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ اگر میں تم سے ایک بات دریافت کروں تو کیا تم مجھے اس چیز کے بارے میں سچ سچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا' ہاں' اے ابوالقاسم! اور اگر ہم آپؐ کے پاس جھوٹ کہیں گے تو آپؐ کو معلوم ہو جائے گا جیسا کہ آپؐ کو ہمارے جدِ اعلیٰ کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے۔ آپؐ نے ان سے دریافت کیا کہ دوزخی کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا' ہم دوزخ میں تھوڑا عرصہ رہیں گے' پھر ہمارے بعد تم (جہنم میں) داخل ہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم ہی دوزخ میں ذلیل ہوتے رہو گے' اللہ کی قسم! ہم کبھی بھی دوزخ میں تمہارے بعد نہیں جائیں گے۔ اس کے بعد آپؐ نے دریافت کیا' کیا تم مجھے ایک چیز کے بارے میں سچ سچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا' ہاں'

اے ابوالقاسم! آپؐ نے دریافت کیا کہ کیا تم نے اس بکری (کے گوشت) میں زہر شامل کیا تھا؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ تمہیں اس (فعل) پر کس نے مجبور کیا؟ انہوں نے بتایا کہ ہمارا ارادہ یہ تھا اگر آپؐ جھوٹے ہوں گے تو ہم آپؐ سے راحت حاصل کریں گے اور اگر آپؐ سچے ہوں گے تو زہر آپؐ کو نقصان نہیں پہنچائے گا (بخاری)

۵۹۳۶ ـ (٦٩) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا، حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، فَنَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا، حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَأَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۳۶: عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک روز فجر کی نماز پڑھائی۔ آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے' آپؐ نے ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا' آپؐ منبر سے (نیچے) اترے' آپؐ نے نماز پڑھائی پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپؐ ہمیں وعظ فرماتے رہے یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا تو آپؐ منبر سے اترے اور آپؐ نے (عصر کی) نماز پڑھائی' پھر آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ آپؐ نے ہمیں وہ تمام باتیں بتائیں جو قیامت تک (وقوع پذیر) ہونے والی تھیں۔ عمرو بن اخطبؓ نے بیان کیا کہ ہم میں سے زیادہ معلومات اس شخص کے پاس ہیں جس نے ہم میں سے انہیں زیادہ محفوظ رکھا (مسلم)

۵۹۳۷ ـ (٧٠) وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِيْ قَالَ: سَأَلْتُ مَسْرُوْقًا: مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ ﷺ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ؟ ــ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبُوْكَ ـ يَعْنِيْ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ ـ أَنَّهُ قَالَ: آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۳۷: معن بن عبدالرحمانؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا' وہ کہتے ہیں کہ میں نے مسروقؒ سے دریافت کیا کہ جس رات جنوں نے قرآنِ پاک کی تلاوت کو سنا تھا تو کس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تھی؟ مسروقؒ نے کہا کہ مجھے تمہارے والد یعنی عبداللہ بن مسعودؓ نے بتایا تھا کہ آپؐ کو ایک درخت نے اس کی اطلاع دی تھی (بخاری' مسلم)

۵۹۳۸ ـ (٧١) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ ــ، وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيْدَ الْبَصَرِ ــ، فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَآهُ غَيْرِيْ، فَجَعَلْتُ أَقُوْلُ لِعُمَرَ: أَمَا تَرَاهُ؟ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ، قَالَ: يَقُوْلُ عُمَرُ: سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِيْ، ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُرِيْنَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ

بِالْاَمْسِ، يَقُوْلُ: «هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ». قَالَ عُمَرُ: وَالَّذِيْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَأُوا الْحُدُوْدَ الَّتِيْ حَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَجُعِلُوْا فِيْ بِئْرٍ، بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِمْ، فَقَالَ: «يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ! وَيَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ! هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ حَقًّا؟ فَاِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا». فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِيْهَا؟ فَقَالَ: «مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ، غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۳۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے' ہم نے چاند دیکھنے کی کوشش کی' میں تیز نظر والا تھا میں نے چاند دیکھ لیا لیکن میرے علاوہ کوئی شخص یہ نہیں کہتا تھا کہ اس نے چاند دیکھا ہے۔ چنانچہ میں نے عمرؓ سے کہنا شروع کیا کہ آپ کو چاند نظر نہیں آیا؟ انہوں نے کوشش کی لیکن انہیں چاند نظر نہ آیا۔ انسؓ کہتے ہیں کہ عمرؓ کہنے لگے کہ عنقریب میں بستر پر لیٹے ہوئے چاند دیکھ لوں گا۔ بعد ازاں عمرؓ نے ہمیں بدر کے مقتولوں کے بارے میں بتاتے ہوئے واضح کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اگلے دن جنگِ بدر میں قتل ہونے والے لوگوں کے ہلاکت کے مقامات دکھاتے ہوئے فرمایا تھا کہ انشاء اللہ کل کے دن یہاں فلاں شخص ہلاک ہو گا اور ان شاء اللہ کل یہاں فلاں شخص ہلاک ہو گا۔ عمرؓ نے بیان کیا' اس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو حق و صداقت کے ساتھ بھیجا ہے' وہ ان مقامات سے ادھر ادھر ہلاک نہ ہوئے جن کا تعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ عمرؓ نے بیان کیا کہ انہیں کنوئیں میں ایک دوسرے کے اوپر گرا دیا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے اور آپؐ نے انہیں (مخاطب کیا اور) کہا' اے فلاں بن فلاں! اے فلاں بن فلاں! کیا اللہ اور اس کے رسول نے تم سے جو وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے معلوم کر لیا ہے؟ بلاشبہ میں نے اس چیز کو سچا پایا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ عمرؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! "آپ ایسی لاشوں سے کیسے کلام کر رہے ہیں' جن میں روح نہیں ہے" آپؐ نے فرمایا: "جو بات میں کہتا ہوں انہیں تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو' البتہ اتنی بات ہے کہ وہ مجھے کچھ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے" (مسلم)

۵۹۳۹ - (۷۲) وَعَنْ اُنَيْسَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، عَنْ اَبِيْهَا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى زَيْدٍ يَعُوْدُهُ مِنْ مَرَضٍ كَانَ بِهِ، قَالَ: «لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ مَرَضِكَ بَاْسٌ، وَلٰكِنْ كَيْفَ لَكَ اِذَا عُمِّرْتَ بَعْدِيْ فَعَمِيْتَ؟». قَالَ: اَحْتَسِبُ وَاَصْبِرُ. قَالَ: «اِذًا تَدْخُلَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ». قَالَ: فَعَمِيَ بَعْدَمَا مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ ثُمَّ مَاتَ.

۵۹۳۹: اُنَیسہؓ بنت زید بن ارقم اپنے والد سے بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زید بن ارقمؓ کی بیمار داری کے لیے ان کے ہاں تشریف لائے کیونکہ وہ بیمار تھے۔ آپؐ نے (انؓ سے) کہا کہ تیری بیماری کچھ خطرناک نہیں ہے البتہ (اس وقت) تیرا کیا حال ہو گا کہ جب میرے بعد تیری عمر طویل ہو گی اور تو نابینا ہو جائے گا؟ زید

بن ارقمؓ نے جواب دیا کہ میں ثواب طلب کرتے ہوئے صبر کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا' چنانچہ تو بلاحساب جنت میں داخل ہو گا۔ راوی نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زید بن ارقمؓ نابینا ہو گئے' بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے انہیں دوبارہ بینائی عطا کی پھر وہ فوت ہوئے (بیہقی دلائل النبوۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں نُبَاتَہ' حَمَّادَہ اور اُنَیْسَہ راویات مجہول ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۸۸)

۵۹۴۰۔ (۷۳) **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ ــ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ». وَذٰلِكَ أَنَّهُ بَعَثَ رَجُلًا، فَكَذَبَ عَلَيْهِ، فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَوُجِدَ مَيِّتًا، وَقَدِ انْشَقَّ بَطْنُهُ، وَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۵۹۴۰: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص ایسی بات کے جو میں نے نہیں کہی ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے اس کا سبب یہ ہے کہ آپؐ نے ایک شخص کو بھیجا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب جھوٹی بات کی نسبت کی' آپؐ نے اس کے حق میں بد دعا کی چنانچہ وہ شخص مردہ پایا گیا' اس کا پیٹ پھٹ گیا اور اسے زمین نے بھی قبول نہ کیا (بیہقی دلائل النبوۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ورغث بن نائب راوی مجہول اور وازع بن نافع راوی منکر الحدیث ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۸۸)

۵۹۴۱۔ (۷۴) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْتَطْعِمُهُ، فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ، فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهُ، فَفَنِيَ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۴۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا' اس نے آپؐ سے غلہ طلب کیا۔ آپؐ نے اسے آدھا وسق جو دیے۔ چنانچہ وہ شخص' اس کی بیوی اور ان دونوں کا مہمان اس سے کھاتے رہے (لیکن) جب اس شخص نے اسے ماپ لیا تو وہ (جلدی) ختم ہو گئے۔ پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا' اگر تم اسے نہ ماپتے تو تم اس سے کھاتے رہتے اور وہ (ہمیشہ) تمہارے لیے باقی رہتا (مسلم)

۵۹۴۲۔ (۷۵) **وَعَنْ** عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنَازَةٍ، فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوْصِي الْحَافِرَ يَقُوْلُ: «أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ، أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ» فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِيْ امْرَأَتِهِ، فَأَجَابَ وَنَحْنُ مَعَهُ، فَجِيْءَ بِالطَّعَامِ، فَوَضَعَ يَدَهُ، ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ، فَأَكَلُوْا، فَنَظَرْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَلُوْكُ لُقْمَةً فِيْ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا»

فَأَرْسَلَتِ الْمَرْأَةُ تَقُولُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ: إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَى النَّقِيعِ ـ وَهُوَ مَوْضِعٌ يُبَاعُ فِيهِ الْغَنَمُ ـ لِيَشْتَرِيَ لِي شَاةً، فَلَمْ تُوجَدْ، فَأَرْسَلْتُ إِلَى جَارٍ لِي قَدِ اشْتَرَى شَاةً أَنْ يُرْسِلَ بِهَا إِلَيَّ بِثَمَنِهَا، فَلَمْ يُوجَدْ، فَأَرْسَلْتُ إِلَى امْرَأَتِهِ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ بِهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَطْعِمِي هٰذَا الطَّعَامَ الْأَسْرَى». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۵۹۴۲: عاصم بن کلیب اپنے والد سے وہ ایک انصاری سے بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ (ادا کرنے) کے لیے گئے تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر (کے کنارے) قبر کھودنے والے کو وصیت کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ اس کے پاؤں کی جانب سے (قبر) وسیع کرو (اور) اس کے سر کی جانب سے وسیع کرو۔ جب آپؐ (قبرستان سے) واپس آئے تو آپؐ کو فوت شدہ انسان کی بیوی کی جانب سے (کھانے کے لیے) بلانے والا آیا' آپؐ نے دعوت کو قبول فرمایا۔ ہم بھی آپؐ کے ساتھ تھے' چنانچہ کھانا لایا گیا۔ آپؐ نے (کھانے کی جانب) اپنا ہاتھ بڑھایا بعد ازاں صحابہ کرامؓ نے بھی اپنے ہاتھ بڑھائے اور کھانا تناول کیا۔ ہم نے مشاہدہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منہ میں لقمہ گھما رہے ہیں اور آپؐ نے فرمایا کہ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ یہ ایسی بکری کا گوشت ہے جسے اس کے مالکوں کی اجازت کے بغیر حاصل کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس عورت نے (آپؐ کی جانب) پیغام بھیجا' وہ وضاحت کر رہی تھی کہ میں نے نقیع (منڈی) میں پیغام بھیجا (یہ ایسا مقام ہے جہاں بکریوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے) تاکہ میرے لیے بکری خریدی جائے لیکن بکری نہ مل سکی پھر میں نے اپنے پڑوسی کی جانب پیغام بھیجا جس نے ایک بکری خرید رکھی تھی کہ وہ اس بکری کو اس کی قیمت لے کر میری جانب بھیجے لیکن وہ شخص موجود نہ تھا۔ پھر میں نے اس کی بیوی کی جانب پیغام بھیجا تو اس نے یہ بکری میری جانب بھیجی (یہ واقعہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دو (ابوداؤد' بیہقی دلائل النبوۃ)

وضاحت: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا اس لیے چھوڑ دیا کہ اس عورت نے مالک کی اجازت کے بغیر بکری ذبح کی تھی۔ معلوم ہوا کہ مالک کی اجازت اور قیمت کی ادائیگی کے بغیر کسی چیز کو استعمال میں لانا منع ہے۔ (واللہ اعلم)

۵۹۴۳ - (۷٦) **وَعَنْ** حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ ـ وَهُوَ أَخُو أُمِّ مَعْبَدٍ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ أُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ، هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَدَلِيلُهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ اللَّيْثِيُّ، مَرُّوا عَلَى خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ، فَسَأَلُوهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوا مِنْهَا، فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ، وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ ـ مُسْنِتِينَ ـ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى شَاةٍ فِي كَسْرِ ـ الْخَيْمَةِ، فَقَالَ: «مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ؟» قَالَتْ: شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ. قَالَ: «هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ؟»

قَالَتْ: هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ: «أَتَأْذَنِيْنَ لِيْ أَنْ أَحْلُبَهَا؟» قَالَتْ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ إِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلَبًا فَاحْلُبْهَا. فَدَعَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَسَحَ بِيَدِهٖ ضَرْعَهَا. وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالٰى، وَدَعَا لَهَا فِيْ شَاتِهَا، فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ، وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ، فَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ، فَحَلَبَ فِيْهِ ثَجًّا، حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ، ثُمَّ سَقَاهَا حَتّٰى رَوِيَتْ، وَسَقٰى أَصْحَابَهٗ حَتّٰى رَوُوْا، ثُمَّ شَرِبَ آخِرَهُمْ، ثُمَّ حَلَبَ فِيْهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ، حَتّٰى مَلَأَ الْإِنَاءَ، ثُمَّ غَادَرَهٗ عِنْدَهَا، وَبَايَعَهَا، وَارْتَحَلُوْا عَنْهَا. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِيْ «الْإِسْتِيْعَابِ» وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ «الْوَفَاءِ»، وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ.

۵۹۴۳: حزام بن ہشامؒ اپنے والد سے وہ اپنے دادا حُبیش بن خالد سے روایت کرتے ہیں' یہ اُمّ معبدؓ کے بھائی ہیں۔ کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ سے نکلنے کا حکم دیا گیا تو آپؐ مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرما ہوئے (آپؐ کے ساتھ) ابو بکرؓ ابو بکرؓ کا غلام عامر بن فہیرہ اور ابو بکرؓ کا راہ نما عبداللہ لیثی تھا۔ جب (یہ سب) اُمّ معبدؓ کے خیموں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اس سے گوشت اور کھجوریں دریافت کیں تاکہ اس سے خریدیں لیکن انہوں نے اس کے ہاں ان میں سے کسی چیز کو نہ پایا نیز یہ لوگ کھانے پینے کی چیزوں سے خالی تھے اور قحط سالی میں مبتلا تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمے کے کونے میں ایک بکری دیکھی۔ آپؐ نے دریافت کیا' اے اُمّ معبد! اس بکری کا کیا حال ہے؟ اُمّ معبدؓ نے بتایا کہ لاغری نے اس کو بکریوں کے ریوڑ سے پیچھے چھوڑا ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ کیا اس میں کچھ دودھ ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ بکری (دودھ سے) بالکل خالی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' کیا تو مجھے اس کا دودھ نکالنے کی اجازت دیتی ہے؟ اس نے کہا' میرا باپ اور میری ماں آپؐ پر فدا ہوں' اگر آپؐ کو اس میں دودھ نظر آتا ہے تو نکال لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کو (اپنے پاس) منگوایا اور اپنا ہاتھ اس کے پستانوں پر پھیرا اور بسم اللہ پڑھ کر اُمّ معبدؓ کے لئے اس کی بکری کے حق میں دعا کی چنانچہ بکری نے آپؐ کے لئے اپنے دونوں پاؤں کھول دیے اور دودھ چھوڑ دیا اور جگالی کرنے لگی آپؐ نے ایسا برتن طلب کیا جو جماعت کے لئے کافی ہو۔ آپؐ نے اس سے بہتا ہوا دودھ نکالا یہاں تک کہ برتن پر جھاگ غالب تھی۔ بعد ازاں آپؐ نے اُمّ معبدؓ کو دودھ پلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئیں' پھر آپؐ نے اپنے رفقاء کو پلایا وہ بھی سیراب ہو گئے۔ سب سے آخر میں آپؐ نے پیا پھر آپؐ نے اس سے دوسری بار بلا توقف دودھ نکالا یہاں تک کہ برتن بھر گیا اور اس کو اُمّ معبدؓ کے پاس چھوڑا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اسلام پر بیعت لی پھر سب اس کے ہاں سے روانہ ہوئے (شرح السنۃ' ابن عبدالبر فی الاستیعاب' ابن الجوزی فی کتاب الوفاء) اس حدیث میں قصہ ہے۔

وضاحت: اُمّ معبدؓ کا کمل نام عاتکہ بنت خالد خزاعیہ ہے۔ حدیث کے آخر میں مذکور قصے سے مراد یہ ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے رفقاء اُمّ معبدؓ سے رخصت ہو گئے تو ان کا خاوند آیا اور دودھ دیکھا تو اس نے سوال کیا کہ یہ کہاں سے آیا ہے؟ اُمّ معبدؓ نے آپؐ کی صفات اور خصائل نہایت فصیح و بلیغ الفاظ میں

بیان کیں ۔ ابو معبد نے یہ سن کر کہا کہ یقیناً یہ شخص قریش سے ہو گا اور میں چاہوں کہ اس نبی کی صحبت میں زندگی گزاروں (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۸۸)

بَابُ الْكَرَامَاتِ

(کرامات کے بارے میں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٩٤٤ - (١) عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَاجَةٍ لَهُمَا، حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ، فِي لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ، ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَنْقَلِبَانِ، وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عُصَيَّةٌ - ، فَأَضَاءَتْ عَصَا أَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِي ضَوْئِهَا، حَتّٰى إِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ أَضَاءَتْ لِلْآخَرِ عَصَاهُ، فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰى بَلَغَ أَهْلَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۵۹۴۴ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسیدؓ بن حضیر اور عبادؓ بن بشر دونوں اپنے کسی کام کے سلسلے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ رات کا کافی حصہ گزر گیا جب کہ وہ رات انتہائی تاریک تھی۔ پھر وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اپنے گھروں کی جانب جانے کے لئے نکلے' ان دونوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں معمولی سی لاٹھی تھی۔ ان میں سے ایک کی لاٹھی سے روشنی ہوئی' وہ دونوں اس کی روشنی میں چلتے رہے لیکن جب راستے نے ان دونوں کو الگ الگ کر دیا تو دوسرے شخص کی لاٹھی سے بھی روشنی ہوئی' چنانچہ وہ دونوں اپنی اپنی لاٹھی کی روشنی میں چلتے ہوئے اپنے گھر پہنچ (بخاری)

وضاحت : کسی مسلمان پرہیزگار انسان سے جو افعال وقوع پذیر ہوں اور وہ عادت کے مطابق نہ ہوں بلکہ خلاف عادت ہوں اور وہ انہیں دکھانے کا بھی دعویٰ نہ کرتا ہو تو انہیں کرامات کہا جاتا ہے جیسا کہ مریم علیہا السلام کو بغیر کسی مرد کے قریب آنے سے حمل ٹھہر گیا اور عیسیٰ علیہ سلام پیدا ہوئے' پھر انہیں بلا اسباب رزق ملتا رہا نیز اصحاب کہف غار میں تین سو سال سے زیادہ عرصہ سوئے رہے' اس اثناء میں وہ کسی ظاہری آفت سے دوچار نہ ہوئے۔ اسی طرح آصف بن برخیا نے بلقیس کے تخت کو آنکھ جھپکنے سے پہلے حاضر کر دیا۔ یہ سب کرامات ہیں' ان میں دعویٰ نہیں ہوتا جبکہ پیغمبروں کے معجزات میں دعویٰ اور چیلنج ہوتا ہے اور اگر کسی کافر فتنہ باز شخص

سے عادت کے خلاف کوئی کام سرزد ہو جائے تو اسے استدراج کہا جاتا ہے جیسا کہ دجّال سے بظاہر محیّر العقول کرشمے صادر ہوں گے۔

٥٩٤٥ - (٢) **وَعَنْ** جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَ أُحُدٌ دَعَانِيْ أَبِيْ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ: مَا أُرَانِيْ إِلَّا مَقْتُوْلًا فِيْ أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَإِنِّيْ لَا أَتْرُكُ بَعْدِيْ أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَإِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ، وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا. فَأَصْبَحْنَا فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيْلٍ، وَدَفَنْتُهُ مَعَ آخَرَ فِيْ قَبْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۴۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب جنگِ اُحد وقوع پذیر ہوئی تو رات کو میرے والد نے مجھے بلایا اور کہا کہ میں اپنے بارے یہ محسوس کرتا ہوں کہ میرا شمار ان پہلے مقتولوں میں ہو گا جو آپؐ کے صحابہ کرامؓ میں سے شہادت سے سرفراز ہوں گے اور میں اپنے پیچھے کسی شخص کو نہیں چھوڑ رہا ہوں جو مجھے تجھ سے زیادہ عزیز ہو البتہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تو مجھے اپنے آپ سے بھی) زیادہ پیارے ہیں نیز مجھ پر قرض ہے جو تمہیں قرض ادا کرنا ہو گا اور اپنی بہنوں کے بارے میری وصیت کا خیال رکھنا کہ ان سے نیکی کرنا۔ جب صبح ہوئی تو وہ (اپنی پیش گوئی کے مطابق) سب سے پہلے شہید ہوئے اور میں نے انہیں ایک دوسرے شخص کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن کیا (بخاری)

وضاحت: جابر رضی اللہ عنہ کے والد عبداللہؓ کی کرامت تھی کہ انہیں شہادت کا رتبہ پانے سے متعلق پہلے خبر ہو گئی۔ عبداللہؓ کو جس صحابی کے ساتھ دفن کیا گیا وہ عمرو بن جموح تھے' وہ رشتے کے اعتبار سے جابرؓ کے بہنوئی بھی تھے معلوم ہوا کہ ضرورت کے مطابق دو دو آدمیوں کے لیے ایک قبر یا بہت سے آدمیوں کے لیے اجتماعی قبر بنائی جا سکتی ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۸۳)

٥٩٤٦ - (٣) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا أُنَاسًا فُقَرَاءَ، وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ». وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَشَرَةٍ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشَّى النَّبِيُّ ﷺ، فَجَاءَ بَعْدَمَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ. قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ؟ قَالَ: أَوَمَا عَشَّيْتِيْهِمْ؟ قَالَتْ: أَبَوْا حَتّٰى تَجِيْءَ، فَغَضِبَ. وَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا. فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ لَا تَطْعَمَهُ، وَحَلَفَ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمُوْهُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: كَانَ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ، فَدَعَا بِالطَّعَامِ، فَأَكَلَ وَأَكَلُوْا. فَجَعَلُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَتْ مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا. فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: يَا أُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ! مَا هٰذَا؟ قَالَتْ: وَقُرَّةِ عَيْنِيْ إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ، فَأَكَلُوْا، وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذُكِرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا. مُتَّفَقٌ.

عَلَيْهِ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ: كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ فِي «الْمُعْجِزَاتِ».

۵۹۴۶: عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے) اصحاب صفہ فقیر لوگ تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) فرمایا کہ جس شخص کے پاس دو انسانوں کا کھانا ہے وہ تیسرے شخص کو (ان میں سے) لے جائے اور جس شخص کے پاس چار کا کھانا ہے وہ پانچویں یا چھٹے شخص کو ان میں سے لے جائے جبکہ ابوبکرؓ تین افراد کو اپنے ساتھ لے گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ دس افراد کو لے گئے نیز ابوبکرؓ نے رات کا کھانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کھایا۔ بعد ازاں ابوبکرؓ (وہاں) رک گئے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی گئی پھر وہ (آپؐ کے گھر) واپس لوٹے اور وہیں رکے رہے حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا۔ رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد جس قدر اللہ نے چاہا ابوبکرؓ (اپنے گھر) آئے ان کی بیوی نے دریافت کیا کہ آپ کو کس چیز نے آپ کے مہمانوں سے دور رکھا؟ انہوں نے دریافت کیا کہ کیا تو نے انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ ابوبکرؓ کی بیوی نے جواب دیا کہ انہوں نے اس وقت تک کھانا کھانے سے انکار کیا ہے کہ جب تک آپ نہ آ جائیں۔ (اس کی یہ بات سن کر) ابوبکرؓ ناراض ہو گئے اور کہا' اللہ کی قسم! میں بالکل کھانا نہیں کھاؤں گا۔ ان کی بیوی نے قسم اٹھا کر کہا کہ وہ بھی کھانا نہیں کھائے گی اور مہمانوں نے بھی قسمیں اٹھائیں کہ وہ بھی کھانا نہیں کھائیں گے۔ ابوبکرؓ نے (معلوم ہو کر) کہا کہ یہ قسم شیطان کی جانب سے ہے۔ پھر ابوبکرؓ نے کھانا کھایا اور ساتھ مہمانوں نے بھی کھانا تناول کیا۔ وہ جب ایک لقمہ اٹھاتے تو نیچے اس سے زیادہ ہو جاتا تھا۔ ابوبکرؓ نے اپنی بیوی سے کہا' اے بنو فراس کی بہن! یہ کیا (عجیب بات) ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! اب یہ کھانا پہلے سے تین گنا زیادہ ہے۔ ان سب نے کھانا تناول کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھی کھانا بھیجا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپؐ نے بھی اس سے تناول کیا (بخاری مسلم) اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "ہم کھانے میں سے سبحان اللہ کی آواز سنتے رہے" کا ذکر معجزات کے باب میں ہو چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۹۴۷ - (۴) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ – أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرَى عَلَى قَبْرِهٖ نُوْرٌ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

دوسری فصل

۵۹۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نجاشی (حبشہ کا بادشاہ) فوت ہوا تو ہم (آپس میں) باتیں کیا کرتے تھے کہ اس کی قبر پر روشنی دکھائی دی جاتی ہے (ابو داؤد)

۵۹۴۸ ـ (۵) وَعَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا اَرَادُوْا غُسْلَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوْا: لَا نَدْرِيْ أَنُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ثِيَابِهٖ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا اَمْ نَغْسِلُهٗ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهٗ؟ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا اَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ، حَتّٰى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَذَقْنُهٗ فِيْ صَدْرِهٖ، ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، لَا يَدْرُوْنَ مَنْ هُوَ؟: اغْسِلُوا النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهٗ، فَقَامُوْا، فَغَسَلُوْهُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصُهٗ، يَصُبُّوْنَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيْصِ وَيَدْلُكُوْنَهٗ بِالْقَمِيْصِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۵۹۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (صحابہ کرام) نے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے جسم مبارک) سے آپؐ کے کپڑے اتاریں جیسا کہ ہم اپنے مردوں سے کپڑا اتار لیتے ہیں یا ہم آپؐ کے کپڑوں سمیت ہی غسل دے دیں؟ جب صحابہ کرامؓ نے اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند کو مسلط کر دیا یہاں تک کہ ان میں سے ہر شخص کی ٹھوڑی اس کے سینے میں تھی (یعنی سو گئے) اس کے بعد گھر کے کونے سے ان کے ساتھ ایک شخص ہم کلام ہوا۔ صحابہ کرامؓ کو کچھ علم نہیں کہ وہ شخص کون تھا؟ (اور اس نے کہا کہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں سمیت غسل دو چنانچہ وہ لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے آپؐ کو غسل دیا (جبکہ) آپؐ کا قمیص آپؐ (کے جسم پر تھا) قمیص کے اوپر سے پانی گرا رہے تھے اور آپؐ کے بدن کو قمیص سے ہی مل رہے تھے (بیہقی دلائل النبوۃ)

۵۹۴۹ ـ (۶) وَعَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، اَنَّ سَفِيْنَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَخْطَاَ الْجَيْشَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ اَوْ اُسِرَ، فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ، فَاِذَا هُوَ بِالْاَسَدِ. فَقَالَ: يَا اَبَا الْحَارِثِ! اَنَا مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، كَانَ مِنْ اَمْرِيْ كَيْتَ وَكَيْتَ، فَاَقْبَلَ الْاَسَدُ لَهٗ بَصْبَصَةٌ ـ حَتّٰى قَامَ اِلٰى جَنْبِهٖ، كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا اَهْوٰى اِلَيْهِ ـ، ثُمَّ اَقْبَلَ يَمْشِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى بَلَغَ الْجَيْشَ، ثُمَّ رَجَعَ الْاَسَدُ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۹۴۹: ابن المنکدرؒ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام سفینہؓ روم کے علاقے میں لشکر سے (راستہ) بھول گیا یا وہ قید کیا گیا' وہ نکل کر بھاگ رہا تھا اور لشکر کو تلاش کر رہا تھا۔ اچانک وہ ایک شیر کے بالمقابل ہوا۔ سفینہؓ نے (شیر کو مخاطب کرتے ہوئے) کہا' ابو حارث! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں' میرا معاملہ ایسا ہے (کہ میں راستہ) بھول گیا ہوں چنانچہ شیر اپنی دم ہلاتا ہوا آیا اور وہ سفینہؓ کے قریب کھڑا ہو گیا۔ شیر جب کسی (جانب سے) آواز کو سنتا تو ادھر کو چلا جاتا پھر سفینہؓ کی طرف چلتا ہوا آ جاتا یہاں تک کہ سفینہؓ لشکر میں پہنچ گیا پھر شیر واپس لوٹ گیا (شرح السنۃ)

۵۹۵۰ ـ (۷) وَعَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ، قَالَ: قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا، فَشَكَوْا اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ: اُنْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ، فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كُوًى اِلَى السَّمَاءِ، حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ

وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ. فَفَعَلُوْا، فَمُطِرُوْا مَطَرًا حَتّٰى نَبَتَ الْعُشْبُ، وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ، حَتّٰى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ، فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ، رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۹۵۰: ابوالجوزاءؒ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے باشندے شدید قسم کے قحط سے دوچار ہوئے' انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے شکایت کی۔ عائشہؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں سے آسمان کی جانب سوراخ کرو تاکہ آپؐ اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ ہو چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر بکثرت بارش ہوئی' جس کی وجہ سے گھاس اگ آئی اور اونٹ موٹے تازے ہو گئے یہاں تک کہ چربی کے سبب (ان کے پہلو) پھول گئے' اس سال کا نام عام الفتق یعنی خوش حالی کا سال رکھا گیا (دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے اور شیخ محمد بشیر سہسوانی نے اس واقعہ کو باطل ثابت کیا ہے (الرد علی البکری صفحہ ۶۸' صیانۃ الانسان عن وسوسۃ الشیطان صفحہ ۲۵۱)

۵۹۵۱ - (۸) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ اَيَّامُ الْحَرَّةِ - لَمْ يُؤَذَّنْ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا وَلَمْ يُقَمْ -، وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَسْجِدَ، وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلَاةِ اِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۹۵۱: سعید بن عبدالعزیزؒ بیان کرتے ہیں کہ جب "حرّہ" کا واقعہ ہوا تو تین دن تک مسجد نبوی میں اذان نہیں ہوئی اور نہ اقامت کہی گئی اور نہ ہی سعید بن مسیبؒ مسجد سے باہر نکلے۔ سعید بن مسیبؒ نماز کے اوقات کو ایک دھیمی آواز سے پہچانتے جو انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک سے سنائی دیتی تھی (دارمی)

۵۹۵۲ - (۹) وَعَنْ اَبِيْ خَلْدَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِي الْعَالِيَةِ: سَمِعَ اَنَسٌ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ ﷺ، وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ، وَكَانَ فِيْهَا رَيْحَانٌ - يَجِيءُ مِنْهُ رِيْحُ الْمِسْكِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۵۹۵۲: ابو خلدہؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوالعالیہ سے پوچھا' کیا انس رضی اللہ عنہ نے احادیث سنی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ انسؓ نے دس سال تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا فرمائی۔ انسؓ کا ایک باغ تھا جو سال میں دو مرتبہ پھل دیتا تھا نیز اس باغ میں ریحان کا درخت تھا جس سے کستوری کی خوشبو آتی تھی (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۹۵۳ - (۱۰) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

نُفَيْلٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، خَاصَمَتْهُ أَرْوَى بِنْتُ أَوْسٍ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، وَادَّعَتْ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا، فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا كُنْتُ آخُذُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟! قَالَ: مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ» فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: لَا أَسْأَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا. فَقَالَ سَعِيدٌ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَأَعْمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا قَالَ — فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا، وَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ، وَأَنَّهُ رَآهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ، تَقُولُ: أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيدٍ، وَأَنَّهَا مَرَّتْ عَلَى بِئْرٍ فِي الدَّارِ الَّتِي خَاصَمَتْهُ فِيهَا — ، فَوَقَعَتْ فِيهَا، فَكَانَتْ قَبْرَهَا.

تیسری فصل

۵۹۵۳: عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سعیدؓ بن زید بن عمرو بن نفیل (ان کا شمار عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے) سے اروی بنتِ اوس کا جھگڑا ہو گیا' اروی بنتِ اوس اس معاملے کو مروان بن حکم کے پاس لے گئی اور اس نے دعویٰ کیا کہ سعیدؓ نے اس کی زمین کے کچھ حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ سعیدؓ نے کہا کہ میں کس طرح اس کی زمین کا کچھ حصہ ظلم کے ساتھ چھین سکتا ہوں جبکہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ مروان نے کہا کہ آپ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ سعیدؓ نے کہا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپؐ نے فرمایا' جو شخص (کسی سے) ایک بالشت زمین ظلم کے ساتھ چھین لیتا ہے تو اس کی گردن میں سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔ مروان نے سعیدؓ سے کہا کہ میں اس کے بعد آپ سے دلیل کا مطالبہ نہیں کروں گا۔ سعیدؓ نے کہا' اے اللہ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اسے اندھا کر اور اسے اس کی زمین میں (جس کا اس نے دعویٰ کیا ہے) مار ڈال۔ عروہؓ نے بیان کیا کہ مرنے سے پہلے اس عورت کی بصارت ختم ہو گئی اور وہ اپنی زمین میں چل رہی تھی کہ اچانک ایک گڑھے میں گری اور مر گئی (بخاری مسلم)

اور مسلم کی روایت میں محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرؓ سے اس کی ہم معنی روایت ذکر ہوئی ہے کہ محمد بن زید نے اس عورت کو دیکھا کہ وہ اندھی ہو گئی' دیواروں کو ٹٹولتی اور کہا کرتی کہ مجھے سعیدؓ کی بددعا لگی ہے اور وہ عورت اپنے گھر کے ایک کنویں کے پاس سے گزری جس کے بارے میں وہ جھگڑی تھی' وہ کنواں اس کی قبر بنی۔

۵۹۵٤ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعَى سَارِيَةَ، فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ، فَجَعَلَ يَصِيحُ: يَا سَارِيَ! الْجَبَلَ. فَقَدِمَ رَسُولٌ مِنْ

الْجَبَلِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! لَقِينَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُونَا، فَإِذَا بِصَائِحٍ يَصِيحُ: يَا سَارِيَ! الْجَبَلَ. فَأَسْنَدْنَا ظُهُورَنَا إِلَى الْجَبَلِ، فَهَزَمَهُمُ اللهُ تَعَالَى. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۵۹۵۴: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ نے ایک لشکر بھیجا اس لشکر پر ایک شخص کو امیر مقرر کیا جس کو ساریہ کہا جاتا تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ عمرؓ خطبہ دے رہے تھے' وہ چلانے لگے' اے ساری! پہاڑ (کی جانب پیٹھ کر) (اس واقعہ کے بعد) ایک قاصد لشکر سے آیا' اس نے کہا' اے امیرالمؤمنین! ہم سے ہمارے دشمن ملے' انہوں نے ہمیں شکست سے ہمکنار کیا۔ اچانک ہم نے کسی چلانے والے کی آواز سنی (جو کہہ رہا تھا) اے ساری! پہاڑ (کی جانب پیٹھ کر) چنانچہ ہم نے اپنی پیٹھ پہاڑ کی جانب کر دی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست سے ہمکنار کیا (بیہقی دلائل النبوۃ)

۵۹۵۵ - (۱۲) وَعَنْ نُبَيْهَةَ بْنِ وَهْبٍ، أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ. فَذَكَرُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ كَعْبٌ: مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحُفُّوا بِقَبْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَضْرِبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ، وَيُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوا مِثْلَ ذَلِكَ، حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ ـــ خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُّونَهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۹۵۵: نُبَیہ بن وَھبؒ بیان کرتے ہیں کہ کعب احبارؒ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو (مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے) رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کے اوصاف) کا تذکرہ کیا۔ کعب احبار نے بیان کیا کہ ہر روز (آسمان سے) ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے گرد گھیرا ڈال لیتے ہیں' وہ اپنے پروں کو (اڑنے کے لیے) قبر کے گرد مارتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ جب شام کا وقت آتا ہے تو فرشتے آسمان کی جانب چڑھتے ہیں اور ان کی تعداد کے برابر اترتے ہیں اور وہ بھی ان کی طرح کرتے ہیں یہاں تک کہ جب (قیامت کے دن) آپؐ سے زمین پھٹے گی تو آپؐ ستر ہزار فرشتوں کے جلو میں نکلیں گے' وہ آپؐ کو گھیرے ہوں گے (دارمی)

بَابُ هِجْرَةِ الرَّسُوْلِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَوَفَاتِهِ

(مکہ مکرمہ سے صحابہ کرامؓ کی ہجرت اور آپؐ کی وفات)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۹۵۶ - (۱) عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، فَجَعَلَا يُقْرِئَانِنَا الْقُرْآنَ. ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَبِلَالٌ وَسَعْدٌ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ عِشْرِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، فَمَا رَاَيْتُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ، فَرَحَهُمْ بِهٖ، حَتّٰى رَاَيْتُ الْوَلَائِدَ وَالصِّبْيَانَ يَقُوْلُوْنَ: هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ جَاءَ، فَمَا جَاءَ حَتّٰى قَرَاْتُ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ فِيْ سُوَرٍ مِثْلِهَا مِنَ الْمُفَصَّلِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۵۹۵۶: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے سب سے پہلے پہل جو لوگ ہمارے پاس آئے وہ مصعب بن عمیرؓ اور ابن اُم مکتومؓ تھے' وہ دونوں ہمیں قرآن پاک پڑھاتے تھے۔ ان کے بعد عمارؓ' بلالؓ اور سعدؓ آئے۔ بعد ازاں عمرؓ بیس صحابہ کرامؓ کی معیت میں آئے' ان کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ (براءؓ کہتے ہیں کہ) میں نے مدینہ منورہ کے لوگوں کو کسی بات پر اس قدر خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا' جس قدر وہ آپؐ کی آمد پر خوش ہوئے۔ حتیٰ کہ میں نے لونڈیوں اور بچوں کو دیکھا وہ (فرطِ مسرت سے با آوازِ بلند) کہہ رہے تھے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ اور میں آپؐ کے تشریف لانے سے پہلے ہی میں (سورۃ) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور اس جیسی دیگر مفصل سورتیں پڑھ (کر یاد کر) چکا تھا (بخاری)

۵۹۵۷ - (۲) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ». فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا. فَعَجِبْنَا لَهُ، فَقَالَ النَّاسُ: اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا

وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا! فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۵۷: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی بیماری کے آخری دور میں) منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا' ایک (عظیم) انسان کو اللہ تعالٰی نے اس بات کا اختیار دیا کہ وہ دنیا کی ناز و نعمت سے جو اللہ تعالٰی نے اس کو عطا کی ہیں اور اس چیز کے درمیان جو اللہ تعالٰی کے ہاں ہے' میں سے کوئی ایک اختیار کر لے۔ چنانچہ اس نے اس چیز کو اختیار کیا جو اللہ تعالٰی کے ہاں ہے۔ (اس بات کو سمجھتے ہوئے) ابو بکرؓ اشکبار ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم آپؐ پر اپنے ماں باپ کے ساتھ قربان جائیں۔

(ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ) ہم نے ابو بکرؓ کے آبدیدہ ہونے پر تعجب کا اظہار کیا۔ لوگوں نے کہا' اس عمر رسیدہ شخص کو دیکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کے بارے میں بتا رہے ہیں' جس کو اللہ تعالٰی نے اختیار تفویض کیا کہ اسے دنیا کی نعمتیں عطا کرے یا اسے وہ نعمتیں عطا ہوں جو اللہ تعالٰی کے ہاں ہیں۔ اور یہ عمر رسیدہ شخص کہہ رہا ہے کہ ہم اپنے ماں باپ کے ساتھ آپؐ پر قربان جائیں۔ (واقعہ یہ ہے کہ یہ جملہ اس وقت بولا جاتا ہے جب یہ معلوم ہو کہ کوئی عظیم شخص دنیا چھوڑ کر جا رہا ہو۔ بعد میں معلوم ہوا کہ) اختیار دیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے اور ابو بکرؓ ہم سے زیادہ علم اور فہم رکھتے تھے (بخاری' مسلم)

۵۹۵۸ - (۳) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِينَ -، كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: «إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ -، وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ وَأَنَا فِي مَقَامِي هٰذَا، وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلٰكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا». وَزَادَ بَعْضُهُمْ: «فَتَقْتَتِلُوا، فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۵۸: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ سال کے بعد (جنگ) اُحد کے شہیدوں کی نماز جنازہ ادا کی گویا کہ آپؐ زندوں اور فوت شدہ لوگوں کو الوداع کہہ رہے ہیں۔ بعد ازاں آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا' میں تم سے پہلے تمہارا انتظام کروں گا (یعنی سفارش کروں گا) اور میں تمہارے احوال کا علم رکھتا ہوں' بلاشبہ تم سے حوض (کوثر) پر ملاقات ہو گی اور میں اپنے اس مقام سے حوض کوثر کا مشاہدہ کر رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں اور میں تم سے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے البتہ میں خطرہ محسوس کرتا ہوں کہ تم دنیا کی جانب میلان کر لو گے۔

اور بعض رُواۃ نے اضافہ کیا ہے کہ تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے پس تم تباہ و برباد ہو جاؤ گے جیسا کہ تم سے پہلے لوگ تباہ و برباد ہو گئے (بخاری' مسلم)

۵۹۵۹ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ عَلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تُوُفِّيَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي ــ، وَأَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ، دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَبِيَدِهِ سِوَاكٌ وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ، فَقُلْتُ: آخُذُهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ، فَتَنَاوَلْتُهُ، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ ــ، وَقُلْتُ: أُلَيِّنُهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ، فَلَيَّنْتُهُ، فَأَمَرَّهُ ــ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيهَا مَاءٌ، فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ، وَيَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ»، ثُمَّ نَصَبَ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يَقُولُ: «فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى» حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں بلاشبہ مجھ پر اللہ کے انعامات میں سے یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر، میری باری اور میرے حلق اور سینے کے درمیان فوت کیے گئے نیز بلاشبہ اللہ تعالی نے آپؐ کی وفات کے قریب میرے اور آپؐ کے آب دہن کو اکٹھا کیا (اس طرح ہوا) کہ عبدالرحمان بن ابوبکر میرے پاس آئے' ان کے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سہارا دے رکھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ مسواک کی جانب دھیان کیے ہوئے ہیں اور میں نے آپؐ کے انداز سے محسوس کیا کہ آپؐ مسواک کرنے کو پسند کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا' آپؐ کے لیے مسواک لاؤں؟ آپؐ نے سر کے ساتھ اشارہ کیا کہ ہاں! آپؐ نے مسواک کرنی شروع کی لیکن مسواک سخت تھی۔ میں نے عرض کیا' اسے میں آپؐ کے لیے نرم کیے دیتی ہوں۔ آپؐ نے سر کے ساتھ اشارہ کیا کہ ہاں! چنانچہ میں نے مسواک کو (اپنے آب دہن کے ساتھ) نرم کیا۔ آپؐ نے اسے (دانتوں پر) پھیرا اور آپؐ کے سامنے ایک برتن تھا جس میں پانی تھا' آپؐ اپنے دونوں ہاتھوں کو پانی میں داخل فرماتے رہے اور انہیں اپنے چہرے پر لگاتے رہے اور (زبان سے) کہہ رہے تھے کہ صرف اللہ ہی معبود برحق ہے بلاشبہ موت مشکلات لاتی ہے۔ بعد ازاں آپؐ نے اپنا ہاتھ اونچا کیا اور کہنا شروع کر دیا' (اے اللہ!) مجھے ایسا مقام عطا کر جہاں رفیقِ اعلیٰ ہے اور آپؐ کا ہاتھ مبارک (نیچے کی جانب) جھک گیا۔ (بخاری)

۵۹۶۰ - (٥) وَعَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرَضُ إِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ». وَكَانَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ أَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيدَةٌ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ»، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جب بھی کوئی پیغمبر مرض (الموت) میں مبتلا ہوتا ہے تو اسے دنیا (میں مزید رہنے) اور آخرت (کی جانب سدھارنے) میں اختیار دیا جاتا ہے۔ آپؐ جس بیماری میں فوت ہوئے' اس میں آپؐ پر زبردست ہچکی کا حملہ ہوا۔ میں نے سنا

آپ فرما رہے تھے کہ مجھے ان لوگوں میں شامل کر جن پر تو نے اپنا انعام کیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں۔ (عائشہؓ فرماتی ہیں) چنانچہ میں سمجھ گئی کہ آپ کو اختیار دیا گیا ہے (بخاری، مسلم)

٥٩٦١ - (٦) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ . فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: وَاكَرْبَ أَبَاهُ! فَقَالَ لَهَا: لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ. فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ! أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ، يَا أَبَتَاهُ! مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ، يَا أَبَتَاهُ! إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ. فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا أَنَسُ! أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ التُّرَابَ؟ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٥٩٦١: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سخت بیمار پڑ گئے اور آپؐ کو بیماری کی شدت نے نڈھال کر دیا۔ فاطمہؓ نے (اندوہناک آواز میں) کہا، ہائے! ابا جان کی تکلیف! آپؐ نے فاطمہؓ سے فرمایا کہ آج کے روز کے بعد تیرے ابا جان پر (ہرگز) کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔ جب آپؐ وفات پا گئے تو فاطمہؓ نے کہا، ہائے ابا جان! آپؐ نے (اپنے) پروردگار کی دعوت پر لبیک کہہ دی ہے۔ ہائے ابا جان! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہے۔ ہائے ابا جان! ہم جبرائیلؑ کو آپؐ کی موت کی خبر دیتے ہیں۔ جب آپؐ کو دفن کر دیا گیا تو فاطمہؓ نے (انسؓ سے) کہا، اے انس! تم نے کیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے جسم اطہر) پر مٹی ڈالی؟ (بخاری)

وضاحت: فاطمہ رضی اللہ عنہا آپؐ کی لختِ جگر ہیں، غم کی شدت نے انہیں نڈھال کر دیا تھا۔ اس صدمہ سے بے ساختہ ان کی زبان سے آہ و زاری کے کلمات نکل آئے۔ اس قسم کے کلمات کا شمار نوحہ خوانی میں نہیں ہوتا، جس سے منع کیا گیا ہے۔ جس نوحہ خوانی سے منع کیا گیا ہے اس میں عورتوں کا اپنے کپڑے پھاڑنا، بالوں کا نوچنا اور رخساروں کو پیٹنا شامل ہے۔ لیکن فاطمۃ الزہراءؓ کی زبان سے صرف وہ کلمات نکلے جن سے ان کا غم ہلکا ہوا۔ فاطمہؓ آپؐ کی وفات کے بعد صرف چھ ماہ بحالتِ رنج و غم حیات رہیں اور پھر آپؐ کے فرمان کے مطابق اس جہانِ فانی سے رحلت کر گئیں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

٥٩٦٢ - (٧) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ بِحِرَابِهِمْ فَرَحًا لِقُدُومِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

وَفِي رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ: مَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَحْسَنَ وَلَا أَضْوَأَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ

مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَمَا نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ، حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا.

دوسری فصل

۵۷۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ (ہجرت کر کے) تشریف لائے تو آپؐ کی آمد پر خوشی (کا اظہار) کرتے ہوئے حبشی نیزوں کے ساتھ رقص کرنے لگے (ابوداؤد)

اور دارمی کی روایت میں ہے انسؓ نے بیان کیا کہ جس دن رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے' میں نے اس دن سے زیادہ بہتر اور منور دن کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی میں نے اس دن سے برا اور اندھیرے والا دن دیکھا کہ جس دن رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے۔

اور ترمذی کی روایت میں ہے انسؓ نے بیان کیا کہ جس روز رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہر چیز روشن نظر آنے لگی اور جس روز آپؐ فوت ہوئے تو مدینہ منورہ کی ہر چیز پر تاریکی چھا گئی' ابھی ہم نے اپنے ہاتھوں سے گرد و غبار صاف نہیں کی تھی بلکہ ہم آپؐ کو دفن کرنے میں مصروف تھے کہ ہمارے دلوں میں (آپؐ کی محبت کے نور کے فقدان کی وجہ سے) تبدیلی رونما ہو گئی۔

٥٩٦٣ - (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْئًا. قَالَ: «مَا قَبَضَ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ». ادْفِنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فوت ہوئے تو صحابہ کرامؓ نے آپؐ کے دفن کرنے کی جگہ میں اختلاف کیا۔ ابوبکرؓ نے وضاحت کی کہ میں نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس بارے میں) کچھ سنا ہے آپؐ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر پیغمبر کو اس جگہ میں فوت کیا جہاں وہ دفن ہونا پسند کرتا تھا' اس لئے آپؐ کو آپؐ کے بستر کی جگہ پر دفن کیا جائے (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٩٦٤ - (٩) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: «إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ». قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ —، وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى». قُلْتُ: إِذَنْ لَا يَخْتَارُنَا. قَالَتْ: وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ: «إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ»

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ قَوْلُهُ: «اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْأَعْلٰى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۵۹۶۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تندرستی کی حالت میں فرمایا کرتے تھے کہ کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک کہ اُسے جنت میں اپنے مقام کا مشاہدہ نہیں کرا دیا جاتا' بعد ازاں اسے اختیار دیا جاتا ہے۔ عائشہؓ نے بیان کیا کہ جب آپؐ پر موت کی علامات نمودار ہوئیں تو آپؐ کا سر مبارک میری ران پر تھا' آپؐ پر غشی طاری ہوئی' پھر ہوش میں آئے اور آپؐ کی نظر چھت کی جانب بلند ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا' اے اللہ! میں رفیقِ اعلیٰ (یعنی اللہ) کو پسند کرتا ہوں۔ میں نے (دل میں) کہا' اس وقت آپؐ ہمیں پسند نہیں فرمائیں گے؟ عائشہؓ کہتی ہیں' میں نے معلوم کر لیا کہ یہ وہی بات ہے جس کا ذکر آپؐ صحت کی حالت میں کیا کرتے تھے کہ کوئی پیغمبر اس وقت تک فوت نہیں ہوتا جب تک کہ جنت میں اس کو اس کا مقام نہیں دکھا دیا جاتا' پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے (عائشہؓ نے بیان کیا) کہ آخری کلمہ جو آپؐ نے فرمایا' وہ یہ تھا "اے اللہ! میں رفیقِ اعلیٰ (یعنی اللہ) کو پسند کرتا ہوں" (بخاری' مسلم)

۵۹۶۵ - (۱۰) وَعَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ: «يَا عَائِشَةُ! مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِيْ أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ، وَهٰذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِيْ مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۶۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں فرمایا' اے عائشہ! میں (زہریلے) کھانے کی تکلیف کو محسوس کر رہا ہوں جسے میں نے خیبر میں تناول کیا تھا اور اس وقت میں محسوس کر رہا ہوں کہ زہر کے اثر سے میرے دل کی شریان پھٹ رہی ہے (بخاری)

۵۹۶۶ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ، فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلُمُّوْا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ». فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ، وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ، حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللهِ، فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ: قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ: فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْاِخْتِلَافَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «قُوْمُوْا عَنِّيْ». قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ.

وَفِيْ رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِيْ مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَوْمُ الْخَمِيْسِ، وَمَا يَوْمُ

الْخَمِيسِ؟ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصَى. قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ؟ قَالَ: اِشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعُهُ فَقَالَ: «ائْتُوْنِي بِكَتِفٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ أَبَدًا». فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ. فَقَالُوْا: مَا شَأْنُهُ؟! أَهَجَرَ؟ — اسْتَفْهِمُوْهُ، فَذَهَبُوْا يَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ. فَقَالَ: «دَعُوْنِي، ذَرُوْنِي، فَالَّذِي أَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُوْنَنِي إِلَيْهِ». فَأَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ: فَقَالَ: «أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَأَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيْزُهُمْ». وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ، أَوْ قَالَهَا فَنَسِيْتُهَا قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۳۳ : ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موت (کے مقدمات) نے آن گھیرا اور گھر میں (بہت سے) افراد تھے جن میں عمرؓ بن خطاب بھی تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آپ آئیں میں آپ کو ایک تحریر لکھے دیتا ہوں جس کے بعد آپ لوگ گمراہی سے ہرگز ہمکنار نہیں ہوں گے (یہ کلمہ سن کر) عمرؓ نے کہا' آپؐ پر بیماری کا غلبہ ہے اور آپؐ کے پاس قرآن ہے آپؐ کو اللہ کی کتاب کافی ہے لیکن گھر میں (موجود) افراد کی آراء مختلف تھیں' وہ (آپس میں) جھگڑنے لگے۔ کسی نے کہا کہ (قلم دوات) آپؐ کے قریب کرو تاکہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لیے تحریر کروا دیں اور کسی نے وہی بات کہی جو عمرؓ نے کہی تھی۔ جب شور و شغب اور اختلاف شدت اختیار کر گیا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پاس سے چلے جاؤ (میں نے تحریر کرانے کے ارادے کو ختم کر دیا ہے) عُبیداللہؓ کہتے ہیں کہ ابنِ عباسؓ کہہ رہے تھے کہ زبردست پریشانی کی بات ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحریر کرانے میں رفقاء کا اختلاف اور شور و شغب حائل ہو گیا ہے۔ سلیمان بن ابی مسلم کی روایت میں ہے ابنِ عباسؓ نے کہا کہ جمعرات کا روز کیا روز ہے (یعنی سخت پریشانی کا روز ہے یہ کہہ کر) انہوں نے رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں سے (زمین کے) کنکر بھیگ گئے۔ میں نے دریافت کیا کہ اے ابنِ عباس! جمعرات کے روز (کے ذکر سے کیا مقصود ہے؟) ابنِ عباسؓ نے کہا کہ اس روز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف میں اضافہ ہو گیا تھا تو آپؐ نے فرمایا' میرے پاس شانے کی ہڈی لاؤ میں تمہیں تحریر لکھ دیتا ہوں جس کے بعد تم کبھی گمراہی سے ہم کنار نہیں ہو سکو گے لیکن انہوں نے اختلاف کیا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب جھگڑا کرنا درست نہ تھا۔ بعض صحابہؓ نے کہا کہ آپؐ کا کیا حال ہے؟ کیا بیماری کے سبب آپ کا کلام مختلف تو نہیں ہے؟ آپؐ کے کلام کو سمجھنا چاہیے۔ چنانچہ بعض صحابہ کرامؓ (آپ کے ہاں) گئے۔ انہوں نے آپؐ سے تکرار کرنا شروع کیا۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے (میرے حال پر) رہنے دو! مجھے (میرے حال پر) رہنے دو! میں جس حال میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم مجھے دعوت دیتے ہو۔ پھر آپؐ نے انہیں تین باتوں کا حکم دیا۔ آپؐ نے فرمایا' مشرکوں کو جزیرۃُ العرب سے نکال دینا اور وفد کے اراکین کو عزت و احترام دینا جیسا کہ میں انہیں عزت و احترام دیتا تھا (ابنِ عباسؓ کہتے ہیں کہ) آپؐ تیسری بات بتانے سے چپ ہو گئے یا آپؐ نے تو بیان کی لیکن میں بھول گیا۔ سُفیان کہتے ہیں کہ یہ سلیمان کا قول ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت : رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب آپؐ مرض الموت میں مبتلا تھے اور آپؐ نماز کی امامت فرمانے سے معذور تھے تو آپؐ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں حکم دیا کہ وہ نمازوں کی امامت کرائیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے امامتِ صغریٰ کے لیے جس شخص کا انتخاب فرمایا ہے وہی آپ کے بعد امامتِ کبریٰ کا حقدار ہے۔ مزید برآں آپؐ نے صحابہ کرامؓ کی اس انداز سے تربیت فرمائی تھی کہ آپؐ کو یقین تھا کہ وہ میرے بعد جس شخص کا انتخاب کریں گے' وہ درست ہو گا۔ اس لئے آپؐ نے ابوبکرؓ یا کسی دوسرے صحابی کو نامزد نہ فرمایا البتہ آپؐ نے ایک بار اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ میں ابوبکرؓ کو خلیفہ نامزد کروں مزید تفصیل کے لیے (۵۹۷۰) نمبر حدیث ملاحظہ کریں (واللہ اعلم)

۵۹۶۷ - (۱۲) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اُمِّ اَيْمَنَ نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزُوْرُهَا، فَلَمَّا انْتَهَيَا اِلَيْهَا بَكَتْ. فَقَالَا لَهَا: مَا يُبْكِيْكِ؟ اَمَا تَعْلَمِيْنَ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: اِنِّيْ لَا اَبْكِيْ اِنِّيْ لَا اَعْلَمُ ـ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَلٰكِنْ اَبْكِيْ اَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ، فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ، فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۶۷ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابوبکرؓ نے عمرؓ سے کہا کہ ہم اُمِّ ایمنؓ کی زیارت کے لئے چلیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) ان سے ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے تھے' جب ہم ان کے پاس پہنچے (تو) وہ رونے لگیں۔ انہوں نے اُن سے دریافت کیا کہ آپ کس لئے رو رہی ہیں؟ کیا آپ کو یقین نہیں ہے کہ جو مقام اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بہت بہتر ہے۔ انہوں نے کہا' میں اس لئے نہیں رو رہی کہ میں آپؐ کے اس مقام کو نہیں جانتی ہوں جو اللہ کے پاس بہت بہتر ہے بلکہ میں تو اس لئے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی کا آنا منقطع ہو گیا ہے چنانچہ اُمِّ ایمن (کی اس بات) نے ان دونوں کو رونے پر مجبور کر دیا چنانچہ وہ دونوں ان کے ساتھ رونے لگے (مسلم)

وضاحت : اُمِّ ایمن' اُسامہ بن زید کی والدہ تھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی تھیں' یہ آپؐ کو اپنے والد کے ورثہ میں ملی تھیں۔ آپؐ نے اس کا نکاح زید بن حارثہؓ سے کرا دیا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے انحراف کرنا مناسب نہ سمجھا بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جن لوگوں کو زیادہ عزت و احترام سے نوازتے تھے' ابوبکرؓ بھی ان کا خاص خیال رکھتے اور ان کی زیارت کو جایا کرتے تھے (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۸)

۵۹۶۸ - (۱۳) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ، وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ، عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ، حَتّٰى اَهْوٰى نَحْوَ الْمِنْبَرِ، فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ، قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ اِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَى الْحَوْضِ

مِنْ مَقَامِيْ هٰذَا» ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا، فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ» قَالَ: فَلَمْ يَفْطَنْ لَهَا أَحَدٌ غَيْرُ أَبِيْ بَكْرٍ، فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ، فَبَكَى، ثُمَّ قَالَ: بَلْ نَفْدِيْكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَمْوَالِنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۹۶۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مرض الموت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' ہم مسجد میں تھے' آپؐ نے اپنے سر پر پٹی باندھ رکھی تھی۔ آپؐ منبر کی جانب جھکے اور اس پر تشریف فرما ہوئے' ہم بھی آپؐ کی پیروی کرتے ہوئے منبر کے قریب بیٹھ گئے۔ آپؐ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' میں اس مقام سے حوض کوثر کا مشاہدہ کر رہا ہوں۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ ایک (عظیم) انسان پر دنیا اور اس کی زیب و زینت پیش کی گئی (لیکن) اس نے آخرت کو ترجیح دی۔ ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ کے علاوہ اس نکتہ کو کسی نے نہ سمجھا۔ چنانچہ ابوبکرؓ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور وہ رونے لگے۔ پھر کہنے لگے' اے اللہ کے رسول! ہم آپؐ پر اپنے ماں باپ اور اپنی جانوں کو قربان کرتے ہیں۔ ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ اس کے بعد آپؐ (منبر سے) نیچے اترے اور وفات تک منبر پر تشریف فرما نہ ہوئے۔ (دارمی)

٥٩٦٩ - (١٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاطِمَةَ قَالَ: «نُعِيَتْ إِلَيَّ نَفْسِيْ» فَبَكَتْ قَالَ: «لَا تَبْكِيْ فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِيْ لَاحِقٌ بِيْ» فَضَحِكَتْ، فَرَآهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَ: يَا فَاطِمَةُ رَأَيْنَاكِ بَكَيْتِ ثُمَّ ضَحِكْتِ. قَالَتْ: إِنَّهُ أَخْبَرَنِيْ أَنَّهُ قَدْ نُعِيَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ فَبَكَيْتُ، فَقَالَ لِيْ: لَا تَبْكِيْ فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِيْ لَاحِقٌ بِيْ فَضَحِكْتُ. وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ، وَجَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً، وَالْإِيْمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۹۶۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب "اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ" (سورت) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ کو بلایا (اور ان سے) کہا' مجھے اپنی وفات کی خبر دی گئی ہے (یہ سن کر) وہ رونے لگیں۔ آپؐ نے انہیں رونے سے روکتے ہوئے فرمایا' میرے اہل و عیال میں سے سب سے پہلے تو مجھے ملے گی۔ (یہ سن کر) وہ ہنسنے لگیں۔ (اس اثناء میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی نے انہیں (روتے ہوئے) دیکھ لیا۔ انہوں نے دریافت کیا' اے فاطمہؓ! ہم نے تجھے (پہلے) روتے ہوئے دیکھا پھر تم ہنسنے لگیں۔ انہوں نے کہا' آپؐ نے مجھے بتایا تھا کہ مجھے میری موت کی خبر دی گئی ہے۔ (اس پر) میں رونے لگی۔ پھر آپؐ نے مجھے بتایا کہ تجھے رونا نہیں چاہیے اس لئے کہ میرے اہل میں سے سب سے پہلے تو مجھے ملے گی۔ چنانچہ میں ہنس پڑی۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب اللہ کی فتح و نصرت آن پہنچی اور یمن کے لوگ (اسلام لے) آئے ہیں' اہلِ یمن کے دل نرم ہیں اور ایمان یمن (والوں) میں ہے نیز قول و فعل میں ہم آہنگی بھی یمن والوں میں ہے (دارمی)

۵۹۷۰ - (۱۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: وَارَأْسَاهُ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُوْ لَكِ» فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَاثُكْلِيَاهُ! وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِيْ، فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ! لَقَدْ هَمَمْتُ ـ أَوْ أَرَدْتُ ـ أَنْ أُرْسِلَ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْهَدَ، أَنْ يَقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ ـ، أَوْ يَتَمَنّٰى الْمُتَمَنُّوْنَ، ثُمَّ قُلْتُ: يَأْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ، أَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے (سر میں شدید درد کے سبب) کہا' ہائے! میرا سر گیا یعنی مجھے موت آنے والی ہے' یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر اس طرح ہو (یعنی اگر تجھے موت نے آ لیا) اور میں زندہ ہوا تو میں تیرے لیے مغفرت مانگوں گا اور تیرے لئے (بلند درجات کی) دعا کروں گا۔ عائشہؓ نے کہا' ہائے میں مرجاؤں' اللہ کی قسم! (یہ بات سن کر) میں آپؐ کے بارے میں خیال کرتی ہوں کہ آپؐ میری موت کو پسند کرتے ہیں' اگر ایسا ہوا (یعنی میں مر گئی) تو آپؐ اسی دن کے آخر میں اپنی کسی بیوی سے صحبت کریں گے (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (ایسا گمان ہرگز نہ کر) بلکہ میرے سر میں درد ہے (اور میں موت سے ہم کنار ہو رہا ہوں) بے شک میرا قصد یا ارادہ ہے کہ میں ابوبکرؓ اور اس کے بیٹے (عبدالرحمانؓ) کی جانب پیغام بھیجوں اور (خلافت کی) وصیت کروں تاکہ کوئی کہنے والا نہ کہے یا آرزو کرنے والا آرزو نہ کرے (کہ آپؐ نے ابوبکرؓ کے لئے خلافت کی وصیت نہیں کی ہے اس کے بعد آپؐ نے فرمایا) پھر مجھے خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ انکار کریں گے اور مومنین ہٹا جائیں گے یا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہٹا جائیں گے اور مومنین انکار کریں گے (کہ ابوبکرؓ کے علاوہ کسی اور شخص کو خلیفہ بنایا جائے) (بخاری)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دل و جان سے یہ خواہش تھی کہ آپؐ کی وفات کے بعد ابوبکرؓ ہی خلیفہ بنیں۔ آپؐ کو وحی الٰہی سے معلوم ہو گیا تھا کہ ابوبکرؓ کے سوا کسی اور کی خلافت نہ ہی اللہ تعالیٰ کو منظور ہے اور نہ ہی مومنین کو ۔۔۔ صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں مجھ سے فرمایا کہ میرے پاس اپنے والد (ابوبکرؓ) اور بھائی (عبدالرحمان) کو بلائیں تاکہ میں انہیں خلافت لکھ دوں کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ کوئی کہنے والا کہے یا آرزو کرنے والا آرزو کرے کہ میں خلافت کے زیادہ لائق ہوں لیکن ابوبکرؓ کی خلافت کے علاوہ کسی اور کی خلافت کو اللہ تعالیٰ اور مومنین نہیں مانیں گے۔

۵۹۷۱ - (۱۶) وَعَنْهَا قَالَتْ: رَجَعَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جِنَازَةٍ مِنَ الْبَقِيْعِ فَوَجَدَنِيْ وَأَنَا أَجِدُ صُدَاعًا، وَأَنَا أَقُوْلُ: وَارَأْسَاهُ! قَالَ: «بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ! وَارَأْسَاهُ» قَالَ: «وَمَا ضَرَّكِ لَوْ مِتِّ قَبْلِيْ، فَغَسَّلْتُكِ ـ وَكَفَّنْتُكِ، وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ، وَدَفَنْتُكِ؟» قُلْتُ: لَكَأَنِّيْ بِكَ وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَرَجَعْتَ إِلٰى بَيْتِيْ فَعَرَّسْتَ فِيْهِ بِبَعْضِ نِسَائِكَ، فَتَبَسَّمَ

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثُمَّ بُدِیَٔ فِیْ وَجَعِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ۔

۵۹۷۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک روز بقیع (قبرستان) سے کسی جنازے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ آپؐ نے محسوس کیا کہ میرے سر میں درد ہے اور جب کہ میں کہہ رہی تھی' ہائے! میرا سر گیا۔ آپؐ نے فرمایا' اے عائشہ! (نہیں) بلکہ میرا سر گیا (یعنی میں موت سے ہمکنار ہونے والا ہوں) آپؐ نے فرمایا' تجھے چنداں فکر کی ضرورت نہیں' اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہو گئی تو میں تجھے غسل دوں گا' تجھے کفناؤں گا' تیری نماز جنازہ ادا کروں گا اور تجھے (اپنے ہاتھوں سے) دفن کروں گا۔ (عائشہؓ کہتی ہیں) میں نے کہا' اللہ کی قسم! مجھے یوں لگتا ہے کہ اگر آپؐ نے ایسا کیا تو جب آپؐ میرے گھر واپس جائیں گے تو اپنی عورتوں میں سے کسی سے صحبت کریں گے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے۔ اس کے بعد آپؐ پر اس بیماری کا حملہ ہوا جس میں آپؐ وفات پا گئے تھے (دارمی)

۵۹۷۲۔ (۱۷) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَیْشٍ دَخَلَ عَلٰی أَبِیْهِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ، فَقَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: بَلٰی حَدِّثْنَا عَنْ أَبِی الْقَاسِمِ ﷺ قَالَ: لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَتَاهُ جِبْرَئِیْلُ — فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللهَ أَرْسَلَنِیْ إِلَیْكَ تَكْرِیْمًا لَكَ، وَتَشْرِیْفًا لَكَ، خَاصَّةً لَكَ یَسْأَلُكَ عَمَّا هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْكَ، یَقُوْلُ: كَیْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ: أَجِدُنِیْ یَا جِبْرَئِیْلُ مَغْمُوْمًا، وَأَجِدُنِیْ یَا جِبْرَئِیْلُ مَكْرُوْبًا. ثُمَّ جَاءَهُ الْیَوْمَ الثَّانِیْ، فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ، فَرَدَّ عَلَیْهِ النَّبِیُّ ﷺ كَمَا رَدَّ أَوَّلَ یَوْمٍ، ثُمَّ جَاءَهُ الْیَوْمَ الثَّالِثَ، فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ یَوْمٍ، وَرَدَّ عَلَیْهِ كَمَا رَدَّ عَلَیْهِ، وَجَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ یُقَالُ لَهُ: إِسْمَاعِیْلُ عَلٰی مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ، كُلُّ مَلَكٍ عَلٰی مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَیْهِ، فَسَأَلَهُ عَنْهُ. ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِیْلُ — : هٰذَا مَلَكُ الْمَوْتِ یَسْتَأْذِنُ عَلَیْكَ. مَا اسْتَأْذَنَ عَلٰی آدَمِیٍّ قَبْلَكَ، وَلَا یَسْتَأْذِنُ عَلٰی آدَمِیٍّ بَعْدَكَ. فَقَالَ: اِئْذَنْ لَهُ، فَأَذِنَ لَهُ، فَسَلَّمَ عَلَیْهِ، ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللهَ أَرْسَلَنِیْ إِلَیْكَ، فَإِنْ أَمَرْتَنِیْ أَنْ أَقْبِضَ رُوْحَكَ قَبَضْتُ، وَإِنْ أَمَرْتَنِیْ أَنْ أَتْرُكَهُ تَرَكْتُهُ فَقَالَ: وَتَفْعَلُ یَا مَلَكَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: نَعَمْ، بِذٰلِكَ أُمِرْتُ، وَأُمِرْتُ أَنْ أُطِیْعَكَ، قَالَ: فَنَظَرَ النَّبِیُّ ﷺ إِلٰی جِبْرَئِیْلَ — عَلَیْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ جِبْرَئِیْلُ : یَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللهَ قَدِ اشْتَاقَ إِلٰی لِقَائِكَ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِمَلَكِ الْمَوْتِ: اِمْضِ لِمَا أُمِرْتَ بِهِ، فَقَبَضَ رُوْحَهُ، فَلَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَجَاءَتِ التَّعْزِیَةُ سَمِعُوْا صَوْتًا مِنْ نَاحِیَةِ الْبَیْتِ: اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ أَهْلَ الْبَیْتِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، إِنَّ فِی اللهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِیْبَةٍ، وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ، وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ، فَبِاللهِ فَاتَّقُوْا، وَإِیَّاهُ فَارْجُوْا، فَإِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ فَقَالَ عَلِیٌّ: أَتَدْرُوْنَ مَنْ هٰذَا؟ هُوَ الْخَضِرُ عَلَیْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

۱۷۵۹: جعفر بن محمد اپنے والد (باقرؒ) سے روایت کرتے ہیں کہ (قبیلۂ) قریش میں سے ایک شخص ان کے والد علی (زین العابدینؒ) بن حسین کے ہاں گیا۔ علی (زین العابدینؒ) بن حسین نے اس شخص سے کہا کہ کیا میں تجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک کے متعلق خبر نہ دوں؟ اس شخص نے کہا' ہاں! بیان کرو۔ علیؒ (زین العابدینؒ) بن حسین نے کہا کہ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو جرائیل علیہ السلام آپؐ کی تیمار داری کے لیے آئے اور کہا' اے محمدؐ! بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی عزت اور تعظیم کرتے ہوئے مجھے خاص طور پر آپؐ کی طرف بھیجا ہے' اللہ تعالیٰ آپؐ سے دریافت کرتے ہیں حالانکہ اس چیز کے بارے میں (جس کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے) وہ آپؐ سے زیادہ جانتا ہے کہ آپؐ اپنے آپ کو کیسا پاتے ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا کہ اے جرائیل! میں اپنے آپ کو غمگین پاتا ہوں اور اے جرائیل! میں اپنے آپ کو تکلیف میں پاتا ہوں۔ اس کے بعد پھر دوسرے روز بھی جرائیل علیہ السلام آئے اور آپؐ سے وہی بات کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا وہی جواب دیا جو پہلے روز دیا تھا۔ اس کے بعد تیسرے روز بھی جرائیل' آپؐ کے پاس آئے اور انہوں نے وہی بات کہی جو پہلے روز کی تھی۔ آپؐ نے بھی جرائیل کو وہی جواب دیا جو پہلے روز دیا تھا۔ اور (اس آخری روز) جرائیل علیہ السلام کے ساتھ ایک فرشتہ آیا جس کا نام اسماعیل تھا جو ایک لاکھ فرشتوں کا سردار ہے اور ان میں سے ہر فرشتہ ایک لاکھ فرشتوں کا سردار ہے۔ اس فرشتے نے آپؐ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے جرائیلؑ سے اس فرشتے کی بابت دریافت کیا۔ جرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ موت کا فرشتہ ہے (اور) آپؐ کی (جان قبض کرنے کے لیے) اجازت طلب کرتا ہے' حالانکہ اس سے پہلے اس نے کسی شخص سے اجازت طلب نہیں کی اور نہ ہی آپؐ کے بعد کسی شخص سے اجازت طلب کرے گا۔ آپؐ نے جرائیل علیہ السلامؑ سے فرمایا' اسے اجازت دو۔ چنانچہ اسے اجازت دی گئی۔ موت کے فرشتے نے آپؐ کو سلام عرض کیا۔ آپؐ نے سلام کا جواب دیا۔ اس کے بعد موت کے فرشتے نے کہا' اے محمدؐ! (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ ربُّ العزت نے مجھے آپؐ کی طرف بھیجا ہے۔ اگر آپؐ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں تو میں آپؐ کی روح قبض کروں اور اگر آپؐ مجھے اجازت مرحمت نہ فرمانا چاہیں تو میں آپؐ کی روح قبض نہیں کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا' اے ملکُ الموت! کیا تو ایسا ہی کرے گا؟ ملکُ الموت نے جواب دیا' بالکل مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آپؐ کی اطاعت کروں۔ اس حدیث کے راوی علی بن حسین کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جرائیل علیہ السلام کی طرف دیکھا تو جرائیل علیہ السلام نے کہا' اے محمدؐ! بلاشبہ اللہ ربُّ العزت آپؐ سے ملاقات کا شائق ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ملکُ الموت سے کہا کہ آپ اس کام کو کر گزریں جس کا آپ کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ملکُ الموت نے آپؐ کی روح کو قبض کیا۔ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور تعزیت کرنے والے آئے تو لوگوں نے گھر کے کونے میں سے ایک آواز سنی (جس کا ترجمہ ہے) "اے اہلِ بیت تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں' اللہ تعالیٰ ہی ہر ہلاک ہونے والی چیز کا بدلہ دینے والا ہے اور ہر فوت شدہ چیز کا تدارک کرنے والا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے ہی ڈرو اور اسی سے اُمید رکھو۔ بلاشبہ مصیبت زدہ شخص وہ ہے جو ثواب سے محروم کیا گیا ہے۔" علی (زین العابدینؒ) نے کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ (جس

نے یہ تعزیتی الفاظ ادا کیے ہیں) یہ کون ہے؟ (پھر خود ہی جواب دیا کہ) وہ خضر علیہ السلام تھے (بیہقی دلائل النبوۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند انتہائی درجہ ضعیف ہے بلکہ وہ احادیث جن میں یہ مذکور ہے کہ خضر علیہ السلام' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک زندہ رہے' وہ صحیح نہیں ہیں نیز امام بیہقیؒ کا کہنا ہے کہ اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن میمون القداح راوی ذاهب الحدیث ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۹۹)

(۱۰) بَابٌ

(باب) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث وغیرہ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۹۷۳ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيْرًا، وَلَا اَوْصٰى بِشَيْءٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۹۷۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وفات کے وقت) نہ ہی دینار، نہ ہی درہم، نہ ہی بکریاں اور نہ ہی اُونٹ چھوڑے اور نہ ہی آپؐ نے کوئی وصیت فرمائی (مسلم)

وضاحت: ایک روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے استفسار کیا گیا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں وصیت فرمائی تھی؟ عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کے بارے میں کب وصیت کی؟ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سہارا دے رکھا تھا یہاں تک کہ آپؐ فوت ہو گئے، آپؐ نے ہرگز وصیت نہیں کی۔ اہلِ تشیع حضرات غلط بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے علیؓ کے بارے میں وصیت فرمائی تھی۔ البتہ صحیح احادیث میں ہے کہ آپؐ نے کتابُ اللہ پر عمل کرنے، اہلِ بیت کا خیال رکھنے، یہود کو جزیرۃُ العرب سے نکالنے، نماز ادا کرنے اور ماتحت لوگوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کی وصیت فرمائی تھی نیز خیبر اور فدک کے باغات کو آپؐ نے تمام مسلمانوں کے لیے صدقہ کر دیا تھا۔ البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے اخراجات اس سے حاصل کیے جاتے تھے (فتح الباری جلد ۵ صفحہ ۳۶۲-۳۶۳)

۵۹۷٤ - (۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَخِيْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عِنْدَ مَوْتِهِ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا اَمَةً وَلَا شَيْئًا اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ، وَسِلَاحَهُ، وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۷٤: جویریہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی موت کے وقت نہ ہی دینار، نہ ہی درہم، نہ ہی غلام، نہ ہی لونڈی اور نہ ہی کوئی اور چیز چھوڑی

تھی البتہ آپؐ کی ایک سفید خچر' کچھ ہتھیار اور زمین تھی' جس کو آپؐ نے صدقہ کردیا تھا (بخاری)

۵۹۷۵ - (۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا یَقْتَسِمُ وَرَثَتِیْ دِیْنَارًا، مَا تَرَکْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِیْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِیْ فَهُوَ صَدَقَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۹۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے وارث (میرے مرنے کے بعد) دینار تقسیم نہیں کریں گے' میری بیویوں کے اخراجات اور میرے خلیفہ کی ضروریات کے بعد جو کچھ باقی بچے وہ صدقہ ہوگا (بخاری' مسلم)

۵۹۷۶ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا نُوْرَثُ، مَا تَرَکْنَاهُ صَدَقَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۹۷۶: ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' ہم ورثہ نہیں چھوڑتے بلکہ ہم (پیغمبر) جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے (بخاری' مسلم)

۵۹۷۷ - (٥) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، اَنَّهُ قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِیَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَیْنَ یَدَیْهَا، وَاِذَا اَرَادَ هَلَکَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِیُّهَا حَیٌّ فَاَهْلَکَهَا وَهُوَ یَنْظُرُ، فَاَقَرَّ عَیْنَهٗ بِهَلَکَتِهَا حِیْنَ کَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۷۷: ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ جب اپنے بندوں کی جماعت پر رحمت کا ارادہ کرتے ہیں تو ان سے پہلے ان کے پیغمبر کو فوت کرلیتے ہیں' اسے اُن سے پہلے اُن کا منتظم اور سفارشی بنا دیتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی اُمّت کو تباہ و برباد کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ان کے پیغمبر کی زندگی میں ہی انہیں عذاب میں مبتلا کرتے ہیں اور انہیں ہلاک کردیتے ہیں۔ وہ پیغمبر عذابِ الٰہی کا مشاہدہ کرتا ہے جس سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں (ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ) وہ اس کی تکذیب کرتے ہیں اور اس کے احکام کی نافرمانی کرتے ہیں (مسلم)

۵۹۷۸ - (٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اَحَدِکُمْ یَوْمٌ وَلَا یَرَانِیْ، ثُمَّ لَاَنْ یَرَانِیْ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۷۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے تم میں سے ہر ایک شخص پر ایسا دن آئے گا کہ وہ مجھے نہیں دیکھے

کا بعد ازاں وہ مجھے دیکھے تو میں اسے اس کے اہل اور مال سب سے زیادہ محبوب ہوں گا (مسلم)
وضاحت: اس حدیث پاک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمّت کو دلاسا دلایا ہے کہ جب میں انہیں داغ مفارقت دے دوں تو وہ میری جدائی کے سبب پریشان نہ ہوں بلکہ اسے رحمت خداوندی سمجھیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُمّتِ مسلمہ کے شافع اور منتظم ہوں گے، اسی لئے اس اُمّت کو اُمّتِ مرحومہ کہتے ہیں (واللہ اعلم)

[وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ وَالثَّالِثِ]

اس باب میں دوسری اور تیسری فصل نہیں ہے۔

كِتَابُ الْمَنَاقِبِ وَالْفَضَائِلِ

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَذِكْرِ الْقَبَائِلِ

(قریش کے فضائل اور قبائل کا تذکرہ)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۹۷۹ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلنَّاسُ — تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ، مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ، وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۹۷۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگ (دینِ اسلام میں) قریش کے تابع ہیں۔ عام مسلمان' قریش کے مسلمانوں کے تابع ہیں اور عام کافر قریش کے کافروں کے تابع ہیں۔ (بخاری' مسلم)

وضاحت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کوئی قریشی کافر نہ تھا چونکہ قریش دورِ جاہلیت میں سرداری کے منصب پر فائز تھے اس لئے انہیں اسلام میں بھی قیادت کا شرف حاصل ہوا یہی وجہ ہے کہ خلافت قریش میں رہی (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۸)

۵۹۸۰ - (۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۸۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسلام اور کفر میں تمام لوگ قریش کے پیروکار ہیں (مسلم)

۵۹۸۱ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ — فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۸۱ : ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خلافت قریش میں رہے گی جب تک کہ ان میں سے دو انسان (بھی) باقی ہوں گے (بخاری' مسلم)

۵۹۸۲ - (٤) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِيْ قُرَيْشٍ، لَا يُعَادِيْهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهِ، مَا أَقَامُوا الدِّيْنَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۸۲ : معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے' بلاشبہ خلافت قریش میں رہے گی' جب تک کہ وہ دینِ اسلام (کے احکام) کو قائم کرتے رہیں گے' جو شخص بھی ان سے دشمنی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو چہرے کے بل گرا دے گا (بخاری)

۵۹۸۳ - (٥) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيْزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً، كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمْ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لَا يَزَالُ الدِّيْنُ قَائِمًا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُوْنَ عَلَيْهِمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۸۳ : جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے' بارہ خلفاء تک اسلام کو غلبہ حاصل رہے گا' وہ سب قریش سے ہوں گے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ لوگوں (کے دین) کا معاملہ راہِ صواب پر رہے گا جب تک کہ ان پر بارہ خلفاء رہیں گے' وہ سب قریش سے ہوں گے اور ایک روایت میں ہے کہ دینِ اسلام کا معاملہ قیامت کے قائم ہونے تک درست رہے گا' اُن پر بارہ خلفاء حکومت کریں گے وہ سب قریش سے ہوں گے (بخاری' مسلم)

وضاحت : اس حدیث میں بارہ خلفاء سے مقصود یہ ہے کہ بارہ خلفاء نہایت دیندار ہوں گے جو قیامت سے پہلے مختلف ادوار میں ہوں گے۔ چاروں خلفاءِ راشدہ' امام حسنؓ ' عمر بن عبدالعزیزؒ اور امام مہدی بھی ان بارہ خلفاء میں شامل ہیں۔ اہلِ تشیع (اثنا عشریہ) کا کہنا ہے کہ بارہ خلفاء اہلِ بیت سے ہوں گے اور وہ یکے بعد دیگرے آئیں گے۔ ان کی ترتیب ان کے نزدیک اس طرح ہے علیؓ ' حسنؓ ' حسینؓ ' علی زین العابدینؒ ' محمد باقرؒ ' جعفر صادقؒ ' موسیٰ کاظمؒ ' علی رضاؒ ' محمد تقیؒ ' علی نقیؒ ' حسن عسکریؒ اور محمد مہدیؒ (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۹)

۵۹۸۴ - (٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «غِفَارٌ — غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ — سَالَمَهَا اللّٰهُ، وَعُصَيَّةُ — عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۸۴ : ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' غفار (قبیلہ) کو اللہ

تعالیٰ معاف کرے اور اسلم (قبیلہ) کو اللہ تعالیٰ (مکروہات سے) بچائے اور عصیہ (قبیلہ) نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت : عصیہ قبیلہ کے لوگوں نے ہی بئر معونہ مقام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب قُرّاء کرامؓ کو موت کے گھاٹ اتارا تھا (مرقات جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۱)

۵۹۸۵ - (۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَأَشْجَعُ مَوَالِيَّ، لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۸۵ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قریش' انصار' جُہینہ' مزینہ' اسلم' غفار اور اشجع (قبائل) میرے دوست ہیں' اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے علاوہ ان کا کوئی دوست نہیں ہے (بخاری' مسلم)

۵۹۸۶ - (۸) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ — خَيْرٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَمِنْ بَنِيْ عَامِرٍ وَالْحَلِيْفَيْنِ بَنِيْ أَسَدٍ وَغَطَفَانَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۸۶ : ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسلم' غفار' مزینہ اور جہینہ قبیلے بنو تمیم' بنو عامر اور (ان کے) دو حلیف قبیلوں بنو اسد اور غطفان سے بہتر ہیں (بخاری' مسلم)

۵۹۸۷ - (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِيْ تَمِيْمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ، سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْهِمْ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: «هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ» قَالَ: وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا» وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ — عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَ: «أَعْتِقِيْهَا فَإِنَّهَا مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيْلَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۸۷ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں (اس وقت سے) بنو تمیم سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حق میں تین خصلتیں فرماتے سنا ہے آپؐ ان کے بارے میں فرما رہے تھے کہ میری اُمّت میں سے اس قبیلے کے لوگ دجّال پر سخت ترین ہوں گے۔ ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ان (کی جانب) سے صدقات آئے تو آپؐ نے فرمایا' یہ ہماری قوم (کی جانب) سے صدقات ہیں اور عائشہؓ کے پاس قبیلہ بنو تمیم کی ایک قیدی عورت تھی' آپؐ نے حکم دیا' اے عائشہ! اس کو آزاد کر دے' بلاشبہ یہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۹۸۸ - (۱۰) عَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ یُّرِدْ ھَوَانَ قُرَیْشٍ اَھَانَہُ اللّٰہُ» رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ.

دوسری فصل

۵۹۸۸: سعد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' جو شخص قریش کو ذلیل کرنے کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرے گا (ترمذی)

۵۹۸۹ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اَللّٰھُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَیْشٍ نَکَالاً، فَاَذِقْ اٰخِرَھُمْ نَوَالاً». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ.

۵۹۸۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے اللہ! تو نے قریش کے پہلے لوگوں کو عبرت سے ہمکنار کیا' تو ان کے آخری لوگوں کو انعام و اکرام سے نوازا (ترمذی)
وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی کی تحقیق کے مطابق یہ حدیث ضعیف ہے (احادیث ضعیفہ حدیث نمبر۳۹)

۵۹۹۰ - (۱۲) وَعَنْ اَبِیْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «نِعْمَ الْحَیُّ ــ الْاَسْدُ ــ وَالْاَشْعَرُوْنَ ــ لَا یَفِرُّوْنَ فِی الْقِتَالِ، وَلَا یَغُلُّوْنَ، ھُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْھُمْ» رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

۵۹۹۰: ابوعامر اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسد اچھا قبیلہ ہے اور اشعر (قبیلہ) کے لوگ لڑائی میں بھاگتے نہیں ہیں' وہ خائن بھی نہیں ہیں۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبداللہ بن خلاد راوی مجہول ہے۔ اس کا صحیح نام عبداللہ بن ملاذ ہے (التاریخ الرواۃ جلد۲ صفحہ ۲۶۳' ضعیف ترمذی صفحہ۵۲۸)

۵۹۹۱ - (۱۳) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اَلْاَزْدُ - اَزْدُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ، یُرِیْدُ النَّاسُ اَنْ یَّضَعُوْھُمْ وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّا اَنْ یَّرْفَعَھُمْ، وَلَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَقُوْلُ الرَّجُلُ: یَا لَیْتَ اَبِیْ کَانَ اَزْدِیًّا، وَیَا لَیْتَ اُمِّیْ کَانَتْ اَزْدِیَّۃً» رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

۵۹۹۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ازد (مشہور قبیلہ) زمین پر

اللہ کا لشکر ہے' لوگ انہیں نیچا دکھانا چاہتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ ان کو اونچا ہی رکھنا چاہتا ہے اور لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ ایک شخص کہے گا' اے کاش! میرا والد اَزد قبیلے سے ہوتا۔ اے کاش! میری والدہ اَزد قبیلے سے ہوتی (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲۶' احادیث ضعیفہ صفحہ ۲۳۶)

۵۹۹۲ - (۱٤) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ أَحْيَاءٍ: ثَقِيفٍ، وَبَنِي حَنِيفَةَ، وَبَنِي أُمَيَّةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۹۹۳ : عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو آپؐ تین قبیلوں بنو ثقیف' بنو حنیفہ اور بنو اُمیہ کو اچھا نہیں جانتے تھے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں حسن بصری راوی مدلّس ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۷۸۹' ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲)

۵۹۹۳ - (۱۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيرٌ» قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ يُقَالُ: اَلْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، وَالْمُبِيرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ، وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ: أَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ أَلْفٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۹۹۳ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ثقیف (قبیلہ) میں ایک شخص کذّاب ہو گا اور ایک ظالم ہو گا۔ عبداللہ بن عصمہ (راوی) بیان کرتے ہیں' بیان کیا جاتا ہے کہ کذّاب شخص مختار بن ابو عبید (ثقفی) ہے اور ظالم شخص حجاج بن یوسف ہے۔ ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں کہ حجاج نے جن لوگوں کو باندھ کر قتل کیا ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار ہے (ترمذی)

۵۹۹٤ - (۱٦) وَرَوَى مُسْلِمٌ فِي «الصَّحِيحِ» حِينَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ أَسْمَاءُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنَا «إِنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا» فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ، وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ، وَسَيَجِيءُ تَمَامُ الْحَدِيثِ فِي الْفَصْلِ الثَّالِثِ.

۵۹۹٤ : اور امام مسلمؒ نے صحیح مسلم میں ذکر کیا ہے کہ جب حجاج نے عبداللہ بن زبیرؓ کو قتل کیا تو (ان کی والدہ) اسماءؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا کہ ثقیف (قبیلے) میں ایک کذّاب اور ایک

ظالم ہوگا۔ کذاب کو تو ہم نے معلوم کر لیا اور ظالم میرے خیال میں بس تو ہی ہے۔ مکمل حدیث تیسری فصل میں ذکر ہوگی۔

۵۹۹۵ ۔ (۱۷) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ، فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ. قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۹۹۵ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بعض صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہمیں ثقیف (قبیلہ) کے تیروں نے جلا دیا' آپ ان کے حق میں بد دعا فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا' اے اللہ! ثقیف کو ہدایت فرما (ترمذی)

۵۹۹۶ ۔ (۱۸) **عَنْ** عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ مِيْنَاءَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ «فَجَاءَهُ رَجُلٌ أَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِلْعَنْ حِمْيَرًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا، أَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ، وَأَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ، وَهُمْ أَهْلُ أَمْنٍ وَإِيْمَانٍ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، وَيُرْوٰى عَنْ مِيْنَاءَ هٰذَا أَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ.

۵۹۹۶ : عبدالرزاق اپنے والد سے وہ میناء سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپؐ کے پاس ایک شخص آیا' میرا خیال ہے کہ وہ قیس (قبیلہ) سے تھا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ حمیر (قبیلہ) پر لعنت کریں۔ آپؐ نے اس سے اعراض کیا۔ بعد ازاں وہ آپؐ کے پاس دوسری جانب سے آیا۔ آپؐ نے اس سے اعراض کیا۔ پھر وہ آپؐ کے پاس دوسری جانب سے آیا۔ آپؐ نے اس سے اعراض کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ حمیر (قبیلہ) پر رحم کرے' ان کے منہ سلامتی والے ہیں' اُن کے ہاتھ کھانا (کھلانے والے) ہیں اور وہ لوگ امن اور ایمان والے ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے (اور کہا ہے کہ) ہم اس حدیث کو صرف عبدالرزاق راوی سے جانتے ہیں اور اس میناء (راوی) سے منکر احادیث روایت کی جاتی ہیں۔

وضاحت : علامہ ناصرالدین البانیؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔ نیز امام ابو حاتمؒ نے میناء راوی کو کذاب قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۶۹۰' ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲۳' احادیث ضعیفہ ۳۴۹)

۵۹۹۷ ۔ (۱۹) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «مِمَّنْ أَنْتَ؟» قُلْتُ: مِنْ دَوْسٍ. قَالَ: «مَا كُنْتُ أَرٰى أَنَّ فِيْ دَوْسٍ أَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۹۹۷ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ کس

(قبیلہ) سے ہیں؟ (ابوہریرہؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' دوس (قبیلہ) سے ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' میرا خیال نہیں تھا کہ دوس (قبیلہ) میں سے کوئی شخص ایسا ہو گا جس میں کوئی فضیلت ہو گی (ترمذی)

۵۹۹۸ ـ (۲۰) وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُبْغِضْنِيْ فَتُفَارِقَ دِيْنَكَ». قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ اُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللّٰهُ؟ قَالَ: «تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۵۹۹۸: سلمان (فارسی) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تو میرے ساتھ دشمنی نہ رکھنا ورنہ تو اپنے دین سے الگ ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں کیسے آپؐ سے دشمنی کر سکتا ہوں؟ جب کہ آپؐ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت سے نوازا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تو عربوں سے دشمنی کرے گا تو مجھ سے دشمنی کرے گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۶۹۰' ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲۳' احادیثِ ضعیفہ صفحہ ۲۰۳۰)

۵۹۹۹ ـ (۲۱) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. «مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِيْ شَفَاعَتِيْ، وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ، وَلَيْسَ هُوَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِذَاكَ الْقَوِيِّ.

۵۹۹۹: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے عربوں سے دھوکہ کیا وہ (قیامت کے دن) میری شفاعت کا مستحق نہ ہو گا اور نہ ہی اسے میری محبت حاصل ہو گی (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہم اس حدیث کو صرف حصین بن عمرؓ سے جانتے ہیں جب کہ وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں حصین بن عمر راوی محدثین کے نزدیک کذاب ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۶۹۰' ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲۳' احادیثِ ضعیفہ صفحہ ۵۴۵)

۶۰۰۰ ـ (۲۲) وَعَنْ اُمِّ الْحَرِيْرِ، مَوْلَاةِ طَلْحَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۰۰: طلحہ بن مالک کی لونڈی اُمّ الحریر بیان کرتی ہے کہ میں نے اپنے آقا سے سنا' اس نے بیان کیا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عربوں کا ہلاک ہونا قرب قیامت کی علامات میں سے ہے (ترمذی)
وضاحت : علامہ ناصر الدین نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۶۹۹'
ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲۵)

۶۰۰۱ - (۲۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «الْمُلْكُ فِي قُرَيْشٍ، وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ، وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ، وَالْأَمَانَةُ فِي الْأَزْدِ» يَعْنِي الْيَمَنَ. وَفِي رِوَايَةٍ مَوْقُوفًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا أَصَحُّ.

۶۰۰۱ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خلافت قریش میں ہے' فیصلہ کرنا انصار میں ہے' اذان دینا حبشیوں میں ہے اور امانت داری ازد (قبیلہ) یعنی یمنیوں میں ہے اور ایک روایت میں امام ترمذیؒ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوف بیان کی ہے اور اس کو زیادہ صحیح کہا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۶۰۰۲ - (۲٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: «لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ، إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۶۰۰۲ : عبداللہ بن مطیع اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ آج کے دن کے بعد قیامت تک کسی قریشی (شخص) کو باندھ کر قتل نہ کیا جائے (مسلم)

۶۰۰۳ - (۲۵) وَعَنْ أَبِي نَوْفَلٍ، مُعَاوِيَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى عَقَبَةِ الْمَدِينَةِ - ، قَالَ: فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ، حَتّٰى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَوَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ - ! اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ! اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ! أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا، أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا، أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا، أَمَا وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُولًا لِلرَّحِمِ، أَمَا وَاللّٰهِ لَأُمَّةٌ أَنْتَ شَرُّهَا لَأُمَّةٌ سَوْءٍ - وَفِي رِوَايَةٍ لَأُمَّةٌ خَيْرٍ - ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَوْلُهُ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَأُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهِ، فَأُلْقِيَ فِي قُبُورِ

الْيَهُوْدِ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ، فَأَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُوْلَ لَتَأْتِيَنِّي أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكِ مَنْ يَسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ . قَالَ: فَأَبَتْ وَقَالَتْ: وَاللهِ لَا آتِيْكَ حَتّٰى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِيْ بِقُرُوْنِيْ. قَالَ: فَقَالَ: أَرُوْنِيْ سِبْتَيَّ -، فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ - حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: كَيْفَ رَأَيْتِنِيْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللهِ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ، بَلَغَنِيْ أَنَّكَ تَقُوْلُ لَهُ: يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ! أَنَا وَاللهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ أَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَطَعَامَ أَبِيْ بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ -، وَأَمَّا الْآخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْأَةِ الَّتِيْ لَا تَسْتَغْنِيْ عَنْهُ، أَمَا إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حَدَّثَنَا: «إِنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَمُبِيْرًا»، فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ، وَأَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ. قَالَ: فَقَامَ عَنْهَا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۰۳ : ابو نوفل معاویہ بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کی ایک گھاٹی پر دیکھا (جب انھیں صلیب پر لٹکایا گیا تھا) ابو نوفل نے بیان کیا کہ قریش اور دیگر افراد ان کے پاس سے گزر رہے تھے' جب عبداللہ بن عمرؓ قریب سے گزرے تو وہ کھڑے ہو گئے اور (تین بار) السلام علیک یا ابا خُبَیب کہا (اور تین بار) کہا' خبردار! اللہ کی قسم! میں تجھے اس سے روکا کرتا تھا۔ خبردار! اللہ کی قسم! میرے علم کے مطابق تو کثرت کے ساتھ (نفلی) روزے رکھتا تھا' کثرت کے ساتھ (رات کا) قیام کرتا تھا' کثرت کے ساتھ صلۂ رحمی کرتا تھا' خبردار! اللہ کی قسم! وہ گروہ بُرا ہے جس کے خیال میں تو بُرا ہے اور ایک روایت میں استہزاء ہے کہ وہ لوگ اچھے ہیں؟ بعد ازاں عبداللہ بن عمرؓ چلے گئے۔ عبداللہ بن عمرؓ کے (وہاں) ٹھہرنے اور مذکورہ کلام کرنے کی خبر حجاج تک پہنچی تو حجاج نے کسی کو عبداللہ بن زبیرؓ کی (نعش) کی طرف بھیجا۔ (اس کے حکم پر) عبداللہ بن زبیرؓ کو (جہاں انھیں لٹکایا گیا تھا) وہاں سے اتار کر انھیں یہودیوں کے قبرستان میں پھینک دیا گیا۔ بعد ازاں عبداللہ بن زبیرؓ کی والدہ اسماء بنت ابوبکرؓ کی جانب کسی کو بھیجا (اور پیغام دیا) کہ وہ حجاج کے پاس آئے لیکن انھوں نے (اس کے پاس) آنے سے انکار کر دیا۔ پھر حجاج نے دوبارہ قاصد بھیجا کہ تجھے میرے پاس ضرور آنا ہو گا ورنہ میں تیری جانب ایسے لوگوں کو بھیجوں گا جو تجھے تیری چوٹیوں سے پکڑ کر تجھے گھسیٹ کر لے آئیں گے۔ ابو نوفل نے بیان کیا کہ اسماءؓ نے آنے سے انکار کیا اور کہلا بھیجا کہ اللہ کی قسم! میں تیرے پاس نہیں آؤں گی یہاں تک کہ تو میری جانب ان لوگوں کو بھیجے جو مجھے میری چوٹیوں سے گھسیٹ لے جائیں۔ ابو نوفل نے بیان کیا کہ حجاج نے کہا' میرا جوتا لاؤ۔ اس نے جوتا پہنا اور تیز تیز چلنے لگا اور اسماءؓ کے پاس پہنچا۔ ان سے دریافت کیا کہ تیرا میرے بارے میں کیا خیال ہے جو میں نے اللہ کے دشمن کے ساتھ کیا ہے؟ اسماءؓ نے جواب دیا' میری رائے یہ ہے کہ تو نے اس کی دُنیا خراب کی اور اس نے تیری آخرت کو برباد کر دیا۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تو عبداللہ بن زبیرؓ کو (بطور مذمت کے) کہا کرتا تھا کہ اے (ذات النطاقین) دو کمربند والی کے بیٹے۔ اللہ کی قسم! میں ذات النطاقین (خادمہ) ہوں البتہ ایک کمربند کے ساتھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کے کھانے کو چارپایوں کے ساتھ

باندھتی تھی اور دوسرے کمربند کو بطور پٹی کے باندھتی تھی' جس سے کوئی عورت الگ نہیں رہ سکتی۔ خبردار! بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا کہ ثقیف قبیلے میں ایک کذاب اور ظالم ہو گا۔ کذاب کو تو ہم نے دیکھ لیا ہے (کہ وہ مختار ثقفی ہے) اور ظالم کے بارے میں میرا خیال ہے کہ وہ تو ہی ہے۔ ابونوفل کہتے ہیں کہ حجاج اسماءؓ کے پاس سے اٹھ کھڑا ہوا اور ان کو کوئی جواب نہ دیا (مسلم)

٦٠٠٤ - (٢٦) وَعَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَتَاهُ رَجُلَانِ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَا: إِنَّ النَّاسَ صَنَعُوا مَا تَرَى، وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ، وَصَاحِبُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَخْرُجَ؟ فَقَالَ: يَمْنَعُنِي أَنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيَّ دَمَ أَخِي الْمُسْلِمِ. قَالَا: أَلَمْ يَقُلِ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ﴾. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَدْ قَاتَلْنَا حَتَّى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّينُ لِلّٰهِ، وَأَنْتُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا حَتَّى تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِغَيْرِ اللهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٦٠٠٤: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیرؓ کے فتنہ میں (ان کے قتل ہونے سے پہلے) عبداللہ بن عمرؓ کے پاس دو شخص آئے' انہوں نے بیان کیا کہ لوگوں نے جو (اختلاف) کیا ہے وہ آپ کے سامنے ہے اور آپ عمرؓ کے بیٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ آپ کو نکلنے سے (یعنی بغاوت کرنے سے) کس نے روکا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' مجھے اس بات نے روکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر مسلمان بھائی کے خون کو حرام کیا ہے۔ انہوں نے کہا' کیا اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں ہے کہ "تم ان سے لڑائی کرو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور دین (اسلام خالص اللہ کے لیے) ہو۔" ابن عمرؓ نے کہا کہ بلاشبہ ہم لڑے جب تک فتنہ نہ تھا اور دین خالص اللہ کے لیے تھا اور تم چاہتے ہو کہ تم لڑائی کرو تاکہ فتنہ (رونما) ہو اور دینِ اسلام' اللہ کے غیر کے لیے ہو (کہ دینِ اسلام میں تزلزل آ جائے) (بخاری)

٦٠٠٥ - (٢٧) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ، عَصَتْ وَأَبَتْ، فَادْعُ اللهَ عَلَيْهِمْ، فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُو عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٦٠٠٥: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ طفیل بن عمرو دوسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے بیان کیا کہ بلاشبہ دوس (قبیلہ) تباہ و برباد ہو گیا' اس نے نافرمانی کی اور اطاعت سے انکار کیا آپ اللہ تعالیٰ سے ان پر بددعا کریں۔ لوگوں نے محسوس کیا کہ آپؐ ان پر بددعا کریں گے (لیکن) آپؐ نے یہ دعا کی' اے اللہ! دوس کو ہدایت فرما اور انہیں (اسلام کی جانب) لا (بخاری' مسلم)

٦٠٠٦ - (٢٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ: لِأَنِّي عَرَبِيٌّ، وَالْقُرْآنُ عَرَبِيٌّ، وَكَلَامُ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۶۰۰۶ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عربوں کے ساتھ تین خصلتوں کی بناء پر محبت کرو۔ اس لئے کہ میں عربی ہوں' قرآن پاک عربی زبان میں (اترا) ہے اور جنتی لوگوں کا کلام بھی عربی زبان ہے (بیہقی شُعب الایمان)

وضاحت : علامہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۶۹۴' احادیث ضعیفہ صفحہ ۱۵۹' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۰۷)

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ

(صحابہ کرام رضوانُ اللہ علیہم اجمعین کے فضائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦٠٠٧ - (١) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِيْ، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۶۰۰۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میرے صحابہ کرامؓ کو برا بھلا نہ کہو' اگر تم میں سے کوئی شخص (بالفرض) اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو (ثواب میں) صحابہ میں سے کسی کے مد اور نصف مد کو بھی نہ پہنچے گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث پاک میں "اَصْحَابِيْ" سے مراد صحابہ کرامؓ نہیں بلکہ ان کے بعد کے لوگ مخاطب ہیں یا ایک توجیہ یہ بھی ہے کہ "اَصْحَابِيْ" سے مقصود مخصوص صحابہ کرامؓ ہیں جو کبار صحابہ تھے۔ بہرحال صحابہ کرامؓ سے محبت ہونی چاہیے اور انہیں برا بھلا کہنا کبیرہ گناہ ہے۔ صحابہ کرامؓ کے آپس میں اختلاف کے سبب انہیں نظرِ حقارت دیکھنا جائز نہیں۔ اس لیے کہ ان کا اختلاف اجتہادی تھا اور وہ مغفور و مرحوم ہیں (واللہ اعلم)

٦٠٠٨ - (٢) وَعَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَفَعَ - يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، وَكَانَ كَثِيْرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ. فَقَالَ: «اَلنُّجُوْمُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِيْ، فَإِذَا ذَهَبْتُ أَنَا أَتَى أَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ، وَأَصْحَابِيْ أَمَنَةٌ لِأُمَّتِيْ، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِيْ أَتَى أُمَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۰۸: ابوبردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سرمبارک آسمان کی جانب بلند کیا' آپؐ اکثر دفعہ اپنا سرمبارک آسمان کی جانب بلند کیا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' ستارے آسمان کے لیے امن (کا ذریعہ) ہیں جب ستارے ٹوٹ جائیں گے تو آسمان اس تبدیلی سے دوچار ہو گا جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور میں اپنے صحابہ کرامؓ کے لیے امن کی علامت ہوں' جب میں (دنیا سے) رخصت ہو

جاؤں گا تو میرے صحابہ کرامؓ ان فتنوں سے دوچار ہوں گے جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے اور میرے صحابہ کرامؓ میری اُمت کے لیے باعثِ امن ہیں، جب میرے صحابہ کرامؓ (دنیا سے) رخصت ہو جائیں گے تو میری اُمت ان مصائب اور فتنوں سے دوچار ہو گی جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے (مسلم)

۶۰۰۹ - (۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ - مِنَ النَّاسِ، فَيَقُولُونَ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُولُونَ: انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ، ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ: هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ، ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ: انْظُرُوا، هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ ثُمَّ يَكُونُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ: انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا مَنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ».

۶۰۰۹: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ لوگوں میں سے ایک جماعت جہاد کرے گی۔ جہاد کرنے والے لوگ (اپنی جماعت سے) کہیں گے کہ کیا تم میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی صحابیؓ ہے؟ وہ کہیں گے' ہاں۔ چنانچہ وہ فتح و نصرت سے ہمکنار ہوں گے۔ پھر لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی' ان سے دریافت کیا جائے گا کہ کیا تم میں صحابہ کرامؓ کا کوئی شاگرد ہے؟ وہ کہیں گے' ہاں۔ چنانچہ انہیں فتح نصیب ہو گی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی' ان سے دریافت کیا جائے گا کہ کیا تم میں صحابہ کرامؓ کے شاگردوں کا کوئی شاگرد ہے؟ وہ کہیں گے' ہاں۔ چنانچہ انہیں فتح نصیب ہو گی (بخاری' مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ ان میں سے ایک لشکر بھیجا جائے گا' لوگ کہیں گے کہ خیال کرو' کیا تم میں سے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی صحابی ہے؟ چنانچہ صحابی موجود ہو گا تو انہیں کامیابی نصیب ہو گی۔ پھر دوسرے لشکر کو بھیجا جائے گا' لوگ کہیں گے کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو دیکھا ہو؟ چنانچہ انہیں کامیابی نصیب ہو گی۔ پھر تیسرا لشکر بھیجا جائے گا تو کہا جائے گا کہ خیال کرو' کیا تم اپنے لشکر میں کسی ایسے شخص کو دیکھتے ہو جس

نے ان لوگوں کو دیکھا ہو جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو؟ پھر چوتھا لشکر بھیجا جائے گا پس کہا جائے گا کہ خیال کرو کیا تم اپنے (رفقاء) میں سے کسی ایسے شخص کو دیکھتے ہو جس نے ان لوگوں کو دیکھا ہو' جنہوں نے ایسے شخص کو دیکھا ہو جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ چنانچہ ایسا شخص پایا جائے گا (اور) اس سبب انہیں فتح نصیب ہو گی۔

٦٠١٠ - (٤) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ إِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمًا يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ ـــ، وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ، وَيَنْذِرُوْنَ، وَلَا يَفُوْنَ، وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ».

وَفِيْ رِوَايَةٍ: «وَيَحْلِفُوْنَ وَلَا يُسْتَحْلَفُوْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۱۰: عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اُمّت میں سے بہترین لوگ میرے دور کے لوگ ہیں' ان کے بعد وہ لوگ جو ان کی تابعداری کریں گے' ان کے بعد وہ جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو گواہی دیں گے ان کی گواہی قبول نہ ہو گی۔ وہ خیانت کریں گے' انہیں امین نہیں سمجھا جائے گا۔ وہ نذریں مانیں گے (لیکن) انہیں پورا نہ کریں گے نیز ان میں موٹاپا آ جائے گا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ قسمیں اٹھائیں گے جبکہ انہیں قسم اُٹھانے کے لیے نہیں کہا جائے گا (بخاری' مسلم)

٦٠١١ - (٥) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: «ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ».

۶۰۱۱: مسلم کی ایک روایت میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ پھر ایسے لوگ آئیں گے جو موٹاپے کو محبوب سمجھیں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

٦٠١٢ - (٦) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَكْرِمُوْا أَصْحَابِيْ، فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ، وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ، أَلَا مَنْ سَرَّهُ بُحْبُوْحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ ـــ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ أَبْعَدُ، وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمْ، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ» رَوَاهُ [النَّسَائِيُّ، وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ إِلَّا إِبْرَاهِيْمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ فَإِنَّهُ لَمْ يُخْرِجْ لَهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ].

دوسری فصل

۶۰۱۲: عُمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے صحابہ کرام کی عزت

کرو' یہ لوگ تم میں بہتر ہیں۔ پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں' پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں۔ پھر جھوٹ عام ہو جائے گا یہاں تک کہ ایک شخص (خود بخود) قسم اٹھائے گا حالانکہ اس سے قسم اٹھوائی نہیں جائے گی' وہ خود بخود گواہی دے گا جبکہ اس سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ خبردار! جس شخص کو جنت کا درمیانی حصہ محبوب ہے' وہ جماعت کے ساتھ ملا رہے۔ بلاشبہ شیطان اکیلے اکیلے شخص کے ساتھ ہے جبکہ شیطان دو آدمیوں سے (ان کے اتحاد کی بدولت) دور ہوتا ہے اور کوئی شخص کسی (اجنبی) عورت کے ساتھ تنہا نہیں ہوتا کہ شیطان ان کے ساتھ تیسرا ہوتا ہے اور جس شخص کو اپنی نیکی پسند آتی ہے اور اپنی برائی سے غم زدہ ہوتا ہے تو وہ ایماندار ہے (نسائی) اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اس کے راوی صحیح ہیں۔ ابراہیم بن حسن خثعمیؒ کے علاوہ اس حدیث کے تمام راوی صحیح ہیں۔ اسی وجہ سے امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے اس حدیث کو اپنی کتابوں میں ذکر نہیں کیا۔ ابراہیم بن حسن کا درجہ ثِقَةٌ ثَبْتٌ کا ہے۔

٦٠١٣ - (٧) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِيْ أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

٦٠١٣: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' اس شخص کو (دوزخ کی) آگ نہیں پہنچے گی جس نے مجھے دیکھا ہے یا ان لوگوں کو دیکھا ہے جنہوں نے مجھے دیکھا ہے (ترمذی)

٦٠١٤ - (٨) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ أَصْحَابِيْ، اَللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ أَصْحَابِيْ، لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِيْ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِيْ، وَمَنْ آذَانِيْ فَقَدْ آذَى اللّٰهَ، وَمَنْ آذَى اللّٰهَ فَيُوْشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

٦٠١٤: عبداللہ بن مُغَفَّل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے صحابہ کرامؓ کے بارے میں اللہ سے ڈرو (دو مرتبہ فرمایا) ان کو میرے بعد نشانہ نہ بنانا (یعنی ان کو برے الفاظ سے یاد نہ کرنا) جس شخص نے ان سے محبت کی' اس نے میری محبت کے سبب ان سے محبت کی اور جس شخص نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کرتے ہوئے ان سے دشمنی کی اور جس شخص نے انہیں ایذا دی اس نے مجھے ایذا پہنچائی اور جس شخص نے مجھے ایذا پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی' قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا مؤاخذہ کرے گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

٦٠١٥ - (٩) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَثَلُ أَصْحَابِيْ فِيْ أُمَّتِيْ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ». قَالَ الْحَسَنُ: فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَيْفَ نَصْلُحُ؟ رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

٦٠١٥: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اُمّت میں میرے

صحابہ کرامؓ کی مثال کھانے میں نمک کی مانند ہے کہ کھانا بلا نمک اچھا نہیں لگتا۔ حسن بصریؒ نے بیان کیا کہ ہمارا نمک چلا گیا تو ہم کیسے اپنی اصلاح کر سکتے ہیں؟ (شرح السنۃ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں اسماعیل بن مسلم راوی ضعیف اور حسنؒ راوی مدلس ہے نیز اس نے لفظِ عَن کے ساتھ روایت کیا ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۱۹۹' میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۴۸' تنقیح الرواۃ جلد ۴' صفحہ ۲۰۹)

٦٠١٦ - (١٠) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي يَمُوتُ بِأَرْضٍ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُورًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

وَذُكِرَ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ «لَا يُبَلِّغُنِي أَحَدٌ» فِي بَابِ «حِفْظِ اللِّسَانِ».

۶۰۱۶: عبداللہ بن بُریدہؒ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے صحابہ کرامؓ میں سے جو شخص جس زمین میں فوت ہو گا تو قیامت کے دن وہ ان کا قائد اور روشنی (کا مینار) ہو گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور ابن مسعودؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "میرے صحابہ کرامؓ کے بارے میں کوئی مجھ تک (غلط بات) نہ پہنچائے" کا ذکر "زبان کو محفوظ رکھنے" کے باب میں کیا گیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبداللہ بن مسلم راوی ناقابلِ حجت اور عثمان بن ناجیہ راوی مستور ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۰۹)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦٠١٧ - (١١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسُبُّونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى شَرِّكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

تیسری فصل

۶۰۱۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرامؓ کو برا بھلا کہتے ہیں تو تم کہو کہ تم میں سے جو برا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہو (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں سیف بن عمرو راوی نہایت درجہ ضعیف اور نضر بن حماد راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۱۰)

٦٠١٨ - (١٢) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ

رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «سَأَلْتُ رَبِّيْ عَنِ اخْتِلَافِ أَصْحَابِيْ مِنْ بَعْدِيْ، فَأَوْحَى إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ أَصْحَابَكَ عِنْدِيْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ، بَعْضُهَا أَقْوَى مِنْ بَعْضٍ، وَلِكُلٍّ نُوْرٌ، فَمَنْ أَخَذَ بِشَيْءٍ مِمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِيْ عَلَى هُدًى» قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ، فَبِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۶۰۱۸: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' میں نے اپنے پروردگار سے اپنے بعد صحابہ کرامؓ کے اختلاف کے بارے میں سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری جانب وحی فرمائی' اے محمدؐ! بلاشبہ تیرے رفقاء میرے نزدیک آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے بعض بعض سے (مراتب کے لحاظ سے) قوی ہوں گے اور ہر ایک صحابی نور (کا مینار) ہے پس جو شخص ان کے اختلاف کے باوجود ان کی کسی بات پر عمل کرے گا تو ایسا شخص میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔ عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ میرے صحابہ کرامؓ ستاروں کی مانند ہیں' ان میں سے تم جس کی بھی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے (رزین)

وضاحت: پہلی روایت میں عبدالرحیم بن زید العمی راوی کذاب ہے اور دوسری روایت میں حمزہ راوی عاجت درجہ ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۱۰' احادیث ضعیفہ صفحہ ۶۰' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۶۹۶)

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۶۰۱۹ - (۱) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَكْرٍ - وَعِنْدَ الْبُخَارِيِّ اَبَا بَكْرٍ - وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا، وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ، لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ - اِلَّا خَوْخَةَ اَبِيْ بَكْرٍ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّيْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۶۰۱۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ مجھ پر رفاقت اور مال خرچ کرنے کے لحاظ سے تمام لوگوں سے زیادہ احسانات ابوبکرؓ کے ہیں اور بخاری کی روایت میں ابوبکرؓ کی جگہ پر اَبابکرؓ کے الفاظ ہیں اور اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابوبکرؓ کو خلیل بناتا البتہ (اس کے ساتھ) اسلامی اخوت اور مودت ہے' مسجد میں ابوبکرؓ کی کھڑکی کے علاوہ (کوئی) کھڑکی باقی نہ رہنے دی جائے اور ایک روایت میں ہے کہ اگر میں نے اپنے پروردگار کے علاوہ کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکرؓ کو خلیل بناتا۔
(بخاری' مسلم)

وضاحت: نبیؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ابوبکرؓ کی کھڑکی کو بند نہ کرنا اُن کی خلافت پر دلالت کرتا ہے جبکہ یہ حکم آپؐ نے مرض الموت کے دوران دیا تھا۔ مرض الموت کے دوران آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو حکم دیا تھا کہ ابوبکرؓ کے گھر کی طرف کھلنے والی کھڑکی کے علاوہ باقی تمام کھڑکیاں بند کر دی جائیں۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۱۱)

۶۰۲۰ - (۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنَّهٗ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ، وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۲۰: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اگر میں

نے (کسی شخص کو) خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکرؓ کو خلیل بناتا البتہ وہ میرا بھائی اور میرا ساتھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھی کو (اپنا) خلیل بنایا ہے (مسلم)

٦٠٢١ - (٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ: «اُدْعِيْ لِيْ اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ، وَاَخَاكِ، حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا، فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلُ قَائِلٌ: اَنَا، وَلَا – وَيَاْبَى اللهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ «كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ»: «اَنَا اَوْلٰى» بَدَلَ: «اَنَا وَلَا».

٦٠٢١: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں مجھے فرمایا کہ میرے لئے اپنے والد ابوبکرؓ اور اپنے بھائی عبدالرحمانؓ کو بلاؤ تاکہ میں تحریر لکھوا دوں' اس لیے کہ مجھے ڈر ہے کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے گا اور کہنے والا کہے گا کہ میں (خلافت کا مستحق) ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ اور ایمان دار لوگ ابوبکرؓ کے علاوہ (سبھی کا) انکار کرتے ہیں (مسلم) اور حمیدی کی کتاب "مسند حمیدی" میں (اَنَا وَلَا) کی جگہ "اَنَا اَوْلٰی" کے الفاظ ہیں۔

٦٠٢٢ - (٤) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ اِمْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَرَأَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ؟ كَاَنَّهَا تُرِيْدُ الْمَوْتَ. قَالَ: «فَاِنْ لَمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِيْ اَبَا بَكْرٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٦٠٢٢: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے آپؐ سے (اپنے) کسی معاملے میں گفتگو کی۔ آپؐ نے اس سے کہا کہ وہ پھر آپؐ کے پاس آئے۔ اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! اگر میں آؤں اور آپؐ کو نہ پاؤں؟ گویا کہ وہ آپؐ کی وفات مراد لیتی تھی۔ آپؐ نے فرمایا' اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکرؓ کے پاس آنا (اس لیے کہ وہ میرے بعد خلیفہ ہوں گے)
(بخاری' مسلم)

٦٠٢٣ - (٥) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ – ، قَالَ: فَاَتَيْتُهُ – ، فَقُلْتُ: اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: «عَائِشَةُ». قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: «اَبُوْهَا». قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «عُمَرُ» فَعَدَّ رِجَالًا، فَسَكَتُّ مَخَافَةَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ فِيْ آخِرِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٦٠٢٣: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں "ذات السلاسل" لشکر پر (امیر بنا کر) بھیجا۔ انہوں نے بیان کیا' میں (سفر سے پہلے) آپؐ کے پاس آیا' میں نے دریافت کیا کہ کون شخص آپؐ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا' عائشہ۔ میں نے دریافت کیا کہ مردوں میں سے (کون)؟

آپ نے فرمایا' ان کے والد۔ میں نے دریافت کیا' پھر کون؟ آپ نے فرمایا' عمرؓ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (دیگر اور لوگوں کا (بھی) نام لیا۔ پھر میں اس خوف سے خاموش ہو گیا کہ (کہیں) آپ مجھے ان کے آخر میں نہ شمار کریں (بخاری' مسلم)

٦٠٢٤ ـ (٦) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: أَبُوبَكْرٍ. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ. وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ: عُثْمَانُ قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۰۲۴: محمد بن حنفیہؒ بیان کرتے ہیں' میں نے اپنے والد (علیؓ) سے دریافت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون شخص سب سے بہتر ہے؟ انہوں نے بتایا' ابوبکرؓ۔ (محمد بن حنفیہؒ کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا کہ پھر کون؟ انہوں نے کہا' عمرؓ۔ (محمد بن حنفیہؒ کہتے ہیں) میں ڈر گیا کہ اب آپ عثمانؓ کا نام لیں گے (اسی لئے) میں نے عرض کیا' پھر آپ ہیں۔ انہوں نے کہا' میں تو ایک عام مسلمان ہوں (بخاری)

وضاحت: محمد بن حنفیہؒ علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے لیکن فاطمۃ الزہراءؓ کے بطن سے نہ تھے۔
(تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۳)

٦٠٢٥ ـ (٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ، قَالَ: كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَيٌّ: أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَهُ أَبُوبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

۶۰۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم کسی شخص کو ابوبکرؓ کے برابر نہیں سمجھتے تھے' اس کے بعد عمرؓ اور پھر عثمانؓ (کا درجہ تھا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کو (ان کے حال پر) چھوڑ دیتے۔ ان میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے (بخاری) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے تو ہم کہا کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپؐ کی اُمت میں سے سب سے افضل ابوبکرؓ ہیں پھر عمرؓ ہیں اور پھر عثمانؓ ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

٦٠٢٦ ـ (٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ، مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ، فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيهِ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَا

نَفَعَنِيْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۶۰۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہمارے ہاں کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کا ہم پر احسان ہو اور ہم نے اس کا بدلہ نہ دیا ہو البتہ ابوبکرؓ کے ہم پر احسانات ہیں' اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُن کو اُن کے احسانات کا بدلہ عطا کرے گا اور مجھے کسی شخص کے مال نے کبھی کچھ فائدہ نہیں دیا جس قدر مجھے ابوبکرؓ کے مال نے فائدہ دیا ہے' اگر میں نے کسی شخص کو خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکرؓ کو خلیل بناتا۔ آگاہ رہو! اس میں ہرگز شک نہیں کہ تمہارا ساتھی (محمدؐ) اللہ کا خلیل ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں داؤد بن یزید اودی راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۳)

۶۰۲۷ - (۹) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۲۷: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ ہمارے سردار تھے' ہم سے بہتر تھے اور ہم سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھے (ترمذی)

۶۰۲۸ - (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ: «اَنْتَ صَاحِبِيْ فِي الْغَارِ، وَصَاحِبِيْ عَلَى الْحَوْضِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۲۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے ابوبکرؓ کے بارے میں فرمایا کہ تو میرا غار (ثور) کا ساتھی ہے اور حوض (کوثر) پر بھی میرا ساتھی ہو گا (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین آلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی علامہ البانی صفحہ ۳۹۵)

۶۰۲۹ - (۱۱) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۶۰۲۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس قوم میں ابوبکرؓ موجود ہوں تو اس کے لئے جائز نہیں کہ (ان کے ہوتے ہوئے) اُن کے سوا کوئی (دوسرا شخص) امامت کرائے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین آلبانی نے اس حدیث کی سند کو غایت درجہ ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۲۳' احادیث ضعیفہ صفحہ ۴۸۲۰)

۶۰۳۰ - (۱۲) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَتَصَدَّقَ، وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ مَالاً، فَقُلْتُ: اَلْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا. قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِيْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ؟» فَقُلْتُ: مِثْلَهُ. وَاَتٰى اَبُوْبَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ. فَقَالَ: «يَا اَبَا بَكْرٍ؟ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ؟». فَقَالَ: اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ. قُلْتُ: لَا اَسْبِقُهُ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

۶۰۳۰: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم صدقہ کریں۔ اس دوران میرے پاس کچھ مال آگیا۔ میں نے (دل میں) خیال کیا کہ اگر کسی روز میں ابوبکرؓ سے (صدقہ کرنے میں) سبقت لے سکوں تو آج کے دن ان سے آگے رہوں گا۔ عمرؓ نے بیان کیا کہ میں اپنا آدھا مال لے آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) دریافت کیا کہ آپ نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ (عمرؓ کہتے ہیں) میں نے جواب دیا کہ اسی قدر (یعنی آدھا مال گھر چھوڑ آیا ہوں اور آدھا مال آپؐ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا ہوں)۔ اور ابوبکرؓ اپنا تمام مال لے آئے۔ آپؐ نے (ابوبکرؓ سے) دریافت کیا' اے ابوبکرؓ آپ نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' میں نے اپنے گھر والوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول (کی رضا) کو چھوڑا ہے (عمرؓ کہتے ہیں کہ) میں نے (دل میں) خیال کیا کہ میں کبھی بھی ابوبکرؓ سے سبقت نہیں لے جا سکتا (ترمذی' ابوداؤد)

۶۰۳۱ - (۱۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ». فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابوبکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے انہیں (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا' آپؓ (اللہ کی جانب سے) دوزخ سے آزاد کیے گئے ہیں' اسی روز سے ابوبکرؓ کا لقب عتیق مشہور ہو گیا (ترمذی)

۶۰۳۲ - (۱۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ، ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ اٰتِيْ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيْ، ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۳۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں (تمام مخلوق میں سے) پہلا شخص ہوں گا' جس سے زمین پھٹے گی' پھر ابوبکرؓ ہوں گے' پھر عمرؓ ہوں گے۔ اس کے بعد میں بقیع (قبرستان) والوں کے پاس جاؤں گا' انہیں میرے ساتھ ملا دیا جائے گا' اس کے بعد میں مکہ مکرمہ والوں کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ میں میدانِ حشر میں ان کے ساتھ حرم مکہ اور حرم مدینہ کے درمیان ہوں گا (ترمذی)

وضاحت : علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۳' احادیث ضعیفہ ۲۹۴۹)

۶۰۳۳ - (۱۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَتَانِي جِبْرَئِيْلُ فَأَخَذَ بِيَدِيْ، فَأَرَانِيْ بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِيْ يَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِيْ» فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَدِدْتُ أَنِّيْ كُنْتُ مَعَكَ حَتّٰى أَنْظُرَ إِلَيْهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ! أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۶۰۳۳ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے' انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کے اس دروازے سے آگاہ فرمایا جس سے میری اُمت جنت میں داخل ہو گی۔ (اس پر) ابوبکرؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میری آرزو ہے کہ میں آپؐ کی معیت میں ہوتا تاکہ میں (بھی) جنت کا دروازہ دیکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے ابوبکرؓ! آگاہ رہیں' میری اُمت میں سے جو لوگ جنت میں داخل ہوں' آپ ان میں سے پہلے ہوں گے (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۱۳)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۶۰۳۴ - (۱۶) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ذُكِرَ عِنْدَهُ أَبُوْ بَكْرٍ فَبَكٰى وَقَالَ: وَدِدْتُ أَنَّ عَمَلِيْ كُلَّهُ مِثْلُ عَمَلِهِ يَوْمًا وَاحِدًا مِنْ أَيَّامِهِ، وَلَيْلَةً وَاحِدَةً مِنْ لَيَالِيْهِ، أَمَّا لَيْلَتُهُ فَلَيْلَةٌ سَارَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْغَارِ فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَيْهِ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلُهُ حَتّٰى أَدْخُلَ قَبْلَكَ، فَإِنْ كَانَ فِيْهِ شَيْءٌ أَصَابَنِيْ دُوْنَكَ، فَدَخَلَ فَكَسَحَهُ، وَوَجَدَ فِيْ جَانِبِهِ ثُقْبًا، فَشَقَّ إِزَارَهُ وَسَدَّهَا بِهِ، وَبَقِيَ مِنْهَا اثْنَانِ فَأَلْقَمَهُمَا رِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اُدْخُلْ، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَوَضَعَ رَأْسَهُ فِيْ حِجْرِهِ وَنَامَ، فَلُدِغَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ رِجْلِهِ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ يَتَحَرَّكْ مَخَافَةَ أَنْ يَنْتَبِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَسَقَطَتْ دُمُوْعُهُ عَلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟» قَالَ: لُدِغْتُ، فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ، فَتَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَهَبَ مَا يَجِدُهُ، ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَيْهِ، وَكَانَ سَبَبَ مَوْتِهِ. وَأَمَّا يَوْمُهُ، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِرْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوْا: لَا نُؤَدِّيْ زَكَاةً فَقَالَ: لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا لَجَاهَدْتُهُمْ عَلَيْهِ. فَقُلْتُ: يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ! تَأَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِهِمْ فَقَالَ لِيْ: أَجَبَّارٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارٌ فِي الْإِسْلَامِ؟ إِنَّهُ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَتَمَّ الدِّيْنُ أَيَنْقُصُ وَأَنَا حَيٌّ؟. رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

تیسری فصل

۶۰۳۴: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس ابوبکرؓ کا تذکرہ ہوا۔ چنانچہ عمرؓ روئے اور بیان کیا کہ میں محبوب جانتا ہوں کہ میری زندگی کے تمام اعمال ابوبکرؓ کی زندگی کے ایک دن اور ایک رات کے برابر ہو جائیں۔ ان کی رات سے مقصود وہ رات ہے' جس رات ابوبکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار (ثور) کی جانب روانہ ہوئے' وہ دونوں (جب) وہاں پہنچے تو ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ آپؐ غار میں اس وقت تک داخل نہ ہوں جب تک کہ آپؐ سے پہلے میں داخل نہ ہو جاؤں (بالفرض) اگر غار میں کوئی (ایذا پہنچانے والی) چیز ہو گی تو مجھے ایذا پہنچے گی' آپؐ تو محفوظ رہیں گے۔ چنانچہ ابوبکرؓ (غار میں) داخل ہوئے' اسے صاف کیا اور اس کی ایک جانب کئی سوراخ تھے' چنانچہ ابوبکرؓ نے اپنے تہ بند کو پھاڑا اور اس (کے ٹکڑوں) سے سوراخوں کو بند کر دیا البتہ دو سوراخ باقی رہ گئے' انہوں نے ان میں اپنے دونوں پاؤں داخل کر دیئے۔ پھر ابوبکرؓ نے آپؐ سے عرض کیا کہ اب آپؐ تشریف لائیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (غار میں) داخل ہوئے اور اپنا سر مبارک ابوبکرؓ کی گود میں رکھا اور سو گئے (اس دوران) ابوبکرؓ کا پاؤں سوراخ سے ڈسا گیا لیکن وہ اس خدشہ کے پیش نظر نہ ہلے کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار نہ ہو جائیں۔ (درد کی شدت کے باعث) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ابوبکرؓ کے آنسو گرے تو آپؐ نے دریافت کیا کہ اے ابوبکرؓ! تمہیں کیا ہوا ہے؟ ابوبکرؓ نے کہا کہ آپؐ پر میرے ماں باپ قربان ہوں میں تو ڈسا گیا ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس جگہ) آپ دہن ڈالا' اس سے ابوبکرؓ کا درد جاتا رہا بعد ازاں زہر کا اثر ان پر عود کر آیا' جو ان کی موت کا سبب بنا اور اُن کے دن سے مقصود وہ دن ہے جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو عرب (کے کچھ لوگ) مرتد ہو گئے اور انہوں نے اعلان کیا ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے۔ چنانچہ ابوبکرؓ نے اعلان کیا کہ اگر وہ مجھے اونٹ کے پاؤں میں باندھنے والی (معمولی سی) رسی بھی نہیں دیں گے تو میں اس وجہ سے اُن سے جہاد کروں گا۔ (عمرؓ کہتے ہیں) اس پر میں نے (انہیں) مشورہ دیا کہ اے اللہ کے رسول کے خلیفہ! لوگوں میں اتفاق رہنے دیں اور ان کے ساتھ نرمی کریں اس پر انہوں نے (مجھے ڈانٹ پلاتے ہوئے) کہا' تعجب ہے جاہلیت میں (اتنے) دلیر اور اسلام میں اتنے بزدل! اس میں کچھ شک نہیں کہ وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے اور دینِ اسلام مکمل ہو چکا ہے' دینِ اسلام میں نقص آ جائے اور میں زندہ رہوں؟ (رزین)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں فرات بن سائب راوی منکر الحدیث ہے البتہ حدیث کا آخری حصہ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے سے آخر تک سنن نسائی میں موجود ہے جو صحیح ہے۔ نیز اس آخری حصہ کے ہم معنی روایت بخاری اور مسلم میں بھی موجود ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۴۴)

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۶۰۳۵ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَلَقَدْ كَانَ فِیْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ ــ فَاِنْ یَكُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّهُ عُمَرُ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۶۰۳۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم سے پہلی امتوں میں الہامی لوگ ہوا کرتے تھے' اگر میری اُمّت میں سے کوئی شخص الہامی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتا (بخاری' مسلم)

۶۰۳۶ - (۲) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِسْتَاْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَیْشٍ یُكَلِّمْنَهُ وَیَسْتَكْثِرْنَهُ، عَالِیَةً اَصْوَاتُهُنَّ، فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ، فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَضْحَكُ، فَقَالَ: اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِیْ كُنَّ عِنْدِیْ، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ» قَالَ عُمَرُ: یَا عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ! اَتَهَبْنَنِیْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقُلْنَ: نَعَمْ، اَنْتَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِیْهٍ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ! وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا لَقِیَكَ الشَّیْطَانُ سَالِكًا فَجًّا ــ قَطُّ اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّكَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. وَقَالَ الْحُمَیْدِیُّ: زَادَ الْبُرْقَانِیُّ بَعْدَ قَوْلِهٖ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: مَا اَضْحَكَكَ.

۶۰۳۶: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (مجلس میں شریک ہونے کی) اجازت طلب کی جب کہ آپؐ کی مجلس میں قریشی عورتیں تھیں' وہ آپؐ کے ساتھ باتیں کر رہی تھیں اور آپؐ سے زیادہ ہی گفتگو کر رہی تھیں' اُن کی آوازیں (آپؐ کی آواز سے) بلند تھیں جب عمرؓ نے اجازت طلب کی تو وہ اٹھیں اور جلدی سے پردے میں چلی گئیں۔ (جب) عمرؓ اندر داخل ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے۔ عمرؓ نے (خوشی کا اظہار کرتے ہوئے) عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ آپؐ کو ہمیشہ خوش و خرّم رکھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پاس جو عورتیں تھیں مجھے ان پر تعجب ہو رہا

ہے کہ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو وہ جلدی سے پردے میں چلی گئیں۔ عمرؓ نے انہیں (مخاطب کرتے ہوئے) کہا' اے عورتو! تم اپنے آپ کی دشمن ہو! تعجب ہے کہ تم مجھ سے ڈرتی ہو (لیکن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔ عورتوں نے کہا' ہاں کیونکہ آپ سخت گو اور سخت مزاج ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے ابنُ الخطاب بات کر (ان کے جواب کا انتظار نہ کر) اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' جب کہیں کسی راستے میں شیطان سے تیرا سامنا ہوتا ہے تو وہ تیرا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلنے لگتا ہے (بخاری' مسلم) اور امام حُمیدیؒ نے بیان کیا کہ امام برقانیؒ نے (اپنی کتاب میں) عمرؓ کے اس قول کے بعد کہ "اے اللہ کے رسول!" کے بعد یہ اضافہ کیا ہے کہ آپؐ کیوں ہنس رہے تھے؟

٦٠٣٧ - (٣) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ - اِمْرَأَةِ أَبِيْ طَلْحَةَ، وَسَمِعْتُ خَشْفَةً -، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: هٰذَا بِلَالٌ، وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ» فَقَالَ عُمَرُ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَعَلَيْكَ أَغَارُ؟. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۳۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں (معراج کی رات) بہشت میں داخل ہوا تو میں نے ابو طلحہؓ کی بیوی "رمیصاء" کو دیکھا نیز میں نے چلنے کی آواز سنی چنانچہ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ بلالؓ ہے۔ اور میں نے ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک دوشیزہ تھی۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ (محل) کس کے لئے ہے؟ جنتیوں نے بتایا کہ (یہ محل) عمرؓ کا ہے۔ میں نے چاہا کہ اس میں داخل ہوں اور اسے (غور سے) دیکھوں لیکن میں نے تیری غیرت کو یاد کیا۔ عمرؓ نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان جائیں' تعجب ہے! کیا میں آپؐ (کے داخل ہونے) پر غیرت کروں گا؟ (بخاری' مسلم)

وضاحت: رمیصاء اصل میں غمیصاء ہے اور یہ انس رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ اور ابو طلحہؓ کی زوجہ محترمہ ہیں۔ ان کا پورا نام غمیصاء بنت ملحان انصاریہ ہے اور ان کی کنیت اُمِّ سلیم ہے (الاصابہ جلد ۸ صفحہ ۱۵۲)

٦٠٣٨ - (٤) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ -: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ، وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ -، مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ، وَمِنْهَا مَا دُوْنَ ذٰلِكَ -، وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ». قَالُوْا: فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «الدِّيْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۳۸: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک بار میں سویا ہوا تھا' میں نے دیکھا کہ (کچھ) لوگوں کو مجھ پر پیش کیا جا رہا ہے اور انہوں نے قمیضیں پہن رکھی ہیں' کسی کا

قمیض (اس کے) سینے تک اور کسی کا اس سے نیچے تھا اور عمرؓ مجھ پر پیش کیے گئے تو وہ قمیض کو کھینچتے تھے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! اس کی تاویل کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اس کی تاویل دین ہے یعنی ان کے دور میں دینِ اسلام کو غلبہ حاصل ہو گا (بخاری' مسلم)

٦٠٣٩ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِيْ أَظْفَارِيْ، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ»، قَالُوْا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: «اَلْعِلْمَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۳۹: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں سو رہا تھا' مجھے (خواب میں) دودھ کا پیالہ دیا گیا۔ میں نے اسے پیا' حتیٰ کہ میں نے محسوس کیا کہ (دودھ کی) سیرابی میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے۔ پھر میں نے بقیہ (دودھ) عمرؓ کو دے دیا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپ اس کی کیا تاویل فرماتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' (اس کی تعبیر) علم ہے (بخاری' مسلم)

٦٠٤٠ - (٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِيْ عَلَى قَلِيْبٍ - عَلَيْهَا دَلْوٌ، فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِيْ قُحَافَةَ - فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوْبًا - أَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ، ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا - فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا - مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ».

۶۰۴۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں نیند میں تھا میں نے خود کو ایسے کنوئیں پر پایا جس کی منڈیر نہ تھی اس پر ایک ڈول تھا' میں نے جس قدر اللہ نے چاہا کنوئیں سے ڈول نکالے۔ پھر اس ڈول کو ابنِ ابی قحافہ (ابوبکر صدیقؓ) نے پکڑا انہوں نے کنوئیں سے ایک یا دو ڈول نکالے۔ ان کے نکالنے میں کچھ کمزوری تھی' اللہ تعالیٰ ان کی کمزوری کو معاف کرے۔ بعد ازاں وہ ڈول بڑے ڈول (کی شکل) میں تبدیل ہو گیا اور اُسے عمرؓ نے پکڑا۔ میں نے کسی مضبوط شخص کو نہیں دیکھا کہ وہ عمرؓ کی طرح ڈول نکالتا ہو حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو گئے اور انہوں نے (اپنے اونٹوں اور زمین کو) سیراب کیا۔

٦٠٤١ - (٧) وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِيْ بَكْرٍ، فَاسْتَحَالَتْ فِيْ يَدِهِ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهُ -، حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۴۱: اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' پھر اس ڈول کو ابن الخطابؓ نے ابوبکرؓ کے ہاتھ سے پکڑا' وہ ان کے ہاتھ میں بڑے ڈول کی شکل اختیار کر گیا۔ میں نے کسی مضبوط نوجوان کو نہیں دیکھا کہ وہ ان کی طرح قوت سے ڈول نکالتا ہو حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو گئے اور انہوں نے پانی سے تالاب بھر لیے (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۶۰۴۲ - (۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۶۰۴۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور اس کے دل پر اتارا ہے (ترمذی)

۶۰۴۳ - (۹) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ».

۶۰۴۳: اور ابوداؤد کی روایت میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمرؓ کی زبان پر رکھا ہے اور وہ حق کی بات کرتا ہے۔

۶۰۴۴ - (۱۰) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۶۰۴۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اس بات کو بعید نہیں گردانتے کہ (نفس کو) تسکین دینے والی باتیں عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے جاری ہوتی ہیں (بیہقی دلائل النبوۃ)

۶۰۴۵ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ، أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ» فَأَصْبَحَ عُمَرُ، فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَسْلَمَ، ثُمَّ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ظَاهِرًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۶۰۴۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے دعا فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! اسلام کو ابوجہل بن ہشام یا عمرؓ بن خطاب کے ساتھ غلبہ عطا کر (اس دعا کے بعد) عمرؓ صبح سویرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور اسلام لائے بعد ازاں عمرؓ نے مسجد الحرام میں اعلانیہ نماز ادا کی (احمد' ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو غایت درجہ ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی علامہ البانی صفحہ ۴۹۳)

٦٠٤٦ - (١٢) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَمَا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ، فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۶۰۴۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہا' اے وہ انسان جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر انسان ہے ابوبکرؓ نے کہا' خبردار! اگر تو یہ بات کہتا ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' سورج ایسے شخص پر طلوع نہیں ہوتا جو عمرؓ سے بہتر ہو یعنی عمرؓ تمام دنیا کے لوگوں سے بہتر ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے
وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے' کیونکہ سورج تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام پر طلوع ہوا ہے اور یہ سب یقیناً عمرؓ سے افضل ہیں (ضعیف ترمذی علامہ البانی صفحہ ۴۹۳' احادیث ضعیفہ نمبر ۱۳۵۷)

٦٠٤٧ - (١٣) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۶۰۴۷: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر میرے بعد کوئی نبی (آتا) ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے

٦٠٤٨ - (١٤) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ. فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحًا - أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَأَتَغَنّٰى فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ، وَإِلَّا فَلَا». فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ، فَدَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ إِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ! إِنِّيْ كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ، فَدَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ، فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ! أَلْقَتِ الدُّفَّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۶۰۴۸: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جنگ میں باہر نکلے' جب آپؐ واپس لوٹے تو ایک سیاہ فام لونڈی آئی۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے نذر مان رکھی تھی کہ اگر آپؐ کو اللہ تعالیٰ صحیح سلامت واپس لے آیا تو میں آپؐ کے سامنے دف بجاؤں گی اور گانا گاؤں گی۔

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا' اگر تو نے نذر مان رکھی تھی تو دف بجا وگرنہ نہ بجا' وہ دف بجانے لگی۔ ابوبکرؓ آئے تو وہ دف بجاتی رہی' پھر علیؓ آئے تو وہ دف بجاتی رہی' پھر عثمانؓ آئے تو بھی وہ دف بجاتی رہی لیکن جب عمرؓ آئے تو اس نے دف (اپنے نیچے) چھپا لی (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح اور غریب قرار دیا ہے۔

٦٠٤٩ - (١٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسًا، فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ. فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ - وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا، فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! تَعَالَيْ فَانْظُرِي» فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ. فَقَالَ لِي: «أَمَا شَبِعْتِ؟ أَمَا شَبِعْتِ؟» فَجَعَلْتُ أَقُولُ: لَا، لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِي عِنْدَهُ، إِذْ طَلَعَ عُمَرُ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِينِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرُّوا مِنْ عُمَرَ». قَالَتْ: فَرَجَعْتُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۶۰۴۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے' ہم نے شور و شغب اور چھوٹے بچوں کی آوازیں سنیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو (دیکھا کہ) ایک حبشیہ عورت رقص کر رہی تھی اور چھوٹے بچے اس کے گرد (تماشا دیکھ رہے) تھے۔ آپؐ نے فرمایا' اے عائشہ! آپ آئیں اور دیکھیں (عائشہؓ کہتی ہیں کہ) میں آئی اور میں نے اپنی تھوڑی رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر رکھی' میں نے آپؐ کے کندھے اور سر کے درمیان سے حبشیہ (عورت) کی جانب دیکھنا شروع کیا۔ آپؐ نے (ذرا توقف کے بعد) مجھ سے دریافت کیا کہ ابھی تک آپ سیر نہیں ہوئیں؟ (عائشہؓ کہتی ہیں) میں نے نفی میں جواب دیا' اس لئے کہ میں جائزہ لینا چاہتی تھی کہ آپؐ کے نزدیک میرا کتنا مقام ہے؟ اچانک عمرؓ آئے تو لوگ منتشر ہو گئے (اس پر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ میں محسوس کر رہا ہوں کہ جنوں اور انسانوں میں جو شیطان ہیں وہ عمرؓ سے بھاگتے ہیں۔ عائشہؓ کہتی ہیں کہ پھر میں (بھی) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گھر واپس لوٹ آئی (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦٠٥٠ - (١٦) عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى؟ فَنَزَلَتْ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾. وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! يَدْخُلُ عَلَى نِسَائِكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ

أَمَرْتَهُنَّ يَحْتَجِبْنَ؟ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ ــ، وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَيْرَةِ، فَقُلْتُ: ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ﴾ . فَنَزَلَتْ كَذَلِكَ .

تیسری فصل

۶۰۵۰ : انسؓ اور ابنِ عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ تین باتوں میں میری اپنے پروردگار سے موافقت ہوئی ہے۔ عمرؓ کہتے ہیں ان میں سے ایک بات یہ تھی) میں نے عرض کیا تھا کہ اے اللہ کے رسول! اگر ہم مقامِ ابراہیم کے قریب (نفل) نماز ادا کرتے تو بہتر ہوتا۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "تم مقامِ ابراہیم کے قریب (نفل) نماز ادا کرو" (اور دوسری بات یہ تھی کہ) اے اللہ کے رسول! آپؐ کی بیویوں کے ہاں اچھے اور برے سبھی لوگ جاتے ہیں' اگر آپؐ انھیں پردہ کرنے کا حکم دیں تو بہتر ہو گا۔ اس پر پردے کی آیات نازل ہوئیں۔ (تیسری بات یہ تھی کہ) جب آپؐ کی بیویاں غیرت کرتے ہوئے اکٹھی ہوئیں (غیرت سے مراد یہ ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ محترمہ کے ہاں شہد پینا شروع کیا تو دیگر ازواجِ مطہرات نے ایک محاذ قائم کر لیا تھا) تو میں نے (ازواجِ مطہرات سے) کہا تھا کہ اگر پیغمبر علیہ السلام تمھیں طلاق دیں تو اللہ تعالیٰ آپؐ کو تم سے بہتر بیویاں عطا کریں گے۔ چنانچہ اسی طرح یہ آیت نازل ہوئی۔

۶۰۵۱ - (۱۷) وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ: فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ، وَفِي الْحِجَابِ، وَفِي أُسَارَى بَدْرٍ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۵۱ : اور ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں ہے' عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے تین باتوں میں اپنے پروردگار کی موافقت کی ہے۔ پہلی بات مقامِ ابراہیم کے بارے میں' دوسری بات پردے کے بارے میں اور تیسری بات بدر کے قیدیوں کے بارے میں ہے (بخاری' مسلم)

۶۰۵۲ - (۱۸) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: فُضِّلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِأَرْبَعٍ: بِذِكْرِ الْأُسَارَى يَوْمَ بَدْرٍ، أَمَرَ بِقَتْلِهِمْ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ . وَبِذِكْرِهِ الْحِجَابَ، أَمَرَ نِسَاءَ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَحْتَجِبْنَ، فَقَالَتْ لَهُ زَيْنَبُ: وَإِنَّكَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ فِي بُيُوتِنَا؟ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ﴾ . وَبِدَعْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ: «اللَّهُمَّ أَيِّدِ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ». وَبِرَأْيِهِ فِي أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، كَانَ أَوَّلَ نَاسٍ بَايَعَهُ . رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۶۰۵۲ : ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو چار باتوں کے سبب لوگوں پر فضیلت حاصل ہے (پہلی فضیلت یہ ہے کہ) جنگِ بدر کے روز قیدیوں کے تذکرے پر عمرؓ نے انھیں قتل کرنے کا

مشورہ دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (جس کا ترجمہ ہے) اگر اللہ تعالیٰ کی جانب سے تحریر شدہ (حکم) لوحِ محفوظ میں ثبت نہ ہوا ہوتا تو تم نے جو (فدیہ) لیا ہے' اس کے سبب تمہیں بڑا عذاب پہنچتا اور (دوسری فضیلت یہ ہے کہ) جب عورتوں کے پردے کا تذکرہ ہوا تو عمرؓ نے ازواجِ مطہرات کو پردہ کرنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ زینبؓ نے عمرؓ سے کہا' اے خطاب کے بیٹے! تو ہم پر حکم چلاتا ہے جبکہ وحی ہمارے گھروں میں نازل ہوتی ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے (حکم) نازل فرمایا (جس کا ترجمہ ہے) کہ "جب تم ان سے سامان طلب کرو تو ان سے پردے کے پیچھے سے طلب کیا کرو۔" اور (تیسری فضیلت) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے۔ آپؐ نے دعا کی تھی کہ اے اللہ! اسلام کو عمرؓ کے ساتھ غلبہ عطا کر (چوتھی فضیلت) ابوبکرؓ (کی خلافت) کے بارے عمرؓ کی رائے تھی (اور) عمرؓ پہلے آدمی تھے جنہوں نے ابوبکرؓ کی بیعت کی تھی (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابونہشل راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۸۸)

۶۰۵۳ - (۱۹) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «ذَاكَ الرَّجُلُ أَرْفَعُ أُمَّتِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ». قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَاللّٰهِ مَا كُنَّا نُرَى — ذٰلِكَ الرَّجُلَ إِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۶۰۵۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری امت میں سے یہ شخص جنت میں سب سے زیادہ بلند مرتبے والا ہے۔ ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں' اللہ کی قسم! ہم سمجھتے رہے کہ اس شخص سے مراد عمرؓ ہیں یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عطیہ بن سعد اور عبداللہ بن ولید راوی ضعیف ہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۷۰)

۶۰۵۴ - (۲۰) وَعَنْ أَسْلَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَأْنِهِ — يَعْنِي عُمَرَ — فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ حِينَ قُبِضَ كَانَ أَجَدَّ — وَأَجْوَدَ حَتّٰى انْتَهٰى — مِنْ عُمَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۰۵۴: اسلمؓ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ نے مجھ سے عمر رضی اللہ عنہ کی کسی خاص بات کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے انہیں بتایا۔ اسلمؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب سے آپؐ فوت ہوئے ہیں' کبھی بھی کسی شخص کو (عمل کے لحاظ سے) عمرؓ سے زیادہ جدوجہد کرنے والا اور زیادہ عمدہ انسان نہیں دیکھا یہاں تک کہ وہ آخر عمر کو پہنچے (بخاری)

۶۰۵۵ - (۲۱) وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ — يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! وَلَا كُلُّ ذٰلِكَ؟! لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقْتَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ

صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِيْنَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ، وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُوْنَ قَالَ : أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذٰلِكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِيْ بَكْرٍ وَرِضَاهُ، فَإِنَّمَا ذٰلِكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ. وَأَمَّا مَا تَرٰى مِنْ جَزَعِيْ، فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَمِنْ أَجْلِ أَصْحَابِكَ، وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ لِيْ طِلَاعَ الْأَرْضِ - ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۰۵۸ : مِسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب عمرؓ کو (نیزے سے) گھائل کیا گیا تو وہ درد محسوس کرنے لگے۔ ابنِ عباسؓ نے یہ سمجھتے ہوئے کہ شاید عمرؓ جزع فزع کر رہے ہیں' اُن سے کہا کہ اے امیر المومنین! جزع فزع نہ کریں' بلاشبہ آپ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں' آپ نے اچھی صحبت رکھی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے جُدا ہوئے اور وہ آپ سے خوش تھے۔ اس کے بعد آپ ابوبکرؓ کی صحبت میں رہے' پس آپ نے اچھی صحبت رکھی۔ پھر ابوبکرؓ آپ سے جُدا ہوئے اور وہ آپ سے خوش تھے۔ اس کے بعد آپ مسلمانوں کی صحبت میں رہے' پس آپ نے اچھی صحبت رکھی۔ پھر آپ ان سے جُدا ہو رہے ہیں اور وہ آپ سے خوش ہیں۔ عمرؓ نے جواب دیا کہ آپ نے جو رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اور ان کی خوشی کا تذکرہ کیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا ہے اور جو تم نے ابوبکرؓ کی رفاقت اور اس کی خوشی کا تذکرہ کیا ہے تو یہ بھی اللہ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا ہے اور جو تم میری گھبراہٹ دیکھ رہے ہو وہ تمہارے اور تمہارے رفقاء کی وجہ سے ہے۔ اللہ کی قسم! اگر میرے پاس زمین کے بھرنے کے برابر سونا ہوتا تو میں اللہ کے عذاب کو دیکھنے سے پہلے اس کا فدیہ دے دیتا (بخاری)

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

(ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦٠٥٦ - (١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ أَعْيَى، فَرَكِبَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا، إِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَةِ الْأَرْضِ. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ!! فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: فَإِنِّي أُؤْمِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَمَا هُمَا ثَمَّ. وَقَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمٍ لَهُ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلَى شَاةٍ مِنْهَا فَأَخَذَهَا، فَأَدْرَكَهَا صَاحِبُهَا، فَاسْتَنْقَذَهَا، فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ: فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي؟ فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ؟!! فَقَالَ: أُؤْمِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَمَا هُمَا ثَمَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۶۰۵۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص ایک بیل کو ہانک رہا تھا' اس دوران وہ شخص (چلنے سے) عاجز آ گیا تو بیل پر سوار ہو گیا۔ بیل نے کہا' ہم سواری کیلئے پیدا نہیں ہوئے ہیں بلکہ ہم تو زمین کی کھیتی باڑی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ لوگوں نے (تعجب کرتے ہوئے) کہا' سبحان اللہ! بیل کلام کر رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس (واقعہ) پر میں' ابوبکرؓ اور عمرؓ ایمان رکھتے ہیں حالانکہ اس وقت وہ دونوں وہاں موجود نہیں تھے۔ نیز فرمایا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص اپنی بکریوں میں تھا' اچانک ان میں سے ایک بکری پر بھیڑیا حملہ آور ہو گیا اور بکری کو اٹھا لیا۔ بکری کے مالک نے اسے اس سے چھڑا لیا۔ بھیڑیے نے اس سے کہا کہ درندوں کے روز (یعنی جب فتنہ برپا ہو گا) جب کہ میرے علاوہ نہیں کوئی چرانے والا نہیں ہو گا' (ان کو مجھ سے کون چھڑوائے گا؟) لوگوں نے تعجب سے کہا' سبحان اللہ! بھیڑیا کلام کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا' اس (واقعہ) پر بھی میرا' ابوبکرؓ اور عمرؓ کا ایمان ہے حالانکہ اس وقت وہ دونوں وہاں نہیں تھے (بخاری' مسلم)

٦٠٥٧ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰهَ

لِعُمَرَ وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ، إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي يَقُولُ: يَرْحَمُكَ اللهُ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، لِأَنِّي كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «كُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَانْطَلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ». فَالْتَفَتُّ فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۵۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں کچھ لوگوں میں کھڑا تھا' انہوں نے عمرؓ کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جب کہ (وفات کے بعد) ان کا جنازہ چارپائی پر رکھا گیا تھا۔ اچانک میرے پیچھے ایک شخص نے اپنی کہنی میرے کندھے پر رکھی اور (عمرؓ کے لئے دعائیہ کلمات) کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے' بے شک میں اُمید رکھتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں رفقاء کے ساتھ جمع کرے گا' اس لیے کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بارہا سنا کرتا تھا' آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ میں' ابوبکرؓ اور عمرؓ (فلاں جگہ) تھے' میں نے' ابوبکرؓ نے اور عمرؓ نے (فلاں کام) کیا' میں ابوبکرؓ اور عمرؓ چلے' میں ابوبکرؓ اور عمرؓ داخل ہوئے' میں ابوبکرؓ اور عمرؓ نکلے (ابنِ عباسؓ کہتے ہیں کہ) میں نے مڑ کر دیکھا تو یہ باتیں علیؓ بن ابی طالب فرما رہے تھے (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۶۰۵۸ - (۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ عِلِّيِّينَ، كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ»، وَرَوَى نَحْوَهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ

دوسری فصل

۶۰۵۸: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک جنتی لوگ (آپس میں ایک دوسرے کو) بلند مرتبہ لوگوں (کے اونچے مقام) کو دیکھائیں گے جیسا کہ تم آسمان کے اُفق میں روشن ستارے کو دیکھتے ہو۔ بلاشبہ ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی بلند مقام والوں میں سے ہوں گے اور سب سے اچھے ہوں گے (شرحُ السُّنہ) نیز ابوداؤد' ترمذی' ابنِ ماجہ نے اس کی مثل بیان کیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عطیہ بن سعد راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۲۰)

۶۰۵۹ - (۴) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۶۰۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ابوبکرؓ اور عمرؓ انبیاء اور رسولوں کے علاوہ اوّلین اور آخرین اُدھیڑ عمر جنتیوں کے سردار ہوں گے (ترمذی)

۶۰۶۰ - (۵) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۶۰۶۰: نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔
وضاحت: ترمذی کی حدیث کی سند جید درجہ کی ہے البتہ ابن ماجہ کی حدیث جو علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' اس کی سند میں حارث اعور راوی ضعیف ہے نیز جنت میں سبھی لوگ جوان ہوں گے' اُدھیڑ عمر کے لوگوں سے مقصود وہ لوگ ہیں جو ادھیڑ عمر میں فوت ہوں گے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۲۰)

۶۰۶۱ - (۶) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنِّي لَا أَدْرِي مَا بَقَائِي فِيكُمْ؟ فَاقْتَدُوا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۶۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ میں نہیں جانتا کہ میں نے تم میں کتنا (عرصہ) زندہ رہنا ہے؟ پس تم میرے بعد دو شخصوں ابوبکرؓ اور عمرؓ کی اقتداء کرنا (ترمذی)

۶۰۶۲ - (۷) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ يَرْفَعْ أَحَدٌ رَأْسَهُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، كَانَا يَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۶۰۶۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو ابوبکرؓ اور عمرؓ کے علاوہ کوئی شخص اپنا سر بلند نہیں کرتا تھا' وہ دونوں آپؐ کی زیارت کر کے مسکراتے تھے اور آپؐ انہیں دیکھ کر مسکراتے تھے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں حکم بن عطیہ راوی متکلم فیہ ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۲۱' ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۸)

۶۰۶۳ - (۸) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ، وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ، وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا، فَقَالَ: «هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۶۰۶۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز (اپنے حجرۂ مبارکہ سے) باہر آئے اور مسجد میں داخل ہوئے جب کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ میں سے ایک آپؐ کی دائیں جانب اور دوسرا آپؐ کی بائیں جانب تھا۔ آپؐ نے ان دونوں کے ہاتھوں کو پکڑا ہوا تھا اور آپؐ فرما رہے تھے کہ قیامت کے دن ہم اسی کیفیت

میں اٹھائے جائیں گے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا۔
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانیؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۹)

٦٠٦٤ - (٩) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ: «هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا.

۶۰۶۴: عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو دیکھا اور فرمایا' یہ دونوں (میرے لئے) کان اور آنکھ (کی مانند) ہیں (امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو مرسل بیان کیا ہے)

٦٠٦٥ - (١٠) وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. «مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَلَهٗ وَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ، وَوَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ، فَاَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيْلُ - وَمِيْكَائِيْلُ، وَاَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۶۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر پیغمبر کے دو وزیر اہل آسمان میں سے اور دو وزیر اہل زمین میں سے ہوتے ہیں۔ آسمان والے میرے دونوں وزیر جبرائیلؑ اور میکائیلؑ ہیں اور زمین والے (دونوں وزیر) ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانیؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۴)

٦٠٦٦ - (١١) وَعَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ، فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْبَكْرٍ، فَرَجَحْتَ اَنْتَ، وَوُزِنَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْبَكْرٍ، وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَحَ عُمَرُ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ، فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، يَعْنِيْ فَسَاءَهٗ ذٰلِكَ. فَقَالَ: «خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ، ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۶۰۶۶: ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کیا کہ میں نے خواب دیکھا ہے گویا کہ ایک ترازو آسمان سے اترا' آپؐ کا اور ابوبکرؓ کا وزن کیا گیا تو آپؐ بھاری نکلے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کا وزن کیا گیا تو ابوبکرؓ بھاری نکلے اور عمرؓ اور عثمانؓ کا وزن کیا گیا تو عمرؓ بھاری نکلے' پھر ترازو اٹھا لیا گیا۔ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خواب نے غمگین کر دیا۔ (آپؐ نے فرمایا' اس خواب میں) نبوت کی خلافت کی جانب اشارہ ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا بادشاہت عطا کرے گا (مسلم)
وضاحت: اس حدیث میں دراصل دو روایات کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ امام ابوداؤدؒ نے اس حدیث کو کتاب السُّنّۃ

میں اور امام ترمذیؒ نے کتاب الرؤیا میں "پھر ترازو اٹھا لیا گیا" جملے تک کے الفاظ ذکر کیے ہیں (ان الفاظ کے ساتھ) یہ حدیث صحیح ہے اور "آپؐ کو اس خواب نے غمگین کر دیا" کے الفاظ صرف ابوداؤد میں ہیں' اس کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی ناقابلِ حجت ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۳۱)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦٠٦٧ - (١٢) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ» . فَاطَّلَعَ اَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: «يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ» ، فَاطَّلَعَ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

تیسری فصل

۶۰۶۷ : ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارے پاس اہلِ جنت میں سے ایک شخص آئے گا۔ چنانچہ ابوبکرؓ آئے۔ پھر فرمایا' تمہارے پاس اہلِ جنت میں سے ایک شخص آئے گا۔ چنانچہ عمرؓ آئے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۳)

٦٠٦٨ - (١٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بَيْنَا رَأْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حِجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ - إِذْ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ يَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، عُمَرُ» . قُلْتُ: فَاَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِيْ بَكْرٍ؟ قَالَ: «اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ» . رَوَاهُ رَزِيْنٌ .

۶۰۶۸ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چاندنی رات تھی' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا' اچانک میں نے سوال کیا' اے اللہ کے رسول! کیا کسی شخص کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر بھی ہیں' آپؐ نے فرمایا' ہاں! عمرؓ کی ہیں (عائشہؓ کہتی ہیں) میں نے دریافت کیا' ابوبکرؓ کی نیکیاں کتنی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' عمرؓ کی تمام نیکیاں ابوبکرؓ کی ایک نیکی کے برابر ہیں (رزین)

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۳۱)

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦٠٦٩ ـ (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعاً فِيْ بَيْتِهٖ، كَاشِفاً عَنْ فَخِذَيْهِ ـ اَوْ سَاقَيْهِ ـ فَاسْتَأْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ، فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ، فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ، فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ، فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَوّٰى ثِيَابَهٗ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ: دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ـ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ: «اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟».

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: «اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ، وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَالَةِ اَنْ لَا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِيْ حَاجَتِهٖ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۶۰۶۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں لیٹے ہوئے تھے' آپؐ کی دونوں پنڈلیوں پر کپڑا نہ تھا۔ ابوبکرؓ نے (اندر آنے کی) اجازت طلب کی' ان کو اجازت دی گئی' آپؐ اسی حالت میں رہے اور باتیں کرتے رہے۔ پھر عمرؓ نے اجازت طلب کی' انہیں اجازت دی گئی' آپؐ اسی حالت میں رہے اور باتیں کرتے رہے۔ بعد ازاں عثمانؓ نے اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور اپنا کپڑا درست کر لیا۔ جب صحابہ کرامؓ باہر چلے گئے تو عائشہؓ نے کہا' ابوبکرؓ اندر آئے' ان کے لیے بھی آپؐ نے جنبش نہ کی اور نہ ہی آپؐ نے کچھ خیال کیا۔ پھر عمرؓ اندر آئے' ان کے لیے بھی آپؐ نے جنبش نہ کی اور نہ ہی ان کی کچھ پرواہ کی۔ پھر عثمانؓ داخل ہوئے تو آپؐ درست ہو کر بیٹھ گئے اور آپؐ نے اپنے کپڑوں کو بھی درست کر لیا۔ آپؐ نے فرمایا' میں اس شخص سے کیوں حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' بے شک عثمانؓ بہت حیا والا آدمی ہے اور میں ڈر گیا کہ اگر میں

نے اسے اسی حالت میں اندر آنے کی اجازت دی تو وہ اپنے (جس) کام کے سلسلہ میں میرے پاس آیا' اس کے لئے مجھ سے تنگرانگا کر بات نہیں کرے گا اور اس کا کام پایہ تکمیل تک نہیں پہنچے گا (بلکہ واپس چلا جائے گا) (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۶۰۷۰ - (۲) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ، وَرَفِيقِي - يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ - عُثْمَانُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۶۰۷۰: طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر پیغمبر کا ایک خاص ساتھی ہوتا ہے' اور جنت میں عثمانؓ میرا ساتھی ہو گا (ترمذی)

۶۰۷۱ - (۳) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ، وَهُوَ مُنْقَطِعٌ.

۶۰۷۱: اور امام ابن ماجہؒ نے اس حدیث کو ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے اور امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں ہے نیز سند بھی منقطع ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۳' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۰)

۶۰۷۲ - (۴) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ، قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَحُثُّ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ، فَقَامَ عُثْمَانُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ، فَقَامَ عُثْمَانُ، فَقَالَ: عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، ثُمَّ حَضَّ، فَقَامَ عُثْمَانُ، فَقَالَ: عَلَيَّ ثَلَاثُمِائَةِ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ: «مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهِ، مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۷۲: عبدالرحمٰن بن خبّاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپؐ تبوک کے لشکر (کے خرچ) کے لیے لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے چنانچہ عثمانؓ کھڑے ہوئے'

انہوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کی راہ میں سو اونٹ جھولوں اور کجاووں سمیت میرے ذمے ہیں۔ پھر (دوبارہ) آپؐ نے اسی لشکر کے لیے رغبت دلائی تو عثمانؓ کھڑے ہوئے اور کہا کہ اللہ کی راہ میں دو سو اونٹ جھولوں اور کجاووں سمیت میرے ذمے ہیں۔ پھر آپؐ نے تیسری بار رغبت دلائی تو عثمانؓ (تیسری بار) کھڑے ہوئے اور کہا کہ اللہ کی راہ میں تین سو اونٹ جھولوں اور کجاووں سمیت میرے ذمے ہیں (اس حدیث کے راوی) عبدالرحمٰن بن خبّاب کہتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ منبر سے اتر رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ اس نیکی کے بعد عثمانؓ پر کچھ گناہ نہیں وہ جو چاہے عمل کرتا رہے' اس نیکی کے بعد عثمانؓ پر کچھ گناہ نہیں وہ جو چاہے عمل کرتا رہے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۹)

۶۰۷۳ - (۵) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: جَاءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ فِيْ كُمِّهِ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ، فَنَثَرَهَا فِيْ حِجْرِهِ، فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَلِّبُهَا فِيْ حِجْرِهِ وَيَقُوْلُ: «مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ» مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۶۰۷۳: عبدالرحمان بن سمرہؓ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپؐ نے تبوک کے لشکر کی تیاری فرمائی تو عثمانؓ اپنی جیب میں ایک ہزار دینار ڈال کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور یہ دینار آپؐ کی گود میں بکھیر دیے (عبدالرحمان بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ) میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنی گود میں انہیں اُلٹ پلٹ کر رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ "آج کے دن کے عمل کے بعد عثمانؓ جو بھی کریں' وہ انہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔ آج کے دن کے عمل کے بعد عثمانؓ جو بھی کریں' وہ انہیں نقصان نہیں پہنچائے گا" (احمد)

۶۰۷۴ - (۶) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى مَكَّةَ، فَبَايَعَ النَّاسَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهِ» فَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى، فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۷۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعتِ رضوان کا حکم دیا تو لوگوں نے رسول اللہؐ کے ہاتھ پر بیعت کی' اس بیعت کا پس منظر یہ تھا کہ عثمانؓ اہلِ مکہ کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی بنا کر بھیجے گئے تھے (اور کسی نے یہ افواہ اڑا دی کہ عثمانؓ کو شہید کر دیا گیا ہے) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ عثمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کام گیا ہے' چنانچہ آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں میں سے ایک ہاتھ عثمانؓ کے نائب کے طور پر دوسرے ہاتھ پر مارا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو ہاتھ عثمانؓ کے لیے تھا وہ باقی صحابہ کرامؓ سے بہتر تھا جو انہوں نے اپنے لیے مارا تھا (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۹۲)

٦٠٧٥ - (٧) **وَعَنْ** ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ الدَّارَ - حِيْنَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ - غَيْرُ بِئْرِ رُوْمَةَ - ؟ فَقَالَ: «مَنْ يَشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ يَجْعَلُ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ؟». فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ، وَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟! فَقَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ. فَقَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ، هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ يَشْتَرِيْ بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ؟». فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ، فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ أَنْ أُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ؟! فَقَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ، هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِيْ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ، هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرٍ - مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا، فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيْضِ، فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ - قَالَ: «اُسْكُنْ ثَبِيْرُ! فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ». قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ! شَهِدُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَنِّيْ شَهِيْدٌ، ثَلَاثًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

۶۰۷۵: ثمامہ بن حزن قشیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس دن حاضر تھا جب عثمانؓ نے لوگوں کو (اپنے گھر کی چھت کے) اوپر سے جھانکا (باغی عثمانؓ کو شہید کرنے کے درپے تھے) عثمانؓ نے کہا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں' کیا تم جانتے ہو کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو وہاں "رومہ" کنوئیں کے علاوہ کہیں میٹھا پانی نہ تھا آپؐ نے فرمایا تھا کہ جو شخص "رومہ" کنوئیں کو خرید کر اپنا ڈول مسلمانوں کے ڈولوں کے ساتھ رکھے گا تو اسے جنت میں اس سے بہتر پانی ملے گا پس میں نے ہی اس کنوئیں کو خالص اپنے مال سے خریدا اور آج تم مجھے اس کنوئیں کا پانی پینے سے روک رہے ہو یہاں تک کہ میں سمندر کا (کڑوا) پانی پی رہا ہوں۔ لوگوں نے (تعجب سے) کہا' اے اللہ! بات تو درست ہے۔ پھر عثمانؓ نے کہا' میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دیتا ہوں کیا مسجد (نبوی) اپنے نمازیوں کے لئے تنگ نہیں ہو گئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کون شخص فلاں قبیلے سے زمین کا ٹکڑا خرید کر اسے مسجد میں شامل کرتا ہے؟ (اس کے عوض) اسے جنت میں اس سے بہتر ٹکڑا ملے گا۔ پس میں نے اس ٹکڑے کو خالص اپنے مال سے خریدا تھا لیکن آج تم مجھے اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے سے روک رہے ہو؟ لوگوں نے تعجب سے کہا' اے اللہ! بات تو درست ہے۔ عثمانؓ نے کہا' میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں' کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تبوک کے لشکر کی تیاری اپنے مال سے کی تھی؟ لوگوں نے (تعجب سے) کہا'

اے اللہ! بات تو درست ہے۔ عثمانؓ نے کہا' میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے ثبیر پہاڑ پر تھے اور آپؐ کے ساتھ ابوبکرؓ عمرؓ اور میں تھا۔ اچانک پہاڑ حرکت کرنے لگا یہاں تک کہ اس کے پتھر ڈھلوان کی جانب گرنے لگے۔ چنانچہ آپؐ نے پہاڑ پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا' اے ثبیر پہاڑ! ٹھہر جا۔ بلاشبہ تجھ پر ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ لوگوں نے کہا' اے اللہ! بات تو درست ہے۔ عثمانؓ نے تین بار فرمایا' اللہ اکبر! کعبہ کے رب کی قسم! لوگ گواہی دے رہے ہیں کہ میں شہید ہوں (ترمذی' نسائی' دار قطنی) عثمانؓ نے تین مرتبہ کہا' اللہ اکبر! لوگ گواہی دے رہے ہیں اور کعبہ کے رب کی قسم' میں شہید ہوں (ترمذی' نسائی' دار قطنی)

۶۰۷۶ - (۸) وَعَنْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا، فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِيْ ثَوْبٍ فَقَالَ: «هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى» فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. قَالَ: فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ: هٰذَا؟ قَالَ: «نَعَمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۰۷۶: مُرّہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے فتنوں کا ذکر کیا اور انہیں قریب بتایا۔ چنانچہ (اسی دوران وہاں سے) ایک شخص گزرا جو چادر میں لپٹا ہوا تھا۔ آپؐ نے (اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا کہ یہ شخص ہدایت پر ہو گا۔ (مُرّہ بن کعبؓ کہتے ہیں) پس میں اٹھا اور اس کی طرف گیا تو وہ شخص عثمانؓ بن عفان تھے۔ مُرّہ بن کعبؓ کہتے ہیں کہ میں نے عثمانؓ کے چہرے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب کیا اور کہا کہ یہ شخص ہے جو ہدایت پر ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں (ترمذی' ابن ماجہ)

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

۶۰۷۷ - (۹) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَا عُثْمَانُ! اِنَّهٗ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا، فَاِنْ اَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ.

۶۰۷۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا' اے عثمانؓ! شاید اللہ تعالیٰ تجھے خلافت کا لبادہ پہنائے۔ اگر لوگ تجھ سے خلافت کو چھیننے پر اصرار کریں تو پھر تو اسے ان کے لئے ہرگز نہ چھوڑنا (ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔

۶۰۷۸ - (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَالَ: «يُقْتَلُ هٰذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا» لِعُثْمَانَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، غَرِيْبٌ اِسْنَادًا.

۶۰۷۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عظیم فتنے کا تذکرہ کرتے

ہوئے فرمایا کہ یہ شخص مظلومانہ قتل ہو گا' آپؐ کا اشارہ عثمانؓ کی طرف تھا (ترمذی)
وضاحت: امام ترمذیؒ نے اس حدیث کی سند کو غریب قرار دیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۲۳)

٦٠٧٩ - (١١) وَعَنْ أَبِي سَهْلَةَ، قَالَ: قَالَ لِيْ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَوْمَ الدَّارِ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ وَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۰۷۹: ابو سہلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عثمانؓ نے اپنے گھر کے محاصرے کے روز مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک وصیت فرمائی تھی اور میں اس کے مطابق صبر کر رہا ہوں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦٠٨٠ - (١٢) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ يُرِيْدُ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَأٰى قَوْمًا جُلُوْسًا، فَقَالَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ؟ قَالُوْا: هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ. قَالَ: فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ؟ قَالُوْا: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ. قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ! إِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ: هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ أُبَيِّنْ لَكَ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ، وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ». وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ، فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُثْمَانَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَمَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلٰى مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى: «هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ» فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهِ، وَقَالَ: «هٰذِهِ لِعُثْمَانَ». ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِذْهَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۶۰۸۰: عثمان بن عبداللہ بن موہبؒ بیان کرتے ہیں کہ مصر کے باشندوں میں سے ایک شخص آیا' وہ بیت اللہ کے حج کا ارادہ رکھتا تھا۔ اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس نے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا' یہ قریش کے اکابرین ہیں۔ اس نے دریافت کیا' ان میں کون بڑا عالم ہے؟ انہوں نے

تھا؛ عبداللہ بن عمرؓ ہیں۔ اس نے کہا' اے عبداللہ بن عمرؓ میں آپ سے ایک بات دریافت کرتا ہوں' آپ مجھے اس بات کا جواب دیں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ عثمانؓ اُحد کی جنگ میں بھاگ گئے تھے؟ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا' درست ہے۔ اس نے پوچھا' کیا آپؓ جانتے ہیں کہ وہ جنگِ بدر سے غائب تھے اور (وہاں) حاضر نہ ہوئے تھے؟ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا' درست ہے۔ اس نے پوچھا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بیعتِ رضوان کے موقعہ پر بھی موجود نہ تھے؟ اور (وہاں بھی) حاضر نہ ہوئے تھے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے (تعجب سے) اللہ اکبر کہا (اور ساتھ ہی) عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ آئیں میں آپ کے سامنے حقیقتِ حال واضح کرتا ہوں۔ جہاں تک اُحد کی جنگ میں سے ان کے فرار ہونے کا واقع ہے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس گناہ کو معاف کر دیا ہے اور جہاں تک جنگِ بدر میں سے عثمان کا غائب ہونا ہے وہ اس لئے تھا کہ ان کے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی رقیہؓ تھیں اور وہ بیمار تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ آپ کو جنگِ بدر میں (عدم شرکت کے باوجود) وہاں حاضر شخص کے برابر ثواب ملے گا اور (مالِ غنیمت میں سے) حصہ بھی ملے گا۔ اور جہاں تک ان کا بیعتِ رضوان سے پیچھے رہنے کا واقعہ ہے وہ اس سبب سے تھا کہ اگر مکہ مکرمہ میں کوئی شخص عثمانؓ سے زیادہ عزت والا ہوتا تو آپؐ اسے بھیجتے' لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کو بھیجا اور عثمانؓ کے مکہ مکرمہ جانے کے بعد بیعتِ رضوان ہوئی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کو عثمانؓ کا ہاتھ قرار دیتے ہوئے اسے اپنے ہاتھ پر مارا اور فرمایا کہ یہ عثمانؓ کی بیعت ہے۔ بعد ازاں عبداللہ بن عمرؓ نے کہا اب ان سوالوں کے جواب اپنے ساتھ لے جا (بخاری)

۶۰۸۱-(۱۳) وَعَنْ أَبِي سَهْلَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ إِلَى عُثْمَانَ، وَلَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا: أَلَا تُقَاتِلُ؟ قَالَ: لَا، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ أَمْرًا، فَأَنَا صَابِرٌ نَفْسِي عَلَيْهِ.

۶۰۸۱: عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام ابو سہلہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عثمانؓ کے ساتھ سرگوشی کر رہے تھے جبکہ عثمانؓ کا رنگ متغیر ہو رہا تھا۔ جب محاصرے کا دن ہوا تو ہم نے عثمانؓ سے کہا کہ کیا ہم (ان سے) لڑائی نہ کریں؟ عثمانؓ نے کہا کہ نہ لڑو' اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک وعدہ لیا تھا میں خود کو اس کا پابند بنا رہا ہوں (بیہقی دلائل النبوۃ)

۶۰۸۲-(۱۴) وَعَنْ أَبِي حَبِيبَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُورٌ فِيهَا، وَأَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْتَأْذِنُ عُثْمَانَ فِي الْكَلَامِ، فَأَذِنَ لَهُ، فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي فِتْنَةً وَاخْتِلَافًا ـ أَوْ قَالَ: اخْتِلَافًا وَفِتْنَةً ـ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مِنَ النَّاسِ: فَمَنْ لَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ أَوْمَا تَأْمُرُنَا بِهِ؟ قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالْأَمِيرِ وَأَصْحَابِهِ» وَهُوَ يُشِيرُ إِلَى عُثْمَانَ بِذٰلِكَ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

٦٠٨٣: ابو حبیبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ عثمانؓ کے گھر میں داخل ہوئے جب کہ عثمانؓ اپنے گھر میں محصور تھے۔ ابو حبیبہؓ نے سنا کہ ابوہریرہؓ عثمانؓ سے گفتگو کرنے کی اجازت طلب کر رہے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ابوہریرہؓ کو دی' وہ کھڑے ہوئے' اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ بعد ازاں بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا' آپؐ فرما رہے تھے کہ بلاشبہ میرے بعد تم فتنوں اور اختلافات کو پاؤ گے۔ ایک شخص نے عرض کیا تھا کہ اے اللہ کے رسول! اس وقت ہمیں کیا کرنا چاہیئے یا آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا تھا کہ تمہیں ہر حال میں امیر اور اس کے رفقاء کی اطاعت کرنا ہو گی اور آپؐ عثمانؓ کی طرف اشارہ کر رہے تھے (بیہقی دلائل النبوۃ)

بَابُ مَنَاقِبِ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

(ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ رضی اللہ عنہم کے فضائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦٠٨٣ - (١) عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ اُحُدًا، وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: «اُثْبُتْ اُحُدُ، فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۶۰۸۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم' ابوبکرؓ' عمرؓ اور عثمانؓ اُحد پہاڑ پر چڑھے تو پہاڑ لرزنے لگا۔ آپؐ نے اس پر اپنا پاؤں مارتے ہوئے فرمایا' ٹھہر جا' اس لیے کہ تجھ پر ایک پیغمبر' ایک صدیق اور دو شہید ہیں (بخاری)

٦٠٨٤ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ ــ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ ــ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِفْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَفَتَحْتُ لَهُ، فَاِذَا اَبُوْبَكْرٍ، فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَحَمِدَ اللّٰهَ. ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِفْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَفَتَحْتُ لَهُ، فَاِذَا عُمَرُ، فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ، فَقَالَ لِيْ: «اِفْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهُ»، فَاِذَا عُثْمَانُ، فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۸۴: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مدینہ منورہ کے باغات میں سے ایک باغ میں تھا کہ ایک شخص آیا' اس نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دو۔ (ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں) میں نے اس کے لیے دروازہ کھولا تو وہ ابوبکرؓ تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق انہیں خوشخبری سنائی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا' اس نے بھی دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کے لیے بھی دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری

دو۔ (ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں) میں نے اس کے لئے دروازہ کھولا تو وہ عمرؓ تھے۔ میں نے انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے مطلع کیا تو انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی۔ بعد ازاں ایک اور شخص نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا، آپؐ نے مجھے فرمایا" اس کے لئے بھی دروازہ کھول دو اور اسے بھی جنت کی خوشخبری دو البتہ اسے عظیم مصیبت پہنچے گی (ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ میں نے دروازہ کھولا) تو وہ عثمانؓ تھے، میں نے انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے مطلع کیا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ سے تمام مصائب میں مدد طلب کی جاتی ہے (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۶۰۸۵ ـ (۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَيٌّ: أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۶۰۸۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب زندہ تھے تو ہم کہا کرتے تھے ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمان رضی اللہ عنہم (ترمذی)

وضاحت: مراد یہ ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں جب بھی مذکورہ تین صحابہ کرامؓ میں سے کسی کا نام لیا جاتا تو ان کے نام کے ساتھ "رضی اللہ عنہ" کہا جاتا تھا (مشکوٰۃ سعید اللحام جلد۳ صفحہ۲۵۴)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۶۰۸۶ ـ (۴) عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «أُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ نِيطَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَنِيطَ عُمَرُ بِأَبِيْ بَكْرٍ، وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ». قَالَ جَابِرٌ: فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَا: أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰهِ، وَأَمَّا نَوْطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ الْأَمْرِ الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

تیسری فصل

۶۰۸۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "گزشتہ رات ایک نیک شخص کو خواب میں دکھایا گیا کہ جیسے ابوبکرؓ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، عمرؓ ابوبکرؓ کے ساتھ اور عثمانؓ عمرؓ کے ساتھ معلق ہیں۔ جابرؓ نے بیان کیا کہ جب ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آئے تو ہم نے (محسوس کیا اور) کہا کہ نیک شخص سے مراد رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ان کے ایک دوسرے کے ساتھ معلق ہونے سے مقصود یہ ہے کہ وہ اس شریعت کے والی ہیں، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ

وسلم کو مبعوث فرمایا ہے (ابوداؤد)
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۷۰۲)

بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
(علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۶۰۸۷ - (۱) **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: «اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى، اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۶۰۸۷: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے نزدیک تیرا مقام وہی ہے جو ہارون کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا' البتہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے (بخاری' مسلم)
وضاحت: اس حدیث سے علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل پر استدلال کرنا درست نہیں ہے' البتہ اس حدیث میں آپؐ کے نزدیک علی رضی اللہ عنہ کا جو مقام و مرتبہ تھا' اس کی جانب اشارہ ہے۔ سن ۹ ہجری کو آپؐ غزوۂ تبوک کے لیے روانہ ہوئے تو آپؐ نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنے اہل و عیال پر خلیفہ بنایا تھا' اس وقت آپؐ نے علیؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ تیرا مقام میرے نزدیک وہی ہے جو ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے تھے تو اپنے بھائی ہارونؑ کو اپنے گھربار اور بنی اسرائیل کا خلیفہ بنا گئے تھے لیکن ہارونؑ پیغمبر بھی تھے' جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ شیعہ حضرات کا یہ کہنا کہ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد علیؓ کے سوا کوئی خلافت کے لائق نہیں' درست نہیں ہے۔ جب کہ ہارونؑ موسیٰؑ کی زندگی میں ہی وفات پا گئے تھے۔ اس لئے قیاس بھی نہیں کیا جا سکتا اور خود علیؓ نے آپؐ کی وفات کے بعد اپنے خلیفہ ہونے کا کبھی ذکر تک نہیں کیا (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۶)

۶۰۸۸ - (۲) **وَعَنْ** زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ

وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ إِلَيَّ: أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۸۸: زر بن حبیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو پھاڑا اور جس نے ہر روح والی چیز کو پیدا کیا۔ نبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تاکید کی کہ میرے ساتھ صرف کامل ایمان والا شخص ہی محبت کرے گا اور منافق کے علاوہ کوئی دوسرا شخص میرے ساتھ دشمنی نہیں کرے گا (مسلم)

۶۰۸۹ - (۳) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ». فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ: «أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ؟». فَقَالُوْا: هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ. قَالَ: «فَأَرْسِلُوْا إِلَيْهِ». فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ حَتّٰى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا؟ قَالَ: «انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ، فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ، قَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْكَ» فِيْ بَابِ «بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ».

۶۰۸۹: سہل بن سعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا کہ کل کے دن میں جھنڈا ایسے شخص کے سپرد کروں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح نصیب کرے گا' وہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتا ہو گا اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے محبت کرتا ہو گا۔ صبح کے وقت صحابہ کرامؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' سبھی امیدوار تھے کہ انہیں جھنڈا عطا ہو گا لیکن آپؐ نے فرمایا' علیؓ بن ابی طالب کہاں ہیں؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ان کی آنکھوں میں (درد کی) شکایت ہے۔ آپؐ نے فرمایا' ان کی طرف کسی کو بھیجو۔ انہیں لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن ڈالا۔ چنانچہ وہ تندرست ہو گئے گویا کہ ان کی آنکھوں میں درد ہی نہیں ہے۔ آپؐ نے انہیں جھنڈا عطا کیا۔ علیؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا میں ان کے ساتھ جنگ کروں کہ وہ ہمارے جیسے مسلمان ہو جائیں۔ آپؐ نے فرمایا' نرمی اختیار کرتے ہوئے چلنا یہاں تک کہ آپ ان کی زمین پر اتریں' پھر انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں بتانا کہ اسلام میں اللہ تعالیٰ کے ان پر کون سے حقوق واجب ہیں۔ اللہ کی قسم! تیرے سبب اللہ ایک شخص کو ہدایت دے تو یہ تیرے لئے اس سے کہیں بہتر ہے کہ تجھے سرخ اونٹ ملیں (بخاری' مسلم)

اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ آپؐ نے علیؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ "تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں" کا ذکر "بچوں کے بالغ ہونے" کے باب میں ہو چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۶۰۹۰ - (۴) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «إِنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

دوسری فصل

۶۰۹۰ : عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ علیؓ نسب کے لحاظ سے مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ ہر مومن شخص کا دوست ہے (ترمذی)

وضاحت : اس قسم کے الفاظ آپؐ نے جلیبیب صحابیؓ کے بارے میں بھی فرمائے تھے' جب جلیبیب شہید ہوئے تو آپؐ نے فرمایا' یہ شخص مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ یہ حدیث مسلم شریف میں ہے نیز اسی قسم کے الفاظ آپؐ نے اشعری لوگوں کے بارے میں بھی فرمائے کہ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ یہ حدیث بھی مسلم شریف میں ہے۔ پس اس لحاظ سے علی رضی اللہ کی کچھ خصوصیت نہ ہوئی کہ جس سے ان کی خلافت بلافصل کو ثابت کیا جا سکے (واللہ اعلم)

۶۰۹۱ - (۵) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ ، وَالتِّرْمِذِيُّ .

۶۰۹۱ : زید بن ارقمؓ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے ساتھ میں دوستی رکھتا ہوں اس سے علیؓ بھی دوستی رکھتا ہے (احمد' ترمذی)

۶۰۹۲ - (۶) وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «عَلِيٌّ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ ، وَلَا يُؤَدِّيْ عَنِّيْ إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِيْ جُنَادَةَ .

۶۰۹۲ : حُبشی بن جُنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں اور میری طرف سے کوئی ادا نہ کرے مگر میں (خود) یا علیؓ ہی ادا کرے (ترمذی)

اور امام احمدؒ نے اس حدیث کو ابوجنادہ سے روایت کیا ہے۔

۶۰۹۳ - (۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : آخَىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ، فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ ، فَقَالَ : آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ ، وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ أَحَدٍ .

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

۶۰۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرامؓ کے درمیان رشتۂ اخوت قائم فرمایا تو علیؓ آئے' ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا' آپؐ نے صحابۂ کرامؓ میں رشتۂ اخوت قائم فرمایا ہے لیکن میرا کسی شخص کے ساتھ رشتۂ اخوت نہیں جوڑا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں جمیع بن عمیر راوی ضعیف ہے بہرحال سیرت کی کتابوں سے اس قسم کے واقعات ثابت ہیں (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۰' مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۳۵۶)

۶۰۹۴ - (۸) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ طَیْرٌ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ ائْتِنِیْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَیْكَ یَاْكُلُ مَعِیَ هٰذَا الطَّیْرَ» فَجَاءَهُ عَلِیٌّ، فَاَكَلَ مَعَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

۶۰۹۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (ایک بھنا ہوا) پرندہ تھا۔ آپؐ نے دعا کی' اے اللہ! میرے پاس ایسے شخص کو لا جو تجھے تیری مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب ہو کہ وہ میرے ساتھ اس (بھنے ہوئے) پرندے سے تناول کرے۔ چنانچہ علیؓ آپؐ کے ہاں آئے' انہوں نے آپؐ کے ساتھ تناول کیا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۰)

۶۰۹۵ - (۹) وَعَنْ عَلِیٍّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَانِیْ وَاِذَا سَكَتُّ ابْتَدَاَنِیْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

۶۰۹۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز طلب کرتا تو آپؐ مجھے عطا فرماتے اور جب میں خاموش رہتا تو آپؐ خود مجھے عطا کرتے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۱)

۶۰۹۶ - (۱۰) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ، وَعَلِیٌّ بَابُهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ، وَقَالَ: رَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ شَرِیْكٍ وَلَمْ یَذْكُرُوْا فِیْهِ عَنِ الصُّنَابِحِیِّ، وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَیْرَ شَرِیْكٍ.

۶۰۹۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے نیز انہوں نے کہا ہے کہ بعض رُواۃ نے اس حدیث کو شریک راوی سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اس (حدیث) کو صُنابحی سے ذکر نہیں کیا اور ہم شریکؒ کے سوا کسی ثقہ راوی سے اس حدیث کا علم نہیں رکھتے ہیں۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانیؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۱)

۶۰۹۷ - (۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ ــ فَانْتَجَاهُ. فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا انْتَجَيْتُهُ، وَلٰكِنَّ اللهَ انْتَجَاهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۹۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپؐ نے علیؓ کو طائف بھیجنے کے لیے بلایا تو ان سے سرگوشی کی۔ لوگوں نے کہا' آپؐ نے اپنے چچا کے بیٹے کے ساتھ طویل سرگوشی کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے اس کے ساتھ سرگوشی نہیں کی ہے البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ سرگوشی کی ہے۔ (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانیؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۲)

۶۰۹۸ - (۱۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: «يَا عَلِيُّ! لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنِبُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرَكَ»، قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ: مَا مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيْثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِي وَغَيْرُكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۶۰۹۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا' اے علی! کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ اس مسجد میں میرے اور تیرے علاوہ کوئی شخص جنبی ہو۔ علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صُرَد سے دریافت کیا کہ اس حدیث کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے وضاحت کی (کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم یہ تھا کہ) جنابت کی حالت میں میرے اور تیرے علاوہ کوئی شخص مسجد کو راستہ بناتے ہوئے نہیں گزر سکتا (ترمذی)

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانیؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے' اس کی سند میں عطیہ عوفی راوی متہم اور ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۳)

۶۰۹۹ - (۱۳) وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَيْشًا

فِيهِمْ عَلِيٌّ، قَالَتْ: فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيًّا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۹۹: اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا جس میں علیؓ تھے۔ اُمّ عطیہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی' اے اللہ! مجھے (اس وقت تک) فوت نہ کرنا جب تک کہ (مرنے سے پہلے) تو مجھے علیؓ کو نہ دکھائے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے اور امام ترمذیؒ نے بھی اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۲) ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علیؓ سے کمال درجے محبت اور شفقت تھی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۶۱۰۰ ـ (۱٤) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، غَرِيبٌ إِسْنَادًا.

تیسری فصل

۶۱۰۰: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' منافق شخص علیؓ سے محبت نہیں کرے گا اور مومن شخص علیؓ سے دشمنی نہیں کرے گا (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو سند کے لحاظ سے حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے' اس کی سند میں مساور حمیری راوی ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۹)

۶۱۰۱ ـ (۱٥) وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۶۱۰۱: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے علیؓ کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی (احمد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' ابو اسحٰق سبیعی راوی کا حافظہ آخر عمر میں خراب ہو گیا تھا' امام حاکمؒ نے اپنی کتاب "مستدرک حاکم" میں بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور صحیح قرار دیا ہے (مستدرک حاکم جلد ۳ صفحہ ۱۲۱' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۲۹)

٦١٠٢ - (١٦) **وَعَنْ** عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فِيْكَ مَثَلٌ مِنْ عِيْسٰى، أَبْغَضَتْهُ الْيَهُوْدُ حَتّٰى بَهَتُوْا أُمَّهُ، وَأَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتّٰى أَنْزَلُوْهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِيْ لَيْسَتْ لَهُ». ثُمَّ قَالَ: يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ: مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِيْ - بِمَا لَيْسَ فِيَّ، وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَاٰنِيْ - عَلٰى أَنْ يَبْهَتَنِيْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۶۱۰۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھے مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا' تجھ میں عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایک مشابہت ہے۔ یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ دشمنی کی' یہاں تک کہ ان کی والدہ پر بہتان لگایا اور عیسائیوں نے عیسیٰؑ سے اتنی محبت کی کہ اُسے وہ مقام دے دیا جو ان کے لئے لائق نہ تھا۔ بعد ازاں علیؓ نے بیان کیا کہ دو قسم کے لوگ میرے سبب تباہ ہوں گے' ایک جس نے مبالغے کے ساتھ مجھ سے محبت کی اور ایسے اوصاف کے ساتھ میری تعریف کی جو مجھ میں نہیں ہیں اور دوسرا وہ دشمن جس کو میری دشمنی نے اس قدر برانگیختہ کیا کہ اس نے مجھ پر تہمت لگائی (احمد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں حکم بن عبدالملک راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۲۲۹)

٦١٠٣ - (١٧) **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيْرِ خُمٍّ - أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: «أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟». قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: «أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟» قَالُوْا: بَلٰى. قَالَ: «اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ». فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ: هَنِيْئًا يَا ابْنَ أَبِيْ طَالِبٍ! أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۶۱۰۳: براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس آتے ہوئے "غدیر خم" مقام میں اترے تو آپؐ نے علیؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا' کیا تم جانتے نہیں ہو کہ میں تمام ایمانداروں سے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہوں؟ صحابہ کرامؓ نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' کیا تم جانتے نہیں ہو کہ میں ہر ایماندار شخص کے اس کے نفس سے زیادہ قریب ہوں؟ صحابہ کرامؓ نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' اے اللہ! جس کا میں دوست ہوں اس کا علی دوست ہے' اے اللہ! اس شخص کو محبوب بنا جو علیؓ کو محبوب سمجھے اور اس شخص سے بغض کر جو علیؓ سے بغض رکھے۔ عمرؓ اس کے بعد علیؓ سے ملے اور انہیں کہا کہ اے ابوطالب کے بیٹے! تجھے مبارک ہو تو ہر ایماندار مرد اور عورت کا محبوب ہے (احمد)

٦١٠٤ - (١٨) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «اِنَّهَا صَغِيْرَةٌ» ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۶۰۴ : بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ منگنی کرنے کا پیغام بھجوایا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کی عمر تھوڑی ہے۔ پھر علیؓ نے پیغام بھجوایا تو آپؐ نے فاطمہؓ کا نکاح علیؓ کے ساتھ کر دیا (نسائی)

۶۱۰۵ - (۱۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۶۰۵ : ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کے دروازے کے علاوہ مسجدِ نبوی کی جانب کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا (ترمذی)

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا تو سوائے ابوبکرؓ کے دروازے کے سبھی کے دروازے بند کر دیئے' ابوبکرؓ کی کھڑکی کو بھی برقرار رکھا اور علیؓ کا دروازہ اس لئے بند نہ کیا گیا کہ ان کے باہر جانے کا دروازہ اس کے سوا کوئی اور نہ تھا اور آپؐ کی زندگی میں اس لئے بھی بند نہ کیا گیا کہ مبادا فاطمہؓ کو آپؐ سے ملاقات کرنے میں تکلیف نہ ہو جب کہ آپؐ کی وفات کے بعد اسے بند کر دیا گیا تھا (تحفۃ الاحوذی جلد ۴ صفحہ ۳۳۱' البدایہ والنہایہ جلد ۷ صفحہ ۳۴۳' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۳۰)

۶۱۰۶ - (۲۰) وَعَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ لِيْ مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ، آتِيْهِ بِأَعْلَى سَحَرٍ - فَأَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ! فَإِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِيْ، وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۶۰۶ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں میرا جو مقام تھا وہ کسی اور کا نہ تھا' میں صبح سویرے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور عرض کرتا' اے اللہ کے پیغمبر! آپؐ پر سلامتی ہو اگر آپؐ کھانستے تو میں واپس گھر چلا جاتا ورنہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا (نسائی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبداللہ بن نجی راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۳۰)

۶۱۰۷ - (۲۱) وَعَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ شَاكِيًا، فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِيْ قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِيْ ــــ، وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَارْفَعْنِيْ ــــ، وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِيْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كَيْفَ قُلْتَ؟» فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ، فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ، وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ عَافِهِ - أَوْ اشْفِهِ -» شَكَّ الرَّاوِيْ قَالَ: فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِيْ بَعْدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۴۰۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بیمار تھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرسی کرتے ہوئے میرے قریب سے گزرے اور میں کہہ رہا تھا' اے اللہ! اگر میری موت قریب آ گئی ہے تو مجھے موت کے ساتھ راحت عطا کرنا اور اگر موت میں تاخیر ہے تو مجھے خوشحال کر اور اگر (بیماری) باعث تکلیف ہے تو مجھے صبر عطا کر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ سے پوچھا کہ آپ نے کیا کہا ہے؟ علیؓ نے جو کہا تھا' آپؐ پر دہرا دیا۔ آپؐ نے انھیں پاؤں مارتے ہوئے خبردار کیا اور دعا کی' اے اللہ! اس کو عافیت عطا کر یا اس کو شفا عطا کر (راوی کا شک ہے) علیؓ نے بیان کیا کہ اس کے بعد میں کبھی بھی اس طرح بیمار نہ ہوا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

(عشرۂ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے فضائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦١٠٨ - (١) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا أَحَدٌ أَحَقُّ بِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَسَمَّى عَلِيًّا، وَعُثْمَانَ، وَالزُّبَيْرَ، وَطَلْحَةَ، وَسَعْدًا، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۶۱۰۸: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان صحابہ کرامؓ سے زیادہ کوئی دوسرا خلافت کا حقدار نہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو آپؐ ان سے خوش تھے۔ چنانچہ عمرؓ نے علیؓ عثمانؓ زبیرؓ طلحہؓ سعدؓ اور عبدالرحمانؓ کا نام لیا (بخاری)

٦١٠٩ - (٢) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۰۹: قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے طلحہؓ کے ہاتھ کو شل دیکھا اور (اس کا سبب یہ تھا کہ) اس نے جنگِ اُحد کے روز اس ہاتھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانے کی کوشش کی تھی۔ (بخاری)

٦١١٠ - (٣) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ يَأْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟» يَوْمَ الْأَحْزَابِ. قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ احزاب کے موقعہ پر فرمایا' مجھے کفار کے بارے میں کون اطلاع دے گا؟ زبیرؓ نے عرض کیا' میں اطلاع دوں گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ ہر پیغمبر کے معاون ہوتے ہیں اور میری معاونت کرنے والے زبیر ہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: زبیر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے اور آپ کے جاں نثاروں میں سے تھے' جنگِ احزاب کے موقع پر عرب قبائل نے مدینہ منورہ کا محاصرہ کیا تو اس وقت سردی کا موسم تھا۔ ایک روز سخت سردی تھی' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ کون شخص عرب قبائل کی خبر لائے گا؟ زبیر نے لبیک کہا اور وہ اس مشن پر روانہ ہوئے اور یہ خبر لے آئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے محاصرین پر یخ بستہ ہوائیں اور طوفان بھیجا اور ان سب لوگوں کے خیمے اکھڑ گئے۔ تمام مال و اسباب اُلٹ پلٹ ہو گیا اور کفار نامراد ہو کر بھاگ گئے۔

٦١١١ - (٤) **وَعَنِ** الزُّبَيْرِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يَأْتِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَيَأْتِيْنِيْ بِخَبَرِهِمْ؟» فَانْطَلَقْتُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَبَوَيْهِ فَقَالَ: «فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۱۱: زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کون شخص بنو قریظہ کے پاس جائے گا اور ان کے بارے مجھے اطلاع دے گا۔ (زبیرؓ کہتے ہیں) چنانچہ میں گیا' جب میں واپس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرحت سے اپنے تشکرانہ الفاظ میں) میرے لئے اپنے والدین کو جمع کیا اور فرمایا' تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں (بخاری' مسلم)

٦١١٢ - (٥) **وَعَنْ** عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ أُحُدٍ: «يَا سَعْدُ! اِرْمِ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۱۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپؐ نے سعد بن مالک کے علاوہ کسی اور شخص کے لیے اپنے والدین کو جمع کیا ہو (یعنی کہا ہو کہ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں) علیؓ کہتے ہیں کہ میں نے جنگِ اُحد کے روز آپؐ سے سنا آپؐ فرما رہے تھے' اے سعد! تیر پھینک' تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں (بخاری' مسلم)

وضاحت: یہ اعزاز سعد بن مالکؓ کے علاوہ زبیرؓ کو بھی حاصل ہے' شاید علیؓ کو اس کا علم نہ ہوا ہو۔ سعدؓ بڑے مشاق تیر انداز تھے جب جنگِ اُحد میں کافروں کے ایک گروہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نرغے میں لے لیا تو آپؐ نے سعد کو یہ الفاظ فرمائے اور آپ دیگر صحابہ کرامؓ سے تیر لے کر سعدؓ کو پکڑاتے جاتے تھے۔ یہ وہی سعدؓ ہیں جو سعد بن ابی وقاص کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کا بیٹا عمر بن سعد امام حسینؓ کو شہید کرنے میں ملوث تھا۔ (واللہ اعلم)

٦١١٣ - (٦) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنِّيْ لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۱۳: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ عربوں میں سے میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا (بخاری، مسلم)

۶۱۱۴ - (۷) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ - لَيْلَةً فَقَالَ: «لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِيْ» إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا؟» قَالَ: أَنَا سَعْدٌ، قَالَ: «مَا جَاءَ بِكَ؟» قَالَ: وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ، فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ نَامَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (کسی جنگ سے واپسی پر) مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات بیدار رہے۔ آپؐ نے فرمایا، کوئی صالح شخص میری حفاظت کرے۔ اچانک ہم ہتھیاروں کی جھنکار کو سنا۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ کون شخص ہے؟ سعدؓ نے کہا، میں سعد ہوں۔ آپؐ نے پوچھا کہ تو کس لیے آیا ہے؟ اس نے عرض کیا، میرے دل میں آپؐ کے بارے میں خوف لاحق ہوا تھا اس لیے میں آپؐ کی حفاظت کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ (اس کی یہ بات سن کر) آپؐ نے اس کے حق میں دعا کی پھر آپ سو گئے (بخاری، مسلم)

۶۱۱۵ - (۸) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنٌ، وَأَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۱۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر اُمت میں امانت دار شخص ہوتا ہے اور اس اُمت کا امین (قابل اعتماد) شخص ابوعبیدہ بن جراح ہے (بخاری، مسلم)

۶۱۱۶ - (۹) وَعَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ: مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهُ؟ قَالَتْ: أَبُوْ بَكْرٍ. فَقِيْلَ: ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِيْ بَكْرٍ؟ قَالَتْ: عُمَرُ. قِيْلَ: مَنْ بَعْدَ عُمَرَ؟ قَالَتْ: أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۱۱۶: ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا جب ان سے دریافت کیا گیا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو خلافت کے مرتبے پر فائز کرنا چاہتے تو کس کو خلیفہ بناتے؟ عائشہؓ نے فرمایا، ابوبکرؓ کو خلیفہ بناتے۔ دریافت کیا گیا کہ ابوبکرؓ کے بعد پھر کس کو؟ عائشہؓ نے کہا، عمرؓ کو۔ دریافت کیا گیا کہ عمرؓ کے بعد کس کو؟ عائشہؓ نے کہا، ابوعبیدہ بن جراحؓ کو (مسلم)

۶۱۱۷ - (۱۰) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ». وَزَادَ بَعْضُهُمْ: وَسَعْدُ بْنُ أَبِيْ

وَقَّاصٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۱۱۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حراء پہاڑ پر تھے' آپ کے ہمراہ ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ طلحہؓ اور زبیرؓ بھی تھے۔ تو اچانک پتھر حرکت کرنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ساکن ہو جا۔ تجھ پر اللہ کے پیغمبر یا صدیق یا شہید کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے۔ اور بعض رُواۃ نے سعد بن ابی وقاصؓ کا ذکر کیا ہے اور علیؓ کا ذکر نہیں کیا (مسلم)

وضاحت: اس حدیث کا پہلا حصہ زیادہ راجح اور صحیح ہے۔ پیغمبر سے مقصود نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود ہیں۔ جبکہ صدیق سے مراد ابوبکرؓ ہیں اور شہیدوں سے مراد عمرؓ عثمانؓ علیؓ طلحہؓ اور زبیرؓ ہیں۔
(مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۳۴۳)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۶۱۱۸ - (۱۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «اَبُوْ بَكْرٍ فِی الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِی الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّةِ، وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِی الْجَنَّةِ، وَالزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّةِ، وَسَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ فِی الْجَنَّةِ، وَاَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

دوسری فصل

۶۱۱۸: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ابوبکرؓ جنتی ہے' عمرؓ جنتی ہے' عثمانؓ جنتی ہے' علیؓ جنتی ہے' طلحہؓ جنتی ہے' زبیرؓ جنتی ہے' عبدالرحمٰن بن عوفؓ جنتی ہے' سعد بن ابی وقاصؓ جنتی ہے' سعید بن زیدؓ جنتی ہے اور ابوعبیدہ بن جراحؓ بھی جنتی ہے (ترمذی)

۶۱۱۹ - (۱۲) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ.

۶۱۱۹: ابن ماجہ نے اس حدیث کو سعید بن زید سے بیان کیا ہے۔

وضاحت: ابن ماجہ نے اس حدیث کو "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کے فضائل" کے باب میں بیان کیا ہے اور اسی طرح یہ روایت سعید بن زیدؓ سے سُنن ترمذی میں بھی ہے (ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۳۳' ترمذی حدیث نمبر ۳۷۵۷)

۶۱۲۰ - (۱۳) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْ بَكْرٍ، وَاَشَدُّهُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ، وَاَصْدَقُهُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ، وَاَفْرَضُهُمْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَاَقْرَؤُهُمْ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ، وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِیْنٌ

وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

وَرُوِيَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ، مُرْسَلًا وَفِيْهِ: «وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ» .

۶۱۲۰: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' میری اُمّت کا میری اُمّت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والا ابوبکرؓ ہے اور (احکامِ دینیہ میں) سب سے زیادہ مضبوط عمرؓ ہے اور بہت زیادہ حیا والا عثمانؓ ہے اور فرائض (علمِ وراثت) کا زیادہ علم رکھنے والا زید بن ثابتؓ ہے اور قرأت کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا اُبَیّ بن کعبؓ اور حلال و حرام کا زیادہ علم رکھنے والا معاذ بن جبلؓ ہے۔ اور ہر اُمّت میں ایک امانت دار شخص ہوتا ہے جبکہ اس اُمّت کا امانت دار شخص ابوعبیدہ بن جراح ہے (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

نیز یہ حدیث معمرؒ نے قتادہؒ سے مرسل روایت کی ہے' اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ "میری اُمّت میں سے سب سے زیادہ قضا کا علم رکھنے والا علیؓ ہے۔"

۶۱۲۱ - (۱۴) وَعَنِ الزُّبَيْرِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ، فَنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ، فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَوْجَبَ طَلْحَةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۶۱۲۱: زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ اُحد کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زرہ زیب تن کر رکھی تھیں' آپؐ ایک پتھر پر کھڑے ہونا چاہتے تھے لیکن بوجہ دو زرہ کے بوجھل ہونے کے آپؐ ایسا نہ کر سکے۔ چنانچہ آپؐ کے نیچے طلحہؓ بیٹھے' پھر آپؐ پتھر پر جا سکے۔ (زبیرؓ کہتے ہیں کہ) میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' طلحہؓ کے لئے جنت واجب ہو گئی ہے (ترمذی)

۶۱۲۲ - (۱۵) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: «مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَقَدْ قَضٰى نَحْبَهُ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا» . وَفِيْ رِوَايَةٍ: «مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۶۱۲۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہؓ بن عبید اللہ کی جانب دیکھا اور فرمایا' جو شخص پسند کرتا ہے کہ وہ ایسے شخص کو دیکھے جو زمین پر چلتا ہے اور اس نے اپنے ذمے کو پورا کر لیا ہے تو وہ اس شخص (یعنی طلحہؓ) کی جانب دیکھے اور ایک روایت میں ہے (آپؐ نے فرمایا کہ) جس شخص کو پسند ہے کہ زمین پر کسی شہید شخص کو چلتے ہوئے دیکھے تو وہ طلحہ بن عبید اللہؓ کو دیکھے (ترمذی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں صلت بن دینار راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۳۳)

۶۱۲۳ - (۱۶) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنِيْ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۶۱۲۳ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے سنا' آپ فرما رہے تھے' جنت میں طلحہؓ اور زبیرؓ دونوں میرے پڑوسی ہوں گے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے (ضعیف ترمذی علامہ البانی صفحہ ۵۰۵)

۶۱۲۴ - (۱۷) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَئِذٍ، يَعْنِيْ يَوْمَ أُحُدٍ: «اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ رَمْيَتَهُ، وَأَجِبْ دَعْوَتَهُ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۶۱۲۴ : سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن (میرے بارے میں) فرمایا' اے اللہ! اسے تیر اندازی میں قوت عطا کر اور اس کی دُعا قبول کر (شرح السنۃ)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ابراہیم بن یحییٰ راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۳۴)

۶۱۲۵ - (۱۸) وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۲۵ : سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے اللہ! سعد جب تجھ سے دعا کرے تو آپ اس کی دُعا قبول کریں (ترمذی)

۶۱۲۶ - (۱۹) وَعَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَبَاهُ وَأُمَّهُ إِلَّا لِسَعْدٍ، قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ: «اِرْمِ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ» وَقَالَ لَهُ: «اِرْمِ أَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۲۶ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سعدؓ کے علاوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کے لئے اپنے ماں باپ کو جمع نہیں کیا' آپ نے جنگِ اُحد کے روز سعدؓ کے لئے فرمایا کہ تیر پھینک' تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں اور (ایک موقع پر) اس کے لئے فرمایا' اے مضبوط نوجوان! آپ تیر پھینکیں (ترمذی)

۶۱۲۷ - (۲۰) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ امْرُؤٌ خَالَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: كَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ، وَكَانَتْ أُمُّ

النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ، فَلِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هٰذَا خَالِيْ». وَفِيْ «الْمَصَابِيْحِ»: «فَلْيُكْرِمَنَّ» بَدَلَ «فَلْيُرِنِيْ».

۶۲۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاصؓ (آپ کی مجلس میں) آئے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص مجھے ان جیسا ماموں دکھائے (ترمذی)

اور امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ سعدؓ کا تعلق بنو زہرہ قبیلے سے تھا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ بھی بنو زہرہ قبیلے سے تھیں' اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرے ماموں ہیں اور مصابیح میں "مجھے کوئی ان جیسا ماموں دکھائے" کی بجائے یہ الفاظ ہیں "ان کی لازمی طور پر عزت کی جائے۔"

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦١٢٨ - (٢١) عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: إِنِّيْ لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَرَأَيْتُنَا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْحُبْلَةُ — وَوَرَقُ السَّمُرِ —، وَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خَلْطٌ —، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُوْ أَسَدٍ تُعَزِّرُنِيْ عَلَى الْإِسْلَامِ —، لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِيْ، وَكَانُوْا وَشَوْا بِهِ إِلٰى عُمَرَ، وَقَالُوْا: لَا يُحْسِنُ يُصَلِّيْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۶۲۸: قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے سنا' انہوں نے بتایا کہ بلاشبہ میں عربوں میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر پھینکا اور ہم صحابہ کرامؓ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا کرتے تھے جبکہ ہماری خوراک کانٹے دار درختوں کے پھل اور پتے ہوا کرتے تھے' اس میں کچھ شک نہیں کہ جب ہم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کرتا تھا تو وہ بکریوں (کی مینگنیوں) کی مانند خشک کرتا تھا' جس میں کوئی آمیزش نہیں ہوتی تھی۔ پھر وہ وقت آیا کہ بنو اسد قبیلہ کے لوگ مجھے اسلام کے بارے میں ڈانٹ پلانے' ایسی حالت میں مجھے ناامیدی ہوئی اور میرے اعمال ضائع ہوئے۔ دراصل بنو اسد قبیلے نے سعدؓ کے بارے میں عمرؓ سے شکایت کی تھی اور الزام لگایا تھا کہ یہ شخص اچھی طرح نماز ادا نہیں کرتا (حالانکہ قبیلہ بنو اسد والے اس شکایت میں جھوٹے تھے) (بخاری' مسلم)

٦١٢٩ - (٢٢) وَعَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُنِيْ وَأَنَا ثَالِثُ الْإِسْلَامِ —، وَمَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ أَسْلَمْتُ فِيْهِ، وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّيْ لَثَالِثُ الْإِسْلَامِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲۹: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اپنے بارے میں معلوم ہے کہ میں اسلام لانے والا تیسرا

شخص ہوں۔ (سعدؓ کہتے ہیں کہ) جس روز میں اسلام لایا اس روز کوئی اور اسلام نہیں لایا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ میں اسلام لانے کے بعد سات دن تک اس حال میں رہا کہ میں اسلام کا تیسرا حصہ تھا۔ (بخاری)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ سابقین اسلام میں سے ہیں۔ انہوں نے جب اسلام قبول کیا تو وہ تیسرے شخص تھے جو مسلمان ہوئے اور اپنے ایمان لانے کے بعد ایک ہفتے تک وہ تیسرے شخص ہی تھے جنہوں نے اسلام قبول کیا۔ اس کے بعد لوگوں نے جوق در جوق اسلام قبول کرنا شروع کر دیا۔

حدیث میں لفظ "الّا" کسی راوی کی غلطی سے شامل ہوا ہے۔ ہم نے حدیث کے مفہوم کو درست رکھنے کے لیے لفظ "الّا" کو ترجمہ کرتے وقت حذف کر دیا ہے (مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۳۴۹)

٦١٣٠ - (٢٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ لِنِسَائِهِ: «اِنَّ اَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِيْ مِنْ بَعْدِيْ، وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ الصِّدِّيْقُوْنَ». قَالَتْ عَائِشَةُ: يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ، ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: سَقَى اللهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ، وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِحَدِيْقَةٍ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِيْنَ اَلْفًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں سے فرمایا کرتے تھے کہ بلاشبہ تمہارا معاملہ ایسا ہے جس کا مجھے فکر ہے کہ میرے مرنے کے بعد (تمہارا) کیا ہو گا اور تمہاری مشکلات پر تمہارا ساتھ صرف سچے صبر کرنے والے ہی دیں گے۔ عائشہؓ نے وضاحت کی کہ اس سے مقصود صدقہ خیرات کرنے والے لوگ ہیں۔ بعد ازاں عائشہؓ نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان (بن عوف) کے لیے کہا کہ اللہ تعالیٰ تیرے والد کو جنت کے چشمہ سے سیراب کرے۔ اس لیے کہ عبدالرحمان بن عوفؓ نے اُمّہات المومنین کی گزر اوقات کے لیے ایک باغ صدقہ کیا تھا جو چالیس ہزار (درہم) میں فروخت ہوا (ترمذی)

٦١٣١ - (٢٤) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِاَزْوَاجِهِ: «اِنَّ الَّذِيْ يَحْثُوْ عَلَيْكُنَّ بَعْدِيْ هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ، اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۶۱۳۱: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ اپنی ازواج مطہرات کے بارے میں فرما رہے تھے کہ بلاشبہ میرے بعد جو شخص تم پر بہت زیادہ خرچ کرے گا وہ سچا اور نیک ہو گا (پھر اُمّ سلمہؓ نے یہ دعائیہ کلمات کہے) اے اللہ! عبدالرحمان بن عوفؓ کو جنت کے چشمے سے سیراب کر۔ (احمد)

٦١٣٢ - (٢٥) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلَى

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِبْعَثْ اِلَيْنَا رَجُلًا اَمِيْنًا، فَقَالَ: «لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ» فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ، قَالَ: فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۳۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نجران کے باشندے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہماری جانب کسی امانت دار شخص کو بھیجیں۔ آپؐ نے فرمایا' میں تمہاری جانب ایسے شخص کو بھیجوں گا جو صحیح معنی میں امین ہو گا۔ لوگوں نے اس عہدہ کے لئے رغبت کی (کہ وہ اس اعزاز کے مستحق ٹھہریں) حذیفہؓ نے بیان کیا کہ آپؐ نے ابوعبیدہ بن جرّاح کو بھیجا۔
(بخاری' مسلم)

٦١٣٣ - (٢٦) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ؟ قَالَ: «اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ، وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا اَمِيْنًا لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا - وَلَا اُرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ - تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا، يَأْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۶۱۳۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم آپؐ کے بعد کس شخص کو (اپنا) امیر بنائیں؟ آپؐ نے فرمایا' اگر تم ابوبکرؓ کو امیر بناؤ گے تو تم اسے امانت دار اور دنیا سے بے اعتنائی برتنے والا (اور) آخرت کی جانب رجوع کرنے والا پاؤ گے اور اگر تم عمرؓ کو امیر بناؤ گے تو تم اسے مضبوط اور امانت دار پاؤ گے (اور) وہ اللہ کے (احکامات کے) بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں رکھتا ہے اور اگر تم علیؓ کو امیر بناؤ گے...... اور میں تمہارے بارے میں رائے رکھتا ہوں کہ تم اسے امیر نہیں بناؤ گے (اور اگر تم اسے امیر بناؤ) تو تم اسے صراطِ مستقیم پر چلنے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے' وہ تمہیں صرف صراطِ مستقیم پر ہی لے جائے گا (احمد)

٦١٣٤ - (٢٧) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ، زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ، وَحَمَلَنِي اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ، وَصَحِبَنِي فِي الْغَارِ، وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ، رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا، تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهُ مِنْ صَدِيْقٍ. رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلَائِكَةُ ـــ، رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا، اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۶۱۳۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ پر رحم کرے' اس نے اپنی بیٹی کا میرے ساتھ نکاح کیا اور مجھے دارالہجرۃ (مدینہ منورہ) اپنے اونٹ پر سوار کرا کے لے گیا' غار میں میرا رفیق رہا اور اس نے اپنے مال سے بلالؓ کو آزاد کرایا۔ اللہ تعالیٰ عمرؓ پر رحم کرے' وہ حق بات

کہتا ہے اگرچہ وہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو' سچائی نے اسے تنہا چھوڑ دیا ہے اور اس کا کوئی دوست نہیں ہے۔ عثمانؓ پر اللہ تعالیٰ رحم کرے' اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ علیؓ پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے' اے اللہ جس طرف وہ پھرے حق کو اسی طرف پھیر دے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث سے علی رضی اللہ عنہ کا اپنے وقت میں خلیفہ برحق ہونا ثابت ہے (واللہ اعلم)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۷' احادیث ضعیفہ ۲۱۲۵)

بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت کے فضائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦١٣٥ - (١) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ﴾ . دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۶۱۳۵: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) کہ "ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ......" تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ' فاطمہؓ' حسنؓ اور حسینؓ کو بلایا اور فرمایا' اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں (مسلم)

٦١٣٦ - (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً - وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ - مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَاَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ: ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۱۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں (ایک روز) صبح کے وقت رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے' آپؐ کے جسم مبارک پر سیاہ بالوں کی بنی ہوئی ایک منقش چادر تھی' اس دوران حسن بن علیؓ آئے' آپؐ نے انہیں چادر میں داخل کیا' پھر حسین بن علیؓ آئے وہ آپؐ کے ساتھ چادر میں داخل ہوئے بعد ازاں فاطمہؓ آئیں تو آپؐ نے اسے بھی چادر میں داخل کر دیا پھر علیؓ آئے تو آپؐ انہیں بھی چادر میں داخل کیا۔ پھر فرمایا' اے اہل

بیت! اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ وہ تم سے گناہوں کو دور کرے اور تمہیں پاک کرے (مسلم)

٦١٣٧ - (٣) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۳۷: براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ابراہیم فوت ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ جنت میں اس کے لیے دودھ پلانے والی ہے (بخاری)

٦١٣٨ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنَّا - أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ - عِنْدَهُ، فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ -، فَلَمَّا رَآهَا قَالَ: «مَرْحَبًا بِابْنَتِي» ثُمَّ أَجْلَسَهَا، ثُمَّ سَارَّهَا، فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا، فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ، فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ؟ قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سِرَّهُ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ: عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتِنِي. قَالَتْ: أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ، أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي: «إِنَّ جِبْرِيلَ - كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ، فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي، فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ». فَبَكَيْتُ، فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ: «يَا فَاطِمَةُ! أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ؟» وَفِي رِوَايَةٍ: فَسَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ، فَضَحِكْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۳۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپؐ کی خدمت میں حاضر تھیں' اس دوران آپ کی بیٹی فاطمہؓ چلتی ہوئی آئی' اس کا چلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے سے ملتا جلتا تھا۔ جب آپؐ نے اسے دیکھا تو آپؐ نے فرمایا' میں اپنی بیٹی کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ پھر آپؐ نے اس کو اپنے قریب بٹھایا اور اس سے سرگوشی کی' چنانچہ فاطمہؓ شدت سے رونے لگیں۔ جب آپؐ نے دیکھا کہ وہ بہت زیادہ غمگین ہے تو آپؐ نے اس سے دوبارہ سرگوشی کی چنانچہ فاطمہؓ ہنسنے لگیں (عائشہؓ کہتی ہیں) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (وہاں سے) اٹھ کھڑے ہوئے تو میں نے فاطمہؓ سے دریافت کیا کہ آپؐ نے تیرے ساتھ کیا سرگوشی کی۔ فاطمہؓ نے کہا' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کا افشاء نہیں کروں گی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو میں نے (فاطمہؓ سے) کہا کہ میں تجھے اس حق کا واسطہ دے کر قسم دیتی ہوں جو میرا تم پر ہے کہ تم مجھے ضرور بتاؤ۔ فاطمہؓ نے کہا' اب میں آپ کو بتاتی ہوں کہ جب آپؐ نے مجھ سے پہلی بار سرگوشی کی تو آپؐ نے مجھے بتایا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ ایک مرتبہ قرآن پاک دہرایا کرتے تھے لیکن اس سال انہوں نے میرے ساتھ دو بار قرآن پاک دہرایا' میرا خیال یہ ہے کہ میری موت کا وقت قریب

ہے۔ پس تو اللہ سے ڈر اور (میری جدائی) پر صبر کر' میں تیرے لئے بہترین پہلے جانے والا ہوں۔ یہ سن کر میں رونے لگی جب آپ نے مجھے غم ناک پایا تو آپؐ نے دوسری مرتبہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا' اے فاطمہ! کیا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ تو جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہو یا ایمان دار عورتوں کی سردار ہو؟ اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے میرے ساتھ سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ آپؐ اس بیماری میں فوت ہو جائیں گے تو میں رونے لگی پھر آپؐ نے میرے ساتھ سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ آپؐ کے اہلِ بیت میں سے میں پہلا فرد ہوں گی جو آپؐ کے پاس جاؤں گی۔ یہ سُن کر میں ہنسنے لگی (بخاری' مسلم)

٦١٣٩ - (٥) وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّيْ، فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِيْ» . وَفِيْ رِوَايَةٍ: «يُرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا، وَيُؤْذِيْنِيْ مَا آذَاهَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۳۹: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فاطمہؓ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ جس شخص نے اسے ناراض کیا' اس نے مجھے ناراض کیا اور ایک روایت میں ہے کہ جس چیز سے اسے رنج پہنچتا ہے وہ مجھے بھی بے چین کر دیتی ہے جو چیز اس کو تکلیف دیتی ہے وہ چیز مجھے بھی تکلیف دیتی ہے (بخاری' مسلم)

٦١٤٠ - (٦) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعَى: خُمًّا، بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ: «اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ اَنْ يَأْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ، وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ: اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ، فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ، فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ» فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَاَهْلُ بَيْتِيْ، اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ، اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ» . وَفِيْ رِوَايَةٍ: «كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ، مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدٰى، وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۱۴۰: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مکہ اور مدینہ کے درمیان خُم نامی پانی کے مقام پر ہمیں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا' اے لوگو! آگاہ رہو' بلاشبہ میں تمہارے جیسا انسان ہوں' قریب ہے کہ میرے پروردگار کی طرف سے بھیجا ہوا (کوئی موت کا پیغام) آئے' میں اس پر لبیک کہوں گا اور میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں' ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے' جس میں ہدایت اور روشنی ہے' تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پکڑو اور اس پر مضبوطی سے عمل کرو۔ چنانچہ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی حفاظت کا شوق دلاتے ہوئے زور دیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا اور دوسری چیز میرے اہلِ بیت ہیں' میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں

نصیحت کرتا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب' اللہ تعالیٰ کی رسّی ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تابعداری کرے گا وہ ہدایت پر رہے گا اور جو شخص اسے چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہو جائے گا (مسلم)

وضاحت : اس حدیث مبارکہ میں اہلِ بیت کی عظمت کا بیان ہے' اہلِ بیت میں ازواجِ مطہرات بھی شامل ہیں جیسا کہ قرآنِ پاک میں انہیں اہلِ بیت کے لقب کے ساتھ پکارا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

ترجمہ : "اے اہلِ بیت! بے شک اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ وہ تم سے (شرک کی) آلودگی کو ختم کر دے اور تمہیں پاک کر دے (الاحزاب : ۳۳)

٦١٤١ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ كَانَ اِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ! رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۴۱ : ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ (یعنی خود ابنِ عمرؓ) عبداللہ بن جعفرؓ کو سلام کہتے تو کہتے' اے ذوالجناحین کے بیٹے! تجھ پر سلام ہو (بخاری)

وضاحت : جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جنگِ موتہ میں شہید ہوئے' دورانِ جنگ ان کے ہاتھ میں جھنڈا تھا جب ان کا ایک بازو کٹ گیا تو وہ پھر بھی لڑتے رہے اور جھنڈے کو دوسرے بازو میں تھام لیا۔ دوسرا بازو بھی کٹ گیا تو جھنڈے کو گرنے نہ دیا بلکہ اپنی کہنیوں کی مدد سے اپنے منہ میں دبا لیا۔ انجام کار شہادت پائی۔ ان کے جسم پر تلوار اور نیزوں کے ستر زخم پائے گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا کہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اُڑتے پھرتے ہیں' اس وجہ سے ان کا لقب طیّار اور ذوالجناحین ہو گیا (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۲۷۳)

٦١٤٢ - (٨) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۴۲ : براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ حسن بن علیؓ آپؐ کے کندھوں پر (سوار) تھے (اور) آپؐ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر (بخاری' مسلم)

٦١٤٣ - (٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ — حَتّٰى اَتٰى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ: «اَثَمَّ لُكَعُ؟ اَثَمَّ لُكَعُ؟» . يَعْنِيْ حَسَنًا، فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ يَسْعٰى، حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ، وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۴۳ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں دن کے کسی حصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلا یہاں تک کہ آپؐ فاطمہ کے گھر میں آئے۔ آپؐ نے پوچھا کہ کیا یہاں چھوٹا بچہ ہے؟ یعنی حسن ہے ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ حسنؓ بھی دوڑتا ہوا آیا۔ یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھی سے گلے

ملا۔ (مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حسنؓ ہیں) پھر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے اللہ! بلاشبہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس کو محبوب جان اور جو لوگ اس سے محبت کریں انہیں بھی محبوب جان۔

٦١٤٤ ـ (١٠) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى، وَيَقُوْلُ: «إِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۴۴: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے دیکھا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے اور حسن بن علیؓ آپؐ کے پہلو میں تھے' آپؐ کبھی لوگوں کی جانب متوجہ ہوتے اور کبھی حسنؓ کی جانب متوجہ ہوتے اور آپؐ فرما رہے تھے کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان مصالحت کرائے گا (بخاری)

٦١٤٥ ـ (١١) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ نُعْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ، قَالَ شُعْبَةُ أَحْسِبُهُ، يَقْتُلُ الذُّبَابَ؟ قَالَ: أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُوْنِيْ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ! وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۴۵: عبدالرحمٰن بن ابی نُعم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا جبکہ ان سے ایک شخص نے محرم کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ (اس حدیث کے ایک راوی) شعبہؒ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ اس شخص نے سوال کیا تھا کہ کیا وہ (احرام کی حالت میں) مکھی مار سکتا ہے؟ (اور کیا مکھی مارنے سے محرم پر دم واجب ہوتا ہے یا نہیں؟) عبداللہ بن عمرؓ نے جواب دیا' تعجب ہے کہ عراقی لوگ مجھ سے مکھی مارنے کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ کیا محرم مکھی مار سکتا ہے؟ حالانکہ انہوں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (فاطمہؓ) کے بیٹے کو قتل کیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں (نواسوں) کے بارے میں فرمایا تھا کہ دنیا میں یہ دونوں میرے پھول ہیں (بخاری)

٦١٤٦ ـ (١٢) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَقَالَ فِي الْحُسَيْنِ أَيْضاً: كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۴۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حسن بن علیؓ سے زیادہ کوئی اور شخص مشابہت نہیں رکھتا تھا اور اسی طرح انسؓ نے حسینؓ کے بارے میں بھی فرمایا کہ وہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہ تھے (بخاری)

٦١٤٧ ـ (١٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ضَمَّنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى صَدْرِهِ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ».

وَفِيْ رِوَايَةٍ: «عَلِّمْهُ الْكِتَابَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے کے ساتھ لگاتے ہوئے یہ دُعا فرمائی کہ "اے اللہ! اسے حکمت کا علم عطا کر" اور ایک روایت میں ہے کہ اسے کتابُ اللہ کا علم عطا کر (بخاری)

٦١٤٨ - (١٤) وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوْءًا، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ: «مَنْ وَضَعَ هٰذَا؟» فَأُخْبِرَ. فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیتُ الخلاء گئے تو میں نے آپؐ کے وضو کے لئے پانی رکھا' جب آپؐ باہر تشریف لائے تو آپؐ نے دریافت کیا کہ پانی کس نے رکھا ہے؟ آپؐ کو بتایا گیا۔ آپؐ نے دُعا فرمائی کہ اے اللہ! پانی رکھنے والے کو دین کی سمجھ عطا کر (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث کو بخاری اور مسلم کی طرف منسوب کرنا درست نہیں ہے اس لئے کہ ان الفاظ کے ساتھ مکمل حدیث بخاری اور مسلم میں نہیں ہے بلکہ مسند احمد میں صحیح سند کے ساتھ مروی ہے (مسند احمد جلد۱ صفحہ۳۲۸' مشکوٰۃ جلد۳ صفحہ۱۷۰۴)

٦١٤٩ - (١٥) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ، فَيَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّيْ أُحِبُّهُمَا».

وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْخُذُنِيْ فَيُقْعِدُنِيْ عَلٰى فَخِذِهِ، وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ عَلٰى فَخِذِهِ الْأُخْرٰى، ثُمَّ يَضُمُّهُمَا، ثُمَّ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّيْ أَرْحَمُهُمَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۹: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپؐ اسے اور حسنؓ کو پکڑتے اور فرماتے کہ اے اللہ! ان دونوں سے محبت کر اس لئے کہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔
اور ایک روایت میں ہے اُسامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پکڑ لیتے اور اپنی ران پر بٹھاتے جبکہ حسن بن علیؓ کو اپنی دوسری ران پر بٹھاتے۔ پھر ان دونوں کو ملاتے ہوئے یہ دُعا کرتے' اے اللہ! ان پر رحم کر! بلاشبہ میں ان پر خاص شفقت کرتا ہوں (بخاری)

٦١٥٠ - (١٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ إِمَارَتِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ إِمَارَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ، وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا

لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ — لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوَهُ وَفِي آخِرِهِ: «أُوصِيكُمْ بِهِ، فَإِنَّهُ مِنْ صَالِحِيكُمْ».

۶۱۵۰: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کو بھیجا اور اُسامہ بن زیدؓ کو اس کا امیر بنایا' کچھ لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر تم اس کی امارت پر طعن کرتے ہو تو اس سے پہلے اس کے باپ کی امارت پر بھی تم نے طعن کیا تھا۔ اللہ کی قسم! بے شک یہ شخص امارت کے لئے لائق ہے اور بلاشبہ زیدؓ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارا تھا اور اس کے بعد اس کا یہ بیٹا (اُسامہؓ) مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے (بخاری' مسلم)

اور مسلم میں اس حدیث کی مثل روایت ہے اور اس کے آخر میں (یہ اضافہ) ہے کہ میں تمہیں اس کے بارے میں وصیت کرتا ہوں' بلاشبہ یہ شخص تمہارے نیک لوگوں میں سے ہے۔

٦١٥١ - (١٧) وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، مَا كُنَّا نَدْعُوهُ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ، حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ: ﴿ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذُكِرَ حَدِيثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي» فِي «بَابِ بُلُوغِ الصَّغِيرِ وَحِضَانَتِهِ».

۶۱۵۱: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں بلاشبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثؓ کو زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے یہاں تک کہ قرآنِ پاک میں ایک آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) کہ "تم انہیں ان کے باپوں کی طرف نسبت کرتے ہوئے پکارو" (بخاری' مسلم) اور براء (بن عازبؓ) سے مروی حدیث جس میں ہے کہ آپؐ نے علیؓ سے کہا کہ "تو مجھ سے ہے" کا ذکر "چھوٹے بچے کی بلوغت اور اس کی تربیت" کے باب میں ہو چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

٦١٥٢ - (١٨) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۶۱۵۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں عرفہ

کے دن قصواء اونٹنی پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا میں نے آپؐ سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ اے لوگو! بلاشبہ میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم اسے پکڑے رکھو گے تو تم ہرگز گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ کی کتاب اور میرے اہلِ بیت ہیں (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں زید بن حسن قریشی راوی منکر الحدیث ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۴۰)

٦١٥٣ - (١٩) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّيْ تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِيْ، أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِيْ أَهْلُ بَيْتِيْ، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِيْ فِيْهِمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۵۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ جب تک تم اس سے وابستہ رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ان میں سے ایک دوسری سے زیادہ عظمت والی ہے۔ (پہلی) چیز اللہ کی کتاب ہے وہ ایسی رسی ہے جو آسمان سے زمین کی طرف لٹکائی گئی ہے (دوسری چیز) میرے اہلِ بیت ہیں اور وہ دونوں ہرگز جُدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ وہ دونوں میرے پاس حوضِ کوثر پر آئیں گے پس تم غور کرو کہ تم ان دونوں کے بارے میں میرے خلیفہ کیسے بنتے ہو (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند علی بن منذر کوفی شیعی راوی ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۴۰)

٦١٥٤ - (٢٠) وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ: «أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۵۴: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ فاطمہؓ حسنؓ اور حسینؓ کے بارے میں فرمایا کہ میں اُن لوگوں سے لڑائی کروں گا جو ان سے لڑائی کریں گے اور ان لوگوں کے ساتھ صلح رکھوں گا جو ان کے ساتھ صلح رکھیں گے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اُمِ سلمہؓ کا غلام صبیح غیر معروف راوی ہے (مشکوٰۃ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۷۳۵)

٦١٥٥ - (٢١) وَعَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِيْ عَلَى عَائِشَةَ، فَسَأَلْتُ: أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ. فَقِيْلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا إِذْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۵۵: جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور میں نے ان سے دریافت کیا کہ لوگوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون زیادہ محبوب تھا؟ عائشہؓ نے فرمایا فاطمہؓ۔ پھر سوال کیا گیا کہ مردوں میں سے کون (زیادہ محبوب ہے؟) عائشہؓ نے فرمایا فاطمہؓ کے شوہر علیؓ

میری دانست کے مطابق اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ روزے رکھتے اور قیام کرتے تھے (ترمذی)

٦١٥٦ - (٢٢) وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ، أَنَّ الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مُغْضَبًا وَأَنَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: «مَا أَغْضَبَكَ؟» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ - إِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوهٍ مُبْشَرَةٍ وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ؟ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ، ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ» ثُمَّ قَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ آذٰى عَمِّي فَقَدْ آذَانِي، فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِي «الْمَصَابِيحِ» عَنِ الْمُطَّلِبِ.

۶۱۵۲: عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے' میں آپ کے پاس تھا۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ تجھے کس چیز نے غصہ دلایا ہے؟ عباسؓ نے کہا' اللہ کے رسولؐ! ہمیں قریش سے کیا وجہ عداوت ہے یعنی (بنو ہاشم اور قریش) جب وہ آپس میں ایک دوسرے کو ملتے ہیں تو خوش خوش چہروں کے ساتھ ملتے ہیں اور جب ہمارے ساتھ ملاقات کرتے ہیں تو بغیر خوشی کے ملتے ہیں؟ یہ سن کر رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے یہاں تک کہ آپؐ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی رضا کیلئے تم سے محبت نہ کرے۔ پھر آپؐ نے فرمایا' اے لوگو! جس نے میرے چچا کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی' اس لیے کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی مانند ہوتا ہے (ترمذی) اور مصابیح کے نسخوں میں عبدالمطلب کی بجائے مطلب سے روایت ہے۔

وضاحت: مصابیح کے نسخوں میں لفظ "عن مطلب" سہوا" لکھا گیا ہے جب کہ صحیح لفظ "عن عبدالمطلب" ہے۔ اس راوی کا مکمل نام عبدالمطلب بن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب بن ہاشم ہاشمی ہے' انہوں نے مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کی' پھر دمشق منتقل ہو گئے اور سن ۶۲ ہجری میں وہیں وفات پائی نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مرقات جلد۵ صفحہ۶۰۳' ضعیف ترمذی صفحہ۵۰۶)

٦١٥٧ - (٢٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْعَبَّاسُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۵۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عباسؓ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ۵۰۶)

٦١٥٨ - (٢٤) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: «إِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَأْتِنِي أَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى أَدْعُوَ لَهُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللهُ بِهَا وَوَلَدَكَ»، فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ، وَأَلْبَسَنَا كِسَاءَهُ

ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوُلْدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا، اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وُلْدِهٖ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَزَادَ رَزِيْنٌ: «وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ» وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۶۱۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباسؓ سے کہا کہ آپ اپنی اولاد کے ساتھ پیر کے روز صبح سویرے میرے پاس آنا' میں آپ کے لیے ایسی دعا کروں گا جس کے سبب اللہ آپ کو اور آپ کی اولاد کو فائدہ عطا کرے گا۔ (ابن عباسؓ کہتے ہیں) چنانچہ ہم (اپنے والد) عباسؓ کے ساتھ صبح کے وقت رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے ہمیں اپنی چادر اوڑھائی اور یہ دُعا کی' اے اللہ! عباسؓ اور اس کی اولاد کو ظاہری اور باطنی مغفرت سے نواز جو ان کے سبھی گناہوں کو ختم کر دے۔ اے اللہ! اس کی اولاد کو حفاظت سے نواز (ترمذی) اور رزین میں اضافہ ہے کہ اس کی نسل میں خلافت باقی فرما۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبدالوہاب بن عطاء راوی متکلم فیہ ہے اور رزین کے حوالہ سے اس حدیث کا آخری حصہ منکر ہے' اس کا کچھ اصل نہیں (تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۲۴۲)

۶۱۵۹ - (۲۵) وَعَنْهُ، اَنَّهٗ رَاٰى جِبْرِيْلَ — مَرَّتَيْنِ، وَدَعَا لَهٗ — رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۵۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے جبرائیل علیہ السلام کو دو بار دیکھا نیز رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دو بار دعا کی (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے نیز سند میں لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۲۴۲)

۶۱۶۰ - (۲۶) وَعَنْهُ، اَنَّهٗ قَالَ: دَعَا لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّؤْتِيَنِيَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دو بار دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے شریعت کا علم عطا فرمائے (ترمذی)

۶۱۶۱ - (۲۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ، وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهٗ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَنِّيْهِ بِاَبِي الْمَسَاكِيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۶۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جعفر بن ابو طالبؓ مساکین سے محبت کرتے تھے' ان کے پاس

بیٹھے تھے' جعفرؓ ان سے باتیں کرتے اور وہ جعفرؓ سے باتیں کرتے اور (اس لئے) آپ نے جعفرؓ کو ابو المساکین کی کنیت عطا کی (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ابو اسحٰق مخزومی راوی ہے جس کا حافظہ کمزور تھا (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۴۲' ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۷)

٦١٦٢ - (٢٨) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۶۱۶۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے جنت میں جعفرؓ کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کے ساتھ اُڑ رہا تھا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

٦١٦٣ - (٢٩) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۶۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حسنؓ اور حسینؓ اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہوں گے (ترمذی)

وضاحت: جنت میں سبھی لوگ جوان سال ہوں گے' اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جو لوگ عالمِ شباب میں فوت ہوئے ہوں گے وہ ان کے سردار ہوں گے کیونکہ اس حدیث میں آتا ہے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ جنت کے ادھیڑ عمر لوگوں کے سردار ہوں گے۔ اس سے بھی یہ مراد ہے کہ جو لوگ ادھیڑ عمر میں فوت ہوئے ہوں گے ابوبکرؓ اور عمرؓ اُن کے سردار ہوں گے (واللہ اعلم)

٦١٦٤ - (٣٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَايَ مِنَ الدُّنْيَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ سَبَقَ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ.

۶۱۶۴: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حسنؓ اور حسینؓ دنیا میں میرے دو پھول ہیں (ترمذی) اور یہ حدیث پہلی فصل میں بھی گزر چکی ہے۔

٦١٦٥ - (٣١) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: طَرَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَيْءٍ لَا أَدْرِيْ مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِيْ قُلْتُ: مَا هٰذَا الَّذِيْ أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ فَكَشَفَهُ، فَإِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى وَرِكَيْهِ. فَقَالَ: «هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِيْ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۶۵: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات کسی کام کے سلسلہ میں نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے' آپ نے کسی چیز کو لپیٹا ہوا تھا' مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا چیز تھی۔ جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو میں نے دریافت کیا کہ آپ نے کیا لپیٹا ہوا تھا؟ آپ نے چادر کو کھولا تو آپ کی پشت پر حسنؓ اور حسینؓ تھے۔ آپ نے فرمایا' یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میرے نواسے ہیں۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت کر اور جو لوگ ان دونوں سے محبت کرتے ہیں تو ان سے بھی محبت کر (ترمذی)

٦١٦٦ - (٣٢) وَعَنْ سَلْمٰى، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيْكِ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ - تَعْنِيْ فِي الْمَنَامِ - وَعَلٰى رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ: مَا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

۶۱۶۶: سلمٰی بیان کرتی ہیں کہ اُمّ سلمہؓ کے ہاں گئی تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے دریافت کیا کہ کس لئے رو رہی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کے سر اور داڑھی پر خاک تھی۔ میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ نے جواب دیا' میں ابھی حسینؓ کے قتل کے موقعہ پر حاضر تھا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی علامہ البانی صفحہ ۵۰۸)

٦١٦٧ - (٣٣) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: «اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ» وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ: «أُدْعِيْ لِيَ ابْنَيَّ» فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

۶۱۶۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو آپ کے اہلِ بیت میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا' حسنؓ اور حسینؓ ہیں۔ آپ فاطمہؓ سے کہا کرتے تھے کہ میرے بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ' آپ انہیں چومتے اور انہیں گلے لگاتے تھے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۸)

٦١٦٨ - (٣٤) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُنَا، إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «صَدَقَ اللّٰهُ ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾. نَظَرْتُ إِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِيْ

وَرَفَعَهُمَا۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ۔

۶۶۸: بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے۔ اچانک حسن اور حسین آگئے' ان دونوں نے سرخ رنگ کی قمیص پہن رکھی تھی' وہ دونوں چلتے تھے اور گر پڑتے تھے (انہیں دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے' آپ نے انہیں اٹھایا اور اپنے آگے بٹھا لیا۔ پھر آپ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کا کلام سچا ہے کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں' میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ وہ چلتے ہوئے لڑکھڑا رہے تھے تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا یہاں تک کہ میں نے اپنا ارشاد موخر کر دیا اور انہیں اٹھا لیا۔ (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

٦١٦٩ - (٣٥) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۶۹: یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں' اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت کرے جو حسین سے محبت کرتا ہے' حسین میری اولاد سے ہے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۷۳۸)

٦١٧٠ - (٣٦) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَلْحَسَنُ أَشْبَهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ النَّبِيَّ ﷺ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۷۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حسن سینے سے لے کر سر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتا ہے اور حسین سینے سے نیچے والے حصے سے مشابہت رکھتا ہے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی علامہ البانی صفحہ ۵۰۸)

٦١٧١ - (٣٧) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِأُمِّيْ: دَعِيْنِيْ آتِي النَّبِيَّ ﷺ فَأُصَلِّيَ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَأَسْأَلَهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِيْ وَلَكِ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ، فَصَلَّى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ، فَسَمِعَ صَوْتِيْ، فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا؟ حُذَيْفَةُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «مَا حَاجَتُكَ؟ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ، إِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، اِسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۱ : حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنی والدہ سے عرض کیا کہ مجھے اجازت دیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤں اور آپؐ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کروں نیز آپؐ سے عرض کروں کہ آپؐ میرے اور تیرے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ چنانچہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپؐ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی' اس کے بعد آپؐ نوافل ادا کرتے رہے یہاں تک کہ آپؐ نے عشاء کی نماز کی امامت کرائی پھر آپؐ (اپنے گھر کی طرف) واپس لوٹے میں آپؐ کے پیچھے ہو لیا۔ آپؐ نے میری آہٹ سنی اور دریافت کیا کہ کون ہے' حذیفہ ہے؟میں نے عرض کیا' جی ہاں! آپؐ نے دریافت کیا کہ تجھے کیا کام تھا؟ اللہ تجھے اور تیری ماں کو معاف کرے' بلاشبہ آج رات سے پہلے یہ فرشتہ کبھی زمین پر نہیں آیا تھا' اس نے اپنے پروردگار سے اجازت طلب کی کہ وہ مجھے سلام کہے اور مجھے بشارت دے کہ فاطمہؓ اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہو گی' جب کہ حسنؓ اور حسینؓ اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہوں گے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

٦١٧٢ - (٣٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَامِلاً الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ: نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۷۲ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علیؓ کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔ ایک شخص نے (حسینؓ کو مخاطب ہوتے ہوئے) کہا' اے لڑکے! تو بہترین سواری پر سوار ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اور سوار بھی تو اچھا ہے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانیؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۰)

٦١٧٣ - (٣٩) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ فَرَضَ لِأُسَامَةَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ وَخَمْسِمِائَةٍ -، وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لِأَبِيْهِ: لِمَ فَضَّلْتَ أُسَامَةَ عَلَيَّ؟ فَوَاللهِ مَا سَبَقَنِيْ إِلٰى مَشْهَدٍ. قَالَ: لِأَنَّ زَيْداً كَانَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ أَبِيْكَ، وَكَانَ أُسَامَةُ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْكَ، فَآثَرْتُ حِبَّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلٰى حِبِّيْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۷۳ : عمر رضی اللہ عنہ نے اُسامہ بن زیدؓ کے لیے ساڑھے تین ہزار (درہم) وظیفہ مقرر کیا جبکہ عبداللہ بن عمرؓ کا وظیفہ تین ہزار مقرر کیا۔ چنانچہ عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ آپ نے اُسامہؓ کو مجھ پر کس وجہ سے فوقیت دی ہے؟ اللہ کی قسم! مجھ سے کسی معرکے میں برتری حاصل نہیں ہے۔ عمرؓ نے جواب دیا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ زیدؓ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تیرے والد سے زیادہ محبوب تھا اور آپؐ کو اُسامہؓ تجھ سے زیادہ محبوب تھا۔ اس لیے میں نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر

برتری عطا کی ہے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۳)

٦١٧٤ - (٤٠) **وَعَنْ** جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ابْعَثْ مَعِيَ أَخِيْ زَيْدًا. قَالَ: «هُوَ ذَا، فَإِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ أَمْنَعْهُ» قَالَ زَيْدٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ لَا أَخْتَارُ عَلَيْكَ أَحَدًا. قَالَ: فَرَأَيْتُ رَأْيَ أَخِيْ أَفْضَلَ مِنْ رَأْيِيْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۷۴: جبلہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ میرے ساتھ میرے بھائی زیدؓ (بن حارثہ) کو بھیجیں۔ آپؐ نے فرمایا' زید یہ ہے اگر وہ تیرے ساتھ جانا چاہتا ہے تو میں اسے نہیں روکوں گا۔ زیدؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں آپؐ پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ جبلہؓ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے بھائی کی رائے کو اپنی رائے سے بہتر پایا (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں محمد بن عمر رومی راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۴۵)

٦١٧٥ - (٤١) **وَعَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ، فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ أُصْمِتَ، فَلَمْ يَتَكَلَّمْ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا، فَأَعْرِفُ أَنَّهُ يَدْعُوْ لِيْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۶۱۷۵: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مرض الموت میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمزور ہو گئے تو میں اور سبھی صحابہ کرامؓ (اس لشکر سے جس کا آپؐ نے مجھے امیر بنایا تھا) واپس آ گئے' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ خاموش تھے' آپؐ نے کوئی بات نہ کی البتہ آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ میرے جسم پر رکھے اور انہیں اُٹھایا تو میں بھانپ گیا کہ آپؐ میرے لئے دعا فرما رہے ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

٦١٧٦ - (٤٢) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ أُسَامَةَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: دَعْنِيْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَنَا الَّذِيْ أَفْعَلُ. قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَحِبِّيْهِ فَإِنِّيْ أُحِبُّهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۷۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسامہ کی ناک سے بہنے والے پانی کو صاف کرنے کا ارادہ کیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی' آپؐ مجھے اجازت دیں' کہ یہ کام میں سرانجام دیتی

ہوں' آپ نے فرمایا' عائشہ! اس سے محبت کر' اس لیے کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں (ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں طلحہ بن یحییٰ راوی منکر الحدیث ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۴۵)

۶۱۷۷ - (۴۳) وَعَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا، إِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ، فَقَالَا لِأُسَامَةَ: اِسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ. فَقَالَ: «أَتَدْرِي مَا جَاءَ بِهِمَا؟» قُلْتُ: لَا، قَالَ: «لٰكِنِّي أَدْرِي، إِئْذَنْ لَهُمَا» فَدَخَلَا، فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: «فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ» قَالَا: مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ قَالَ: «أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ: أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ» قَالَا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ» فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ؟ قَالَ: «إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.
وَذُكِرَ «أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيْهِ» فِي «كِتَابِ الزَّكَاةِ».

۶۱۷۷: اُسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے قریب بیٹھا ہوا تھا (اُسامہ رضی اللہ عنہ ان دنوں بچے تھے) اس دوران علیؓ اور عباسؓ آئے' وہ اندر جانے کے لیے اجازت طلب کر رہے تھے۔ انہوں نے اُسامہؓ سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے لیے اندر آنے کی اجازت طلب کرو۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! علیؓ اور عباسؓ اندر آنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' تجھے معلوم ہے کہ وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' البتہ مجھے علم ہے' تم انہیں اندر آنے کی اجازت دو۔ چنانچہ وہ دونوں اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم آپؐ کی خدمت حاضر میں ہوئے ہیں' ہم آپؐ سے استفسار کرتے ہیں کہ آپؐ کے اہل بیت میں سے کون آپؐ کو زیادہ محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا' فاطمہؓ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انہوں نے عرض کیا' ہم نے آپؐ کی بیویوں اور اولاد کے بارے میں استفسار نہیں کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے میرے اہل سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا اور جس پر میں نے احسان کیا' وہ اُسامہؓ بن زید ہے۔ انہوں نے دریافت کیا' پھر کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا' پھر علی بن ابی طالبؓ ہے۔ عباسؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ نے اپنے چچا کو آخر میں کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا' بے شک علیؓ مجھ سے پہلے ہجرت کرنے کے سبب تجھ پر سبقت لے گیا ہے (ترمذی) اور وہ حدیث جس میں ہے کہ کسی شخص کا چچا اس کے والد کے برابر ہوتا ہے "کتاب الزکوۃ" میں ذکر کی گئی ہے۔
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۱۴)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦١٧٨ - (٤٤) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى اَبُوْبَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِيْ وَمَعَهُ عَلِيٌّ، فَرَاٰى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَحَمَلَهُ عَلٰى عَاتِقِهٖ وَقَالَ: بِاَبِيْ شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ شَبِيْهًا بِعَلِيٍّ، وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۶۱۷۸: عُقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے (اپنے دورِ خلافت میں) عصر کی نماز پڑھی۔ بعد ازاں وہ باہر نکلے' وہ چل رہے تھے' ان کے ساتھ علیؓ تھے۔ ابوبکرؓ نے دیکھا کہ حسن بن علیؓ بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ ابوبکرؓ نے حسنؓ کو اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور کہا کہ میرا باپ تم پر قربان ہو' تمہاری مشابہت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے' علیؓ کے ساتھ مشابہت نہیں ہے۔ اس بات پر علیؓ (فرحت و مسرت کے ساتھ) ہنس رہے تھے (بخاری)

٦١٧٩ - (٤٥) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ، فَجُعِلَ فِيْ طَسْتٍ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ - وَقَالَ فِيْ حُسْنِهٖ شَيْئًا - ، قَالَ اَنَسٌ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيْءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ، فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيْبٍ فِيْ اَنْفِهٖ وَيَقُوْلُ: مَا رَاَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا. فَقُلْتُ: اَمَا اِنَّهٗ كَانَ مِنْ اَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۶۱۷۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زیاد کے پاس حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا' اسے ایک تھال میں رکھا گیا تھا۔ ابن زیاد نے چھڑی کے کنارے کو حسینؓ کی ناک پر لگاتے ہوئے ان کے حُسن کے بارے میں تعریفی کلمات کہے۔ (انسؓ کہتے ہیں یہ دیکھ کر) میں نے کہا اللہ کی قسم! یہ شخص تمام صحابہ کرامؓ میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہ تھا اور اس کے بال خضاب (مہندی اور کتم) کے ساتھ رنگے ہوئے تھے (بخاری) اور ترمذی کی روایت میں ہے' انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ابن زیاد کے پاس تھا کہ حسین کا سر قلم کر کے اس کے ہاں لایا گیا۔ ابن زیاد ان کی ناک پر چھڑی سے ضرب لگا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ اس جیسا حُسن میں نے نہیں دیکھا۔ (انسؓ کہتے ہیں یہ دیکھ کر) میں نے کہا' خبردار! بلاشبہ یہ شخص تمام صحابہ کرامؓ میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہ تھا۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: عبیداللہ بن زیاد نے حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کے لیے لشکر روانہ کیا تھا' یہ شخص یزید بن معاویہ

کی جانب سے کوفہ میں گورنر مقرر تھا (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۹)

۶۱۸۰ - (۴۶) وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ رَأَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ قَالَ: «وَمَا هُوَ؟» قَالَتْ: إِنَّهُ شَدِيْدٌ قَالَ: «وَمَا هُوَ؟» قَالَتْ: رَأَيْتُ كَأَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِيْ حِجْرِيْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رَأَيْتِ خَيْرًا، تَلِدُ فَاطِمَةُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا يَكُوْنُ فِيْ حِجْرِكِ». فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ، فَكَانَ فِيْ حِجْرِيْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَوَضَعْتُهُ فِيْ حِجْرِهِ، ثُمَّ كَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ، فَإِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تُهْرِيْقَانِ الدُّمُوْعَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ، مَا لَكَ؟ قَالَ: «أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ أُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ ابْنِيْ هٰذَا، فَقُلْتُ: هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهِ حَمْرَاءَ».

۶۱۸۰: اُمّ الفضل بنتِ حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے آج رات ایک ڈراؤنا خواب دیکھا ہے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا' کیا خواب ہے؟ اس نے عرض کیا' بلاشبہ اس کا سننا بھی مشکل ہے۔ آپؐ نے فرمایا' وہ کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپؐ کے جسم مبارک کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھا گیا ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تیرا خواب درست ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو فاطمہؓ ایک لڑکے کو جنم دے گی' وہ تیری سرپرستی میں ہو گا۔ چنانچہ فاطمہؓ نے حسینؓ کو جنا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق وہ میری گود میں تھا۔ ایک دن میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' میں نے اسے آپؐ کی گود میں رکھا پھر میری توجہ آپؐ کی جانب ہوئی تو میں نے دیکھا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے اچانک آنسو بہہ رہے ہیں۔ اُمّ الفضلؓ کہتی ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے نبی! (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے ماں باپ آپؐ پر قربان جائیں کیا بات ہے؟ آپؐ نے فرمایا' کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے مجھے بتایا کہ میری اُمّت میرے اس بیٹے کو قتل کر دے گی۔ میں نے دریافت کیا' اس کو؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس اس سرزمین کی مٹی لائے جو سرخ رنگ کی تھی۔

(بیہقی دلائل النبوۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے' شداد راوی کی اُمّ الفضلؓ سے ملاقات ثابت نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۴۴)

۶۱۸۱ - (۴۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ، أَشْعَثَ أَغْبَرَ، بِيَدِهِ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ، فَقُلْتُ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ،

مَا هٰذَا؟ قَالَ: «هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهِ، وَلَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمِ» فَاَحْصٰى ذٰلِكَ الْوَقْتَ فَاَجِدُ قُتِلَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ۔ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ» وَاَحْمَدُ الْاٰخِيْرَ.

۶۸۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک روز دوپہر کے وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا' آپ کے بال پراگندہ تھے' جسم غبار آلود تھا۔ آپ کے ہاتھ میں ایک شیشی تھی' جس میں خون تھا۔ میں نے تعجب سے عرض کیا' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' یہ کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا' یہ حسینؓ اور اس کے رفقاء کا خون ہے اور میں آج صبح سے اس کو اٹھا رہا ہوں۔ (ابن عباسؓ کہتے ہیں) میں نے اس تاریخ کو محفوظ رکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ حسینؓ اسی وقت قتل کیے گئے تھے (بیہقی دلائل النبوۃ' احمد)

وضاحت: اس میں کوئی شک نہیں کہ حسین رضی اللہ عنہ کو نہایت بے دردی اور شقاوتِ قلبی سے قتل کرنا تاریخ اسلامی کا ایک خوفناک اور گھناؤنا باب ہے' جس نے مسلمانوں کے دلوں پر غم و اندوہ کے پہاڑ گرائے اور اسلامی معاشرہ کو داغدار کیا لیکن اس عظیم حادثہ کو وضاع اور شیعانِ علی نے اس انداز سے پیش ہے کیا کہ جس سے تاریخِ اسلام میں ایسے خیالات اور نظریات نے جنم لیا جنہیں افسانہ ہی کہا جا سکتا ہے۔ ہمیں اس واقعہ کے بیان کرنے میں سخت احتیاط کرنی چاہیے اور جو بات صحیح سند کے ساتھ مل جائے' اسے بیان کیا جائے نیز ان باتوں کا رد کیا جائے جن کے رد پر صحیح دلیل موجود ہو (حاشیہ علی الخصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۲۴۴' الفتح الربانی جلد ۲۳ صفحہ ۱۷۷)

۶۱۸۲ - (۴۸) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهٖ، وَاَحِبُّوْنِيْ لِحُبِّ اللّٰهِ، وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِيْ لِحُبِّيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اس لئے کہ وہ تمہیں نعمتیں عطا کرتا ہے اور میرے ساتھ اللہ کی محبت کے پیش نظر محبت کرو اور میرے اہلِ بیت کے ساتھ میری وجہ سے محبت کرو (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۷۴۳)

۶۱۸۳ - (۴۹) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَيْتِيْ فِيْكُمْ مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۶۸۳: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب کہ انہوں نے کعبہ مکرمہ کے دروازے کو پکڑ رکھا تھا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا' خبردار! بلاشبہ تم میں میرے اہلِ بیت کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے جو شخص اس پر سوار ہو گیا' وہ نجات پا گیا اور جو شخص سوار نہ ہو

سکا' وہ ہلاک ہو گیا (احمد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی کہتے ہیں کہ یہ حدیث مسند احمد میں نہیں ہے البتہ طبرانی اور بزار وغیرہ میں یہ حدیث ضعیف سند کے ساتھ موجود ہے۔ امام احمدؒ نے اس حدیث کو فضائل الصحابہ میں ذکر کیا ہے۔ اس حدیث کی سند میں مفضل بن صالح راوی غایت درجہ ضعیف ہے۔ امام ہیثمیؒ فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں رواۃ کی ایک جماعت ایسی ہے جو مجہول ہے۔

(تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۲' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۷۴۳' مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۱۶۸)

بَابُ مَنَاقِبِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہراتؓ کے فضائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦١٨٤ - (١) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «خَيْرُ نِسَائِهَا — مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ: وَاَشَارَ وَكِيْعٌ اِلَى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ.

پہلی فصل

۶۱۸۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' اپنے دور کی سب عورتوں میں سے بہتر عورت مریم بنتِ عمران علیہا السلام ہیں اور اپنے دور کی بہترین عورتوں میں سے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زوجہ محترمہ خدیجہ بنتِ خویلد رضی اللہ عنہا ہیں (بخاری' مسلم)

اور ایک روایت میں ہے' ابو کریبؒ نے بیان کیا کہ وکیعؒ نے آسمان' زمین کی جانب اشارہ کیا (یعنی آسمان کے نیچے اور زمین کی سطح پر ان دو عورتوں سے بہتر کوئی عورت نہیں۔

٦١٨٥ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَى جِبْرِيْلُ — النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ — ، فَاِذَا اَتَتْكَ فَاقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّيْ، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۸۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے بتایا' اے اللہ کے رسول! یہ خدیجہؓ مکہ مکرمہ سے (غارِ حرا کی طرف) آئی ہیں' ان کے پاس برتن ہے' جس میں سالن یا کھانا ہے۔ جب وہ آپؐ کے پاس آئیں تو انہیں ان کے پروردگار اور میری جانب سے سلام کہنا اور انہیں جنت میں ایسے گھر کی بشارت دینا جس میں نہ شور و شغب ہو گا نہ اکتاہٹ ہو گی (بخاری' مسلم)

٦١٨٦ - (٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ

النَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا، وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ — ، فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيْجَةُ، فَيَقُوْلُ: «إِنَّهَا كَانَتْ، وَكَانَتْ، وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۶۱۸۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی عورت پر اس قدر رشک نہیں کیا جس قدر کہ خدیجہؓ پر کیا ہے حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں تھا البتہ آپؐ کثرت کے ساتھ اس کا تذکرہ فرماتے اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپؐ بکری ذبح کرنے کا حکم دیتے' اس کے اعضا کے ٹکڑے کیے جاتے' پھر آپؐ خدیجہؓ کی سہیلیوں کی جانب اس کا ہدیہ بھیجتے۔ میں آپؐ سے کہا کرتی تھی گویا کہ خدیجہؓ کے علاوہ دنیا میں کوئی عورت ہی نہیں ہے آپؐ فرماتے' وہ ایسی تھی' (یعنی اس کے اوصاف شمار کرتے) مزید برآں اس سے میری اولاد بھی ہے (بخاری' مسلم)

۶۱۸۷-(٤) وَعَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا عَائِشُ! — هٰذَا جِبْرِيْلُ — يُقْرِئُكِ السَّلَامَ». قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ: وَهُوَ — يَرٰى مَا لَا أَرٰى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۸۷: ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے عائشہ! یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں' تجھے سلام کہتے ہیں۔ عائشہؓ نے جواباً "وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ کہا۔ عائشہؓ کہتی ہیں کہ آپؐ جن چیزوں کو دیکھتے تھے' مجھے وہ نظر نہیں آتی تھیں (بخاری' مسلم)

۶۱۸۸-(٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، يَجِيْءُ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ — ، فَقَالَ لِيْ: هٰذِهِ امْرَأَتُكَ، فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ، فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ: إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۸۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا' تین رات تک تو مجھے خواب میں دکھائی دیتی رہی۔ فرشتہ تیری تصویر کو ریشم کے ایک ٹکڑے میں (لپیٹے) لاتا رہا اور مجھے بتایا کہ یہ آپؐ کی بیوی ہے۔ میں نے جب تیرے چہرے سے نقاب اٹھایا تو کہا' یہ تو وہی صورت ہے میں نے فرشتے کے جواب میں کہا' اگر یہ خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو اللہ تعالیٰ اسے میرے پاس پہنچائے گا (بخاری' مسلم)

۶۱۸۹ - (٦) وَعَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ — ، يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. وَقَالَتْ: إِنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُنَّ حِزْبَيْنِ: فَحِزْبٌ

فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ. وَالْحِزْبُ الْآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ -، فَقُلْنَ لَهَا: كَلِّمِي رَسُولَ اللهِ ﷺ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلْيُهْدِهِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ. فَكَلَّمَتْهُ، فَقَالَ لَهَا: «لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ؛ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ». قَالَتْ: أَتُوبُ إِلَى اللهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ! ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَأَرْسَلْنَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ، فَقَالَ: «يَا بُنَيَّةُ! أَلَا تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ؟». قَالَتْ: بَلَى. قَالَ: «فَأَحِبِّي هٰذِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسٍ «فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ» فِي بَابِ «بَدْءِ الْخَلْقِ» بِرِوَايَةِ أَبِي مُوسٰى.

۶۱۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرامؓ عائشہؓ کی باری کے دن تحائف بھیجنے کا خیال کرتے تھے' اس طرح وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی کے طالب ہوتے تھے۔ نیز عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے دو گروہ تھے' ایک گروہ میں عائشہؓ حفصہؓ صفیہؓ اور سودہؓ تھیں اور دوسرے گروہ میں اُمّ سلمہؓ اور آپؐ کی دیگر باقی بیویاں تھیں۔ چنانچہ اُمّ سلمہؓ کے گروہ نے اُمّ سلمہؓ سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کریں کہ آپؐ صحابہ کرامؓ سے کہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ہدیہ بھیجنے کا ارادہ کرے تو انہیں چاہیے کہ جہاں کہیں بھی آپؐ ہوں' وہاں ہدیہ بھیجے۔ اُمّ سلمہؓ نے آپؐ سے گفتگو کی۔ آپؐ نے اس سے فرمایا' تم مجھے عائشہؓ کے بارے میں تکلیف نہ دو اس لیے کہ عائشہؓ کے علاوہ کسی اور عورت کے لحاف میں وحی نہیں آتی (یہ سن کر) اُمّ سلمہؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں آپ کو تکلیف پہنچانے کے سبب اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد ان عورتوں نے فاطمہؓ کو بلا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھیجا۔ فاطمہؓ نے آپؐ سے گفتگو کی۔ آپؐ نے جواب دیا' اے میری بیٹی! کیا تجھے اس سے محبت نہیں ہے' جس سے مجھے محبت ہے؟ فاطمہؓ نے جواب دیا' ضرور ہے۔ آپؐ نے فرمایا' پس تم عائشہؓ سے محبت کرو (بخاری' مسلم)

اور انسؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "عائشہؓ کی فضیلت دیگر عورتوں پر اس طرح ہے ۔ ۔ ۔" کا ذکر ابوموسیٰ (اشعریؓ) سے مروی حدیث جو مخلوق کے آغاز کے باب میں ہے' ہو چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۶۱۹۰ - (۷) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

[illegible]: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جہان والوں کی عورتوں میں سے تمہیں مریم بنتِ عمران، خدیجہ بنتِ خویلد، فاطمہ بنتِ محمدؐ اور فرعون کی بیوی آسیہ کافی ہیں (ترمذی)

٦١٩١ - (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ جِبْرِيْلَ — جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِيْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «هٰذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

[illegible]: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام سبز ریشم کے ٹکڑے میں عائشہؓ کی تصویر لائے اور بتایا کہ یہ دنیا اور آخرت میں آپؐ کی بیوی ہیں (ترمذی)

٦١٩٢ - (٩) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَلَغَ صَفِيَّةَ أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ: بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ —، فَبَكَتْ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ وَهِيَ تَبْكِيْ، فَقَالَ: «مَا يُبْكِيْكِ؟» فَقَالَتْ: قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ: إِنِّي ابْنَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ —، وَإِنَّ عَمَّكِ — لَنَبِيٌّ، وَإِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ، فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ؟». ثُمَّ قَالَ: «اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ!». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

[illegible]: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صفیہؓ کو یہ خبر پہنچی کہ حفصہؓ نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ وہ سن کر وہ رونے لگیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاں تشریف لے گئے تو وہ رو رہی تھیں۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ آپ کیوں رو رہی ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ مجھے حفصہؓ نے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس میں کچھ شک نہیں کہ تو ایک پیغمبر کی بیٹی ہے اور تیرا چچا بھی پیغمبر تھا اور بلاشبہ تو بھی ایک پیغمبر کے نکاح میں ہے' وہ کس سبب سے تجھ پر فخر کر رہی ہے؟ بعد ازاں آپؐ نے حفصہؓ سے کہا' اے حفصہ! اللہ تعالیٰ سے ڈر (ترمذی' نسائی)

وضاحت: صفیہ رضی اللہ عنہا کا والد حیی بن اخطب' ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے تھا اور ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے' اس لحاظ سے ان کے جدِ اعلیٰ پیغمبر ہوئے (واللہ اعلم)

٦١٩٣ - (١٠) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ — فَنَاجَاهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضِحْكِهَا. قَالَتْ: أَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَخْبَرَنِيْ أَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ، فَضَحِكْتُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

[illegible]: امِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ کو

بلایا۔ آپؐ نے اس سے سرگوشی کی' وہ رونے لگی۔ بعد ازاں آپؐ نے اس سے پھر سرگوشی کی تو وہ ہنسنے لگیں (ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ) رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد میں نے فاطمہؓ سے اس کے رونے اور ہنسنے کے بارے میں دریافت کیا۔ اس نے بتایا کہ مجھے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا کہ آپؐ جلد فوت ہو جائیں گے تو میں رونے لگی پھر آپؐ نے مجھے بتایا کہ مریم بنتِ عمران علیہا السلام کے سوا تمام جنّت کی عورتوں کی سردار میں ہوں گی تو میں ہنسنے لگی (ترمذی)

وضاحت : اس حدیث میں مذکور واقعہ فتح مکہ کے موقعہ کا نہیں ہے بلکہ یہ مرض الموت کا واقعہ ہے جیسا کہ حدیث نمبر [illegible] میں اس کا ذکر ہو چکا ہے۔ فتح مکہ کا ذکر کرنا کسی راوی کا وہم ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۵۰)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦١٩٤ - (١١) عَنْ أَبِي مُوسَى، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا - أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلاَّ وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

تیسری فصل

۶۱۹۴ : ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ پر جب کسی حدیث کے بارے میں کوئی مشکل درپیش ہوتی تو ہم عائشہؓ سے دریافت کرتے' عائشہؓ کو اس حدیث کا علم ہوتا تھا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

٦١٩٥ - (١٢) وَعَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۶۱۹۵ : موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے فصاحت و بلاغت میں عائشہؓ سے زیادہ کسی شخص کو نہیں پایا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔

بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

(مختلف صحابہ کرامؓ کے فضائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦١٩٦ - (١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِيْ سَرَقَةً - مِنْ حَرِيْرٍ، لَا اَهْوِيْ بِهَا اِلٰى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِيْ اِلَيْهِ، فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ، فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «اِنَّ اَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ - اَوْ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۶۹۲: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہے (اور) میں جنت میں جس جگہ جانے کا ارادہ کرتا ہوں تو وہ مجھے وہاں پہنچا دیتا ہے۔ میں نے یہ خواب (اپنی بہن) حفصہؓ کو بتایا۔ حفصہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا' آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ تیرا بھائی نیک شخص ہے یا (فرمایا) بلاشبہ عبداللہؓ نیک شخص ہے (بخاری' مسلم)

٦١٩٧ - (٢) وَعَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ اَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا - وَسَمْتًا - وَهَدْيًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَابْنُ اُمِّ عَبْدٍ - مِنْ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ اِلٰى اَنْ يَرْجِعَ اِلَيْهِ، لَا نَدْرِيْ مَا يَصْنَعُ فِيْ اَهْلِهِ اِذَا خَلَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۹۷: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اخلاق اور سیرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھنے والے ابن اُمّ عبد یعنی عبداللہ بن مسعودؓ ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں کہ جب وہ گھر میں اکیلے ہوتے ہیں تو وہ گھر میں کیا کرتے ہیں (بخاری)

٦١٩٨ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ، فَمَكَثْنَا حِيْنًا مَا نُرٰى اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ، لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِهِ وَدُخُوْلِ اُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٩٨ : ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے' ہم کافی عرصہ وہاں رہے۔ ہم یہی خیال کرتے رہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت کے ایک فرد ہیں' اس لئے کہ ہم دیکھا کرتے تھے کہ عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ اکثر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے (بخاری' مسلم)

٦١٩٩ - (٤) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اِسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَسَالِمٍ مَوْلَى اَبِيْ حُذَيْفَةَ، وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٩٩ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآن پاک (کی تعلیم) کو چار صحابہ کرامؓ سے حاصل کرو۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے ابوحذیفہؓ کے غلام سالمؓ سے' ابی بن کعبؓ سے اور معاذ بن جبلؓ سے (بخاری' مسلم)

٦٢٠٠ - (٥) وَعَنْ عَلْقَمَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ، فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ. يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، فَاَتَيْتُ قَوْمًا، فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ، فَاِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: اَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْتُ: اِنِّيْ دَعَوْتُ اللهَ اَنْ يُيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، فَيَسَّرَكَ لِيْ، فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ: اَوَلَيْسَ عِنْدَكُمْ اِبْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ -، وَفِيْكُمُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ؟ يَعْنِيْ: عَمَّارًا، اَوَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ؟ يَعْنِيْ حُذَيْفَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٣٠٠ : علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں (ملک) شام میں آیا' میں نے دمشق کی جامع مسجد میں دو رکعت نفل ادا کیے۔ بعد ازاں میں نے دُعا کی" اے اللہ! مجھے کسی عالم باعمل کی رفاقت عطا کر۔ چنانچہ میں کچھ لوگوں کے پاس آکر بیٹھ گیا تو وہاں ایک بہت بڑے بزرگ میرے پہلو میں آکر بیٹھ گئے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہیں؟ لوگوں نے بتایا' ابوالدرداء ہیں۔ میں نے ان سے ذکر کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی تھی کہ مجھے عالم باعمل کی رفاقت عطا کر' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو میرا رفیق بنایا ہے۔ ابوالدرداءؓ نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ (علقمہؓ کہتے ہیں) میں نے جواب دیا کہ میرا تعلق اہلِ کوفہ سے ہے۔ ابوالدرداء نے پوچھا کہ تمہارے پاس ابنِ اُمِّ عبد یعنی عبداللہ بن مسعودؓ ہیں' جو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے' تکیہ اور وضو کا برتن اٹھانے والے ہیں اور کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر شیطان سے محفوظ کر لیا ہے؟ یعنی عمار بن یاسرؓ۔ کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رازدار تھا' ایسے راز کہ جن کو ان کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا یعنی حذیفہ بن یمانؓ (بخاری)

۶۲۰۱ - (۶) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «أُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةَ أَبِيْ طَلْحَةَ، وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةً أَمَامِيْ - فَإِذَا بِلَالٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۰۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے جنت کا مشاہدہ کرایا گیا تو میں نے وہاں ابو طلحہؓ کی بیوی کو دیکھا اور میں نے اپنے آگے پاؤں کی آہٹ سنی تو (دیکھا کہ وہ) بلالؓ تھے (مسلم)

۶۲۰۲ - (۷) وَعَنْ سَعْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سِتَّةَ نَفَرٍ، فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اُطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِئُوْنَ عَلَيْنَا. قَالَ: وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ، وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أُسَمِّيْهِمَا، فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقَعَ، فَحَدَّثَ نَفْسَهُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۰۲: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چھ اشخاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' اکابر مشرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ (اگر آپؐ چاہتے ہیں کہ ہم آپؐ پر ایمان لائیں تو) آپؐ ان چھ صحابہ کو اپنی صحبت سے دور رکھا کریں' کہیں وہ ہم پر دلیر نہ ہو جائیں۔ سعدؓ نے بیان کیا کہ (ان چھ اشخاص میں) میں' عبداللہ بن مسعودؓ ہذیل قبیلہ سے ایک شخص' بلالؓ اور دو (مزید) شخص تھے (کسی مصلحت کی بناء پر) میں ان کا نام نہیں لے رہا۔ چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں ان کو دور رکھنے کا رجحان واقع ہوا' جس قدر کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ آپؐ نے اپنے دل میں یہ بات سوچی (کہ جب وہ مشرک آیا کریں تو ان کی تالیف کے لیے یہ صحابہ دور ہو جایا کریں) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ یہ ہے) کہ "آپؐ اپنی صحبت سے ان لوگوں کو دور نہ کریں' جو صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں (اور) اس کی رضا کے متلاشی ہیں" (مسلم)

۶۲۰۳ - (۸) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: «يَا أَبَا مُوْسٰى! لَقَدْ أُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوُدَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۰۳: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا' اے ابو موسیٰ! بلاشبہ تجھے آلِ داؤد کی خوش آوازی سے اچھی آواز عطا کی گئی ہے (بخاری' مسلم)

۶۲۰۴ - (۹) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعَةٌ: أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَبُوْ زَيْدٍ. قِيْلَ لِأَنَسٍ: مَنْ أَبُوْ زَيْدٍ؟ قَالَ: أَحَدُ عُمُوْمَتِيْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۴ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد نبوت میں چار صحابہ کرامؓ نے تمام قرآن کو محفوظ کر کے جمع کیا تھا' ان میں ابی بن کعبؓ' معاذ بن جبلؓ' زید بن ثابتؓ اور ابو زیدؓ ہیں۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ ابو زیدؓ کون شخص ہے؟ انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میرے چچاؤں میں سے ایک ہے (بخاری' مسلم)

٦٢٠٥ - (١٠) وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالَى، فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ: مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ: قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يُكَفَّنُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةٌ، فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ». وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۵ : خبّاب بن ارتّ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اللہ کی رضا طلب کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی' پس ہمارا اجر اللہ کے ہاں ثابت ہے۔ ہم میں سے کچھ لوگ فوت ہو گئے' انہوں نے دنیا سے کچھ حاصل نہ کیا' ان میں مُصعَب بن عُمیرؓ بھی تھے جو جنگ احد میں شہید ہو ئے' ان کے کفن کے لئے صرف ایک چادر دستیاب ہوئی۔ جب اس کے ساتھ ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں ننگے ہو جاتے اور جب ہم ان کے پاؤں ڈھانپتے تو ان کا سر ننگا ہو جاتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چادر کے ساتھ اس کا سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر گھاس رکھ دو۔ جبکہ ہم میں سے بعض ایسے لوگ تھے جن کا پھل پختہ ہوا اور وہ اس سے فوائد حاصل کرتے رہے (بخاری' مسلم)

٦٢٠٦ - (١١) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ».

وَفِي رِوَايَةٍ: «اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۶ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' سعد بن معاذؓ کی وفات پر عرش خوشی سے جھومنے لگا اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' سعد بن معاذؓ کی موت پر رحمان کا عرش جھومنے لگا (بخاری' مسلم)

٦٢٠٧ - (١٢) وَعَنِ الْبَرَاءِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةُ حَرِيرٍ، فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمَسُّونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْ لِينِهَا، فَقَالَ: «أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هٰذِهِ؟ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَأَلْيَنُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۰۷ : براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا لباس ہدیہ دیا گیا۔ آپؐ کے صحابہ کرامؓ اس کو ہاتھ لگاتے تھے اور اس کے باریک اور نرم ہونے پر تعجب کرتے تھے۔ آپؐ نے دریافت کیا' کہ تم اس کی باریکی اور نرمی پر تعجب کرتے ہو؟ جبکہ جنّت میں سعد بن معاذؓ کے رومال اس سے بھی عمدہ اور نرم ہیں (بخاری' مسلم)

٦٢٠٨ - (١٣) وَعَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ ــ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَسٌ خَادِمُكَ، أُدْعُ اللّٰهَ لَهُ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيْمَا أَعْطَيْتَهُ»، قَالَ أَنَسٌ: فَوَاللّٰهِ إِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ، وَإِنَّ وَلَدِيْ وَوَلَدَ وَلَدِيْ لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۰۸ : اُمّ سلیم (انسؓ کی والدہ) رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں انہوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! انسؓ آپؐ کا خادم ہے' آپؐ اس کے لیے دعا فرمائیں۔ آپؐ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا' اے اللہ! اس کو مال اور اولاد کثرت کے ساتھ عطا کر اور جو کچھ اسے عطا کیا ہے' اس میں برکت عطا کر۔ انسؓ نے بیان کیا' اللہ کی قسم! میرے پاس بہت سا مال ہے اور میری اولاد اور میری اولاد کی اولاد آج ایک سو سے متجاوز ہے (بخاری' مسلم)

٦٢٠٩ - (١٤) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لِأَحَدٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۰۹ : سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپؐ نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے علاوہ زمین پر کسی چلنے والے کے بارے میں فرمایا ہو کہ یہ شخص جنّتی ہے (بخاری' مسلم)

٦٢١٠ - (١٥) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى وَجْهِهِ أَثَرُ الْخُشُوْعِ. فَقَالُوْا: هٰذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيْهِمَا، ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ، فَقُلْتُ: إِنَّكَ حِيْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا: هٰذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. قَالَ: وَاللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ، فَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ؟ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، وَرَأَيْتُ كَأَنِّيْ فِيْ رَوْضَةٍ ـ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا ــ وَسْطَهَا عَمُوْدٌ مِنْ حَدِيْدٍ، أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِيْ أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ ــ فَقِيْلَ لِيْ: اِرْقَهْ. فَقُلْتُ: لَا أَسْتَطِيْعُ، فَأَتَانِيْ مِنْصَفٌ ــ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ، فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ أَعْلَاهُ، فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ، فَقِيْلَ: اِسْتَمْسِكْ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ، وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ

الْإِسْلَامِ، وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ: الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى، فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ، وَذٰلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۱۰ : قیس بن عباد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں مدینہ منورہ کی مسجد میں تھا کہ ایک شخص مسجد میں آیا جس کے چہرے پر وقار کے اثرات تھے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ شخص جنتی ہے۔ اس نے اختصار کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی پھر وہ شخص مسجد سے نکلا' میں اس کے پیچھے گیا۔ میں نے اسے بتایا کہ جب تو مسجد میں داخل ہوا تو لوگوں نے کہا کہ یہ شخص جنتی ہے۔ اس نے کہا' اللہ کی قسم! کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ ایسی بات کہے' جس کا اسے علم نہیں ہے لیکن میں تجھے بتاؤں گا کہ میں کیوں انکار کر رہا ہوں (اس نے کہا) میں نے عہد نبوّت میں ایک خواب دیکھا جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیان کیا۔ میں نے (خواب میں) دیکھا تھا کہ میں ایک باغ میں ہوں' انہوں نے اس کی وسعت اور اس کے سبزہ زار کا تذکرہ کیا (اور کہا کہ) اس کے درمیان لوہے کا ایک ستون ہے' جس کا نچلا حصہ زمین میں اور اوپر کا حصہ آسمان میں ہے۔ ستون کے اوپر کے حصے میں ایک حلقہ ہے' مجھے کہا گیا کہ آپ اس پر چڑھیں۔ میں نے کہا' میں چڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتا ہوں۔ چنانچہ میرے پاس ایک خادم آیا' اس نے میرے پیچھے سے میرے کپڑوں کو اٹھایا تو میں اوپر چلا گیا یہاں تک کہ میں اس کی بلندی تک پہنچ گیا۔ میں نے حلقے کو پکڑا مجھے کہا گیا کہ آپ (حلقے کو) مضبوطی کے ساتھ پکڑیں۔ جب میں بیدار ہوا تو بلا شبہ وہ کنڈا میرے ہاتھ میں تھا۔ میں نے یہ خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا۔ آپؐ نے فرمایا' "باغ سے مقصود اسلام ہے اور ستون سے مراد اسلام کا ستون ہے اور حلقے سے مقصود مضبوط کنڈا ہے (یعنی اسلام کے احکام و ارکان ہیں) تم وفات تک اسلام پر رہو گے" اور وہ شخص عبداللہ بن سلام تھے (بخاری' مسلم)

۶۲۱۱ - (۱۶) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيْبَ الْأَنْصَارِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾. إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِيْ بَيْتِهِ، وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ: «مَا شَأْنُ ثَابِتٍ؟ أَيَشْتَكِيْ؟». فَأَتَاهُ سَعْدٌ، فَذَكَرَ لَهُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؛ فَقَالَ ثَابِتٌ: أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّيْ مِنْ أَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَأَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ. فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۱۱ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس بن شماسؓ انصار کے خطیب تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "اے ایمان والو! تم اپنی آواز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو" تو ثابتؓ اپنے گھر میں رک گئے اور خود کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روکے رکھا۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

سعد بن معاذؓ سے دریافت کیا کہ ثابتؓ کا کیا حال ہے؟ کیا وہ بیمار ہے؟ چنانچہ ثابتؓ کے پاس سعدؓ آئے اور ان کے سامنے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا ذکر کیا۔ ثابتؓ نے وضاحت کی کہ جب یہ (مذکورہ) آیت نازل ہوئی اور تم جانتے ہو کہ میری آواز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں تم سب سے زیادہ بلند ہے۔ بس میں (سمجھتا ہوں) کہ میں دوزخ والوں میں سے ہوں۔ اس کے بعد سعدؓ نے ثابتؓ کی اس بات کا تذکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نہیں) بلکہ وہ شخص تو جنتی ہے (مسلم)

٦٢١٢ - (١٧) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ . قَالُوْا: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، قَالَ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ: «لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۴۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سورۃ جمعہ نازل ہوئی تو ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "اور ان میں کچھ لوگ اور ہیں جو ابھی تک ان میں شامل نہیں ہوئے" صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ ہم میں سلمان فارسیؓ بھی تھے۔ ابوہریرہؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمانؓ پر رکھا۔ پھر فرمایا' اگر ایمان ثُریّا کے (ستارے) قریب بھی ہو گا تو لوگ ان سے اسے حاصل کر لیں گے (بخاری)

٦٢١٣ - (١٨) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا» يَعْنِيْ: أَبَا هُرَيْرَةَ «وَأُمَّهُ إِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۴۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے اللہ! اپنے اس پیارے بندے یعنی ابوہریرہؓ اور اس کی والدہ کو ایمان والوں کے نزدیک محبوب بنا اور ایمانداروں کو ان کا محبوب بنا (مسلم)

٦٢١٤ - (١٩) وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ، فَقَالُوْا: مَا أَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَأْخَذَهَا فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ؟ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ، لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ» فَأَتَاهُمْ، فَقَالَ: يَا إِخْوَتَاهُ! أَغْضَبْتُكُمْ . قَالُوْا: لَا، يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا أَخِيْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۴۴: عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوسفیان بن حربؓ ایک جماعت کی ہمراہی میں سلمانؓ صہیبؓ اور بلالؓ کے پاس سے گزرے۔ سلمانؓ اور ان کے رفقاء نے کہا' اللہ تعالیٰ کی تلواروں نے اللہ تعالیٰ کے

دشمن کی گردن سے اپنا حق ادا نہیں کیا۔ ابوبکرؓ نے کہا کیا یہ بات تم قریش کے شیخ اور ان کے سردار کے لیے کہہ رہے ہو؟ چنانچہ ابوبکرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپؐ کو ان کی بات سے مطلع کیا۔ آپؐ نے فرمایا' اے ابوبکر! معلوم ہوتا ہے کہ تو نے انہیں ناراض کر دیا ہے' اگر تم نے انہیں ناراض کیا تو تم نے اپنے پروردگار کو ناراض کیا۔ بعدازاں ابوبکرؓ ان کے پاس آئے۔ ان سے کہا' میرے بھائیو! میں نے تمہیں ناراض کیا ہے؟ انہوں نے نفی میں جواب دیتے ہوئے دعا کی' اے ہمارے بھائی! اللہ تعالیٰ تجھے معاف کرے (مسلم)

٦٢١٥ - (٢٠) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «آيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۱۵: انس رضی اللہ عنہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا' انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے (بخاری' مسلم)

٦٢١٦ - (٢١) وَعَنِ الْبَرَاءِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «الْاَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۱۶: براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا' انصار سے صرف ایماندار لوگ ہی محبت کرتے ہیں اور ان سے صرف منافق لوگ ہی دشمنی کرتے ہیں۔ جو شخص ان سے محبت کرے گا' اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا اور جو شخص ان سے دشمنی کرے گا' اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی کرے گا (بخاری' مسلم)

٦٢١٧ - (٢٢) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا حِيْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا اَفَاءَ، فَطَفِقَ يُعْطِيْ رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ اَلْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ، فَقَالُوْا: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ! فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَقَالَتِهِمْ، فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ اَحَدًا غَيْرَهُمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَاءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ؟». فَقَالَ فُقَهَاؤُهُمْ: اَمَّا ذَوُوْا رَأْيِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا، وَاَمَّا اُنَاسٌ مِنَّا حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ قَالُوْا: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَدَعُ الْاَنْصَارَ، وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنِّيْ اُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ، اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ، وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ» قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ رَضِيْنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو (قبیلہ) ہوازن کا مال بطور غنیمت کے عطا کیا تو آپؐ نے قریش کے لوگوں کو سو سو اونٹ دینے شروع کیے' کچھ انصاریوں نے کہا' اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف کرے' آپؐ قریش کو (بہت کچھ) عطا کرتے ہیں لیکن ہمیں (زیادہ) نہیں دیتے حالانکہ ہماری تلواروں نے لڑائیوں میں ان کے خون گرائے ہیں۔ چنانچہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی گفتگو سے آگاہ کر دیا گیا۔ آپؐ نے انصار کی جانب پیغام ارسال کیا' انہیں ایک چمڑے کے خیمے میں جمع کیا اور وہاں ان کے علاوہ کسی کو جانے کی اجازت نہ دی۔ جب وہ جمع ہو گئے تو رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے۔ آپؐ نے ان سے تعجب کے ساتھ دریافت کیا کہ مجھے تمہاری جانب سے کیسی باتیں پہنچ رہی ہیں؟ ان کے سمجھ دار لوگوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم میں سے سمجھدار لوگوں نے ہرگز کوئی بات نہیں کی ہے البتہ نوجوانوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف کرے' آپؐ قریش کو بہت زیادہ عطیات دے رہے ہیں اور انصار کو محروم کر رہے ہیں حالانکہ ہماری تلواروں نے لڑائیوں میں ان کے خون بہائے ہیں۔ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا' میں کچھ لوگوں کو عطیات سے اس لیے نوازتا ہوں کہ ان کا کفر کے ساتھ تعلق تازہ ہوتا ہے' میں ان کی تالیف قلبی کرتا ہوں اور انہیں عطیات دیتا ہوں۔ کیا تمہیں پسند نہیں کہ لوگ تو اپنے گھروں میں مال و دولت لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! بالکل درست ہے ہمیں یہ پسند ہے (بخاری' مسلم)

٦٢١٨ - (٢٣) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا، الْأَنْصَارُ شِعَارٌ، وَالنَّاسُ دِثَارٌ، إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ أَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر (میں نے دین اسلام کے سبب) ہجرت نہ کی ہوتی تو میں خود کو انصاری کہلانا پسند کرتا' اگر لوگ کسی ایک وادی پر جائیں اور انصار دوسری وادی اور گھاٹی پر جائیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی والا راستہ اختیار کروں گا اور انصار ہماری پہچان ہیں اور دوسرے لوگ اوپر کا کپڑا ہیں۔ (اے انصار!) اگر تم میرے بعد تکلیف دیکھو تو تم صبر کرنا حتیٰ کہ تم مجھ سے حوض کوثر میں ملو گے (بخاری)۔

٦٢١٩ - (٢٤) وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ: «مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ». فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهِ. وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «قُلْتُمْ: أَمَّا الرَّجُلُ

فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ؛ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ، اَلْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ. وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ» قَالُوا: وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا إِلَّا ضَنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ. قَالَ: «فَإِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے اعلان فرمایا' جو شخص ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا وہ امن والا ہے اور جو شخص لڑائی کے ہتھیار رکھ دے گا' اسے بھی امن ہے۔ انصار میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے قبیلے کی شفقت اور اپنی بستی کی رغبت نے ایسا کہنے پر آمادہ کیا ہے۔ اس اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی (اور) جن بعض انصار نے باتیں کی تھیں' آپ نے ان سے دریافت کیا' کیا تم نے یہ بات کہی ہے کہ اس شخص کو اس کے قبیلے کی شفقت اور اپنی بستی کی محبت نے ایسا کرنے پر مجبور کیا ہے؟ ہرگز! نہیں! بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور تمہارے ساتھ تعلق کی وجہ سے ہجرت کی ہے۔ اور جب تک میں زندہ رہا تمہارے ساتھ زندہ رہوں گا اور جب میری موت آئے گی تو تمہارے ساتھ آئے گی۔ یعنی میں تم سے زندگی بھر جدا نہیں ہوں گا اور مجھے تمہارے ہی شہر میں مرنا ہے۔ انصار نے معذرت خواہانہ انداز میں عرض کیا کہ ہم نے تو صرف اللہ اور اس کے رسول کی رفاقت کے حصول کے لئے یہ کلمات کہے تھے۔ آپ نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہیں صحیح گردانتے ہیں اور تمہاری معذرت قبول کرتے ہیں (مسلم)

۶۲۲۰ - (۲۵) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صِبْيَانًا وَنِسَاءً مُقْبِلِيْنَ مِنْ عُرْسٍ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، اَللّٰهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ» يَعْنِي: الْأَنْصَارَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۲۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چند بچوں اور خواتین کو دیکھا' وہ کسی دعوت ولیمہ سے آ رہے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملاقات کے لئے کھڑے ہوئے اور دعا فرمائی' اے اللہ! تو جانتا ہے کہ انصار کے لوگ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں (بخاری' مسلم)

۶۲۲۱ - (۲۶) وَعَنْهُ، قَالَ: مَرَّ أَبُوْبَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالَا: مَا يُبْكِيْكُمْ؟ فَقَالُوْا: ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَّا، فَدَخَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ. فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: «أُوْصِيْكُمْ بِالْأَنْصَارِ، فَإِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ - وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ، فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲۲۱ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ اور عباسؓ انصاریوں کی مجلس کے پاس سے گزرے جب کہ مجلس میں شریک لوگ آپؐ کی مرض الموت کے دوران رو رہے تھے' ابوبکرؓ اور عباسؓ نے ان سے دریافت کیا کہ تم کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے بتایا' ہمیں یاد آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مجلس میں بیٹھا کرتے تھے' ہم ڈرتے ہیں کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو جائیں گے تو ہم آپؐ سے محروم ہو جائیں گے چنانچہ ان دونوں میں سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے آپؐ کو اس بات سے آگاہ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے' آپؐ نے اپنے سر مبارک پر چادر کا کنارہ باندھ رکھا تھا۔ آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے' اس کے بعد آپؐ منبر پر تشریف نہ لا سکے' آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر آپؐ نے فرمایا' میں تمہیں انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں' بلاشبہ انصار میرے راز دار اور خاص لوگ ہیں۔ انہوں نے اپنا حق پورا کر دکھایا لیکن ان کے حقوق باقی ہیں تم ان میں سے احسان کرنے والوں (کے عذر) کو قبول کرو اور بوجہ غفلت کے لغزش کرنے والوں کو معاف کرو (بخاری)

٦٢٢٢ - (٢٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ، حَتَّى يَكُونُوا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِينَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲۲۲ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس بیماری میں باہر تشریف لائے جس میں آپؐ فوت ہوئے' آپؐ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی بعد ازاں فرمایا' حمد و ثناء کے بعد! خیال کرو' عام لوگ زیادہ تعداد میں ہو رہے ہیں جب کہ انصار کی تعداد کم ہو رہی ہے یہاں تک کہ وہ دیگر لوگوں کے مقابلہ میں کھانے میں نمک کے برابر ہیں۔ پس تم میں سے اگر کوئی شخص کسی عہدہ پر مقرر ہو جائے' جس میں وہ بعض لوگوں کو نقصان پہنچا سکتا ہو اور بعض دوسروں کو فائدہ دے سکتا ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ انصار کے نیک لوگوں (کے عذر) کو قبول کرے اور ان کے (نادانستہ) غلط کاموں کو معاف کرے (بخاری)

٦٢٢٣ - (٢٨) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۲۳ : زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی' اے اللہ! انصار کو' ان کے بیٹوں اور ان کے پوتوں کو معاف کر (مسلم)

٦٢٢٤ - (٢٩) وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ دُورِ

الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْاَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۲۴: ابو اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' انصار کے قبائل میں سے بہترین قبیلہ بنو نجار ہے' اس کے بعد بنو عبدالاشہل ہے' پھر بنو حارث ہے اور پھر بنو ساعدہ ہے جبکہ انصار کے تمام قبائل میں دیگر قبائل کے مقابلے میں زیادہ فضائل ہیں (بخاری' مسلم)

۶۲۲۵ - (۳۰) وَعَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَالزُّبَيْرَ، وَالْمِقْدَادَ - وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَاَبَا مَرْثَدٍ بَدَلَ الْمِقْدَادِ - فَقَالَ: «انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَأْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ -، فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً - مَعَهَا كِتَابٌ - فَخُذُوْهُ مِنْهَا، فَانْطَلَقْنَا تَتَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا - حَتّٰى اَتَيْنَا اِلَى الرَّوْضَةِ، فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ، فَقُلْنَا: اَخْرِجِي الْكِتَابَ، قَالَتْ: مَا مَعِيْ مِنْ كِتَابٍ. فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ، فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَاَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَاِذَا فِيْهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اِلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ، يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا حَاطِبُ! مَا هٰذَا؟!». فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ، اِنِّيْ كُنْتُ امْرَءًا مُلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ، وَلَمْ اَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَةٌ يَحْمُوْنَ بِهَا اَمْوَالَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ بِمَكَّةَ، فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِيْهِمْ يَدًا يَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ، وَمَا فَعَلْتُ - كُفْرًا، وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ، وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ» فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ».

وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ» فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۲۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے' زبیرؓ اور مقدادؓ (اور ایک روایت میں مقدادؓ کی بجائے ابو مرثدؓ کا ذکر ہے) کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجتے ہوئے فرمایا' کہ تم روانہ ہو جاؤ یہاں تک کہ تم روضۂ خاخ مقام میں دیکھو گے' وہاں اونٹ کے کجاوے میں ایک عورت بیٹھی ہو گی' اس کے پاس ایک خط ہو گا' تم اس سے وہ خط لے لینا۔ چنانچہ ہم روانہ ہوئے' ہمارے گھوڑے ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے تھے حتیٰ کہ ہم روضۂ خاخ تک پہنچ گئے' وہاں ہم اس عورت سے ملے۔ ہم نے اس سے کہا کہ وہ خط نکال کر ہمارے حوالے کر

دے۔ اس نے جواب دیا' میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے زور دے کر کہا کہ تجھے خط نکالنا ہو گا یا تجھے اپنے کپڑے اتارنے ہوں گے (تاکہ تلاشی لی جائے) چنانچہ اس عورت نے اپنی مینڈھیوں میں سے خط نکالا۔ ہم وہ خط لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس خط میں لکھا تھا کہ یہ تحریر حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے مکہ کے مشرک لوگوں کی جانب ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض معاملات کے بارے میں اطلاع دیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب سے دریافت کیا' اے حاطب! یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ' میرے خلاف جلدی کفر کا فیصلہ صادر نہ فرمائیں۔ میں قریش کا حلیف ہوں' ان میں سے نہیں ہوں اور آپ' کے ساتھ جو مہاجرین ہیں' ان کی (اہلِ مکہ کے ساتھ) قرابت داری ہے جو مکہ مکرمہ میں ان کے مال اور اہل کی حفاظت کرتے ہیں۔ پس جب میرا ان کے ساتھ نسبی تعلق نہیں تو میں نے مناسب سمجھا کہ ان کے ساتھ احسان کروں' جس کے عوض وہ میرے قرابت داروں کی حفاظت کریں گے اور میں نے یہ کام نہ کافر ہو کر کیا ہے اور نہ ہی میں دینِ اسلام سے مرتد ہوا ہوں اور نہ ہی میں نے اسلام کے بعد کفر کو پسند کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حاطب نے تمہیں سچ سچ بتا دیا ہے۔ عمرؓ نے عرض کیا' آپ' مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ حاطب جنگِ بدر میں حاضر تھا اور (اے عمرؓ) تمہیں معلوم نہیں کہ شاید اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو نظرِ رحمت سے دیکھا ہے اور ان کے حق میں فرمایا ہے کہ "تم جو چاہو عمل کرو تمہارے لیے جنت واجب ہو گئی ہے" اور ایک روایت میں یہ ہے (آپ' نے فرمایا) کہ میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (جس کا ترجمہ ہے) "اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ" (بخاری' مسلم)

٦٢٢٦ - (٣١) وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «مَا تَعُدُّوْنَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ؟» قَالَ: «مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ» أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ: «وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٦٢٢٦: رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' جبرائیل علیہ السلام نے دریافت کیا کہ آپ' بدر کی جنگ میں شریک لوگوں کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ آپ' نے فرمایا' وہ تمام مسلمانوں سے افضل ہیں یا اس مفہوم کا کلمہ آپ' نے فرمایا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ اسی طرح وہ فرشتے بھی افضل ہیں جو جنگِ بدر میں حاضر تھے (بخاری)

٦٢٢٧ - (٣٢) وَعَنْ حَفْصَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ لَا يَدْخُلَ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ». قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾. قَالَ: «فَلَمْ تَسْمَعِيْهِ يَقُوْلُ: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا﴾».

وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ ـ أَحَدٌ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۲۷: حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' انشاء اللہ میں امید کرتا ہوں کہ جو شخص بھی جنگ بدر اور حدیبیہ میں شریک تھا' وہ دوزخ میں داخل نہیں ہو گا۔ میں نے سوال کیا' اے اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے کہ "تم میں سے ہر شخص دوزخ سے گزرنے والا ہے۔" آپ نے فرمایا' کیا تو نے اللہ کا کلام نہیں سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "پھر ہم ان لوگوں کو نجات دیں گے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے" اور ایک روایت میں ہے (آپ نے فرمایا) کہ انشاء اللہ دوزخ میں ان لوگوں میں سے ایک شخص بھی داخل نہیں ہو گا' جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی (مسلم)

۶۲۲۸ ـ (۳۳) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ. قَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: «أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۲۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو تھے۔ ہمارے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آج تمام زمین والوں میں سے تم بہتر ہو (بخاری' مسلم)

۶۲۲۹ ـ (۳۴) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ ـ فَإِنَّهُ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ». وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ، ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كُلُّكُمْ مَغْفُوْرٌ لَهُ، إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ». فَأَتَيْنَاهُ. فَقُلْنَا: تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَأَنْ أَجِدَ ضَالَّتِيْ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِيْ صَاحِبُكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَنَسٍ قَالَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: «إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ» فِي «بَابٍ» بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ.

۶۲۲۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص مُرار نامی گھاٹی پر بلند ہو گا تو اس سے اسی طرح گناہ معاف ہو جائیں گے جس طرح بنو اسرائیل (کے لوگوں) سے گناہ معاف ہوئے تھے۔ چنانچہ سب سے پہلے جو لوگ اس پر گئے وہ بنو خزرج کے شاہ سوار تھے' پھر اور لوگ ان کی متابعت کرتے ہوئے اس پر چڑھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سرخ اونٹ کے مالک انسان کے علاوہ سبھی کو معاف کر دیا گیا ہے (اس سے مراد رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبَی تھا (صحابہ کرامؓ سے کہتے ہیں) ہم اس کے پاس آئے اور اس سے کہا کہ آؤ تاکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر تمہارے لیے مغفرت کی

درخواست کریں۔ اس نے جواب دیا' مجھے میری گم شدہ اونٹنی مل جائے' مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارا پیغمبر میرے لئے مغفرت طلب کرے (مسلم) اور انسؓ سے مروی حدیث (جس میں ہے) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبَیّ بن کعبؓ سے کہا "بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قرآن پڑھ کر سناؤں" کا ذکر فضائلُ القرآن کے بعد والے باب میں کیا گیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٦٢٣٠ - (٣٥) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ أَصْحَابِيْ: أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ، وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۶۲۳۰: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' میرے بعد میرے صحابہ کرامؓ میں سے ابوبکرؓ اور عمرؓ دونوں کی اقتداء کرو اور عمار (بن یاسرؓ) کی سیرت کے مطابق چلو اور عبداللہ بن مسعودؓ کی وصیت کے ساتھ تمسک اختیار کرو اور حذیفہؓ کی روایت میں ہے کہ خلافت وغیرہ کے بارے میں جو حدیث تمہیں ابن مسعودؓ بیان کریں' اسے صحیح سمجھو۔ یہ الفاظ ان الفاظ کی جگہ ہیں کہ تم عبداللہ بن مسعودؓ کی وصیت کے ساتھ تمسک اختیار کرو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی پہلی روایت کی سند ضعیف ہے' اس میں یحییٰ بن سلمیٰ راوی ضعیف ہے' جب کہ دوسری روایت صحیح ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۵۸)

٦٢٣١ - (٣٦) وَعَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ، لَأَمَّرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۶۲۳۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر میں نے بلا مشورہ کسی شخص کو امیر نامزد کرنا ہوتا تو میں عبداللہ بن مسعودؓ کو امیر نامزد کر دیتا (ترمذی' ابن ماجہ' ضعیف ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۱۲' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۳)

٦٢٣٢ - (٣٧) وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ أَبِيْ سَبْرَةَ، قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَأَلْتُ اللهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، فَيَسَّرَ لِيْ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: إِنِّيْ سَأَلْتُ اللهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، فَوُفِّقْتَ لِيْ — فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ، جِئْتُ أَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَأَطْلُبُهُ فَقَالَ: أَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ — مُجَابُ الدَّعْوَةِ؟ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَعْلَيْهِ؟ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ وَعَمَّارٌ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ ﷺ؟ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ؟ يَعْنِي الْاِنْجِيْلَ وَالْقُرْآنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۳۲: خَیثمہ بن اَبی سَبرہؒ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں آیا' میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ اے اللہ! مجھے نیک ہم نشین عطا کر۔ چنانچہ مجھے ابو ہریرہؓ جیسے ساتھی میسر آئے۔ میں ان کے پاس بیٹھا' میں نے انہیں بتایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی تھی کہ اے اللہ! مجھے نیک ہم نشین عطا کر۔ چنانچہ میرے لیے آپ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ ابو ہریرہؓ نے دریافت کیا' آپ کہاں سے ہیں؟ میں نے بتایا کہ میں کوفہ سے ہوں۔ میں تحصیلِ علم کے لیے آیا ہوں۔ ابو ہریرہؓ نے پوچھا کہ کیا آپ میں سعد بن مالکؓ (ابی وقاص) ہیں جو مستجابُ الدعوات ہیں؟ اور عبداللہ بن مسعودؓ ہیں جو رسولُ اللہؐ کے وضو کا برتن اور آپؐ کے جوتے اٹھانے والے ہیں؟ اور حذیفہؓ ہیں' جو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز دان ہیں؟ اور عمارؓ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر شیطان سے محفوظ فرمایا؟ اور سلمان (فارسیؓ) ہیں' جو انجیل اور قرآنِ پاک پر ایمان لانے والے ہیں (ترمذی)

۶۲۳۳ ـ (۳۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ ابْنُ حُضَيْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۶۲۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ابوبکرؓ اچھے آدمی ہیں' عمرؓ اچھے آدمی ہیں' ابو عبیدہ بن جراحؓ اچھے آدمی ہیں' اُسید بن حُضیرؓ اچھے آدمی ہیں' ثابت بن قیس بن شماسؓ اچھے آدمی ہیں' معاذ بن جبلؓ اچھے آدمی ہیں' اور معاذ بن عمرو بن جموحؓ بھی اچھے آدمی ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۶۲۳۴ ـ (۳۹) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰى ثَلَاثَةٍ، عَلِيٍّ، وَعَمَّارٍ، وَسَلْمَانَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک جنت تین اشخاص کی جانب شوق رکھتی ہے' وہ علیؓ' عمارؓ اور سلمانؓ ہیں (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۵۱' ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۰)

۶۲۳۵ ـ (۴۰) وَعَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «اِئْذَنُوْا لَهٗ، مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۳۵ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے فرمایا' اسے اجازت دو (اور) خوش آمدید کہو۔ وہ نہایت پاکیزہ اور اچھے اخلاق والے آدمی ہیں (ترمذی)

٦٢٣٦ ـ (٤١) **وَعَنْ** عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَرْشَدَهُمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۳۶ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عمارؓ کو جب بھی دو کاموں کے درمیان اختیار دیا گیا تو اس نے ان دونوں کاموں میں سے بہتر کام کا انتخاب کیا (ترمذی)

٦٢٣٧ ـ (٤٢) **وَعَنْ** أَنَسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ: مَا أَخَفَّ جَنَازَتَهُ! وَذٰلِكَ لِحُكْمِهِ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۳۷ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سعد بن معاذؓ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقین نے کہا' تعجب ہے کہ اس کا جنازہ کتنا ہلکا پھلکا ہے؟ اس لیے کہ اس نے بنو قریظہؓ کے بارے میں غلط فیصلہ کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو آپؐ نے فرمایا' چونکہ فرشتوں نے اس جنازے کو اٹھایا ہوا تھا اس لیے وہ ہلکا پھلکا تھا۔ (ترمذی)

٦٢٣٨ ـ (٤٣) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ، وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ أَبِيْ ذَرٍّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۳۸ : عبداللہ بن عمرو (بن العاص) رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' آسمان نے کسی ایسے شخص پر سایہ نہیں کیا اور نہ زمین نے ایسے شخص کو اٹھایا ہے جو ابوذرؓ سے زیادہ سچ بولنے والا ہو (ترمذی)

٦٢٣٩ ـ (٤٤) **وَعَنْ** أَبِيْ ذَرٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِيْ لَهْجَةٍ أَصْدَقَ وَلَا أَوْفٰى مِنْ أَبِيْ ذَرٍّ شِبْهِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ» يَعْنِيْ فِي الزُّهْدِ [فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَالْحَاسِدِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أَفَنَعْرِفُ ذٰلِكَ لَهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ فَاعْرِفُوْهُ لَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ].

۶۲۳۹ : ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آسمان نے کسی ایسے شخص پر سایہ نہیں کیا اور نہ ہی زمین نے کسی ایسے شخص کو اٹھایا ہے جو ابوذرؓ سے زیادہ سچی بات کرنے والا اور

وعدہ پورا کرنے والا ہو' ابو ذرؓ زہد میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے مشابہ تھے (ترمذی)
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۱۰)

٦٢٤٠ - (٤٥) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ، قَالَ: اِلْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ أَرْبَعَةٍ: عِنْدَ عُوَيْمِرٍ أَبِي الدَّرْدَاءِ، وَعِنْدَ سَلْمَانَ، وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَعِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًا فَأَسْلَمَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۴۰: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ پر جب موت کا وقت آیا تو انہوں نے کہا کہ کتاب و سنت کا علم چار آدمیوں سے حاصل کرو۔ عویمر ابو الدرداء سے' سلمان فارسیؓ سے' ابن مسعودؓ سے' عبداللہ بن سلامؓ سے' جو یہودی تھے اور پھر مسلمان ہوئے (معاذؓ کہتے ہیں) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا "کہ وہ دس جنتیوں میں سے دسواں ہے (ترمذی)

٦٢٤١ - (٤٦) وَعَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ؟ قَالَ: «إِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوهُ عُذِّبْتُمْ. وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوهُ، وَمَا أَقْرَأَكُمْ عَبْدُ اللهِ فَاقْرَأُوهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۴۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کاش آپ کسی شخص کو خلیفہ مقرر فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں نے تم پر (کسی کو) خلیفہ مقرر کر دیا اور تم نے اس کی نافرمانی کی تو تم عذاب میں مبتلا کیے جاؤ گے لیکن حذیفہؓ تمہیں جو بات بتائیں' اسے تم سچا سمجھو اور عبداللہ بن مسعودؓ جس طرح تمہیں پڑھائیں تم اسی طرح پڑھو (ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۶)

٦٢٤٢ - (٤٧) وَعَنْهُ، قَالَ: مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ إِلَّا أَنَا أَخَافُهَا عَلَيْهِ، إِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ». رَوَاهُ [أَبُو دَاوُدَ].

۶۲۴۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس پر دینوی مصائب آئیں اور مجھے ان کی وجہ سے خطرہ نہ ہو البتہ محمد بن مسلمہؓ کے بارے میں خطرہ نہیں ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپؐ (محمد بن مسلمہؓ کے بارے میں) فرماتے تھے کہ تجھے کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچائے گا (ابوداؤد)

٦٢٤٣ ـ (٤٨) **وَعَنْ** عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَىٰ فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحاً ـ فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! مَا أَرَىٰ أَسْمَاءَ إِلَّا قَدْ نُفِسَتْ ـ، وَلَا تُسَمُّوهُ حَتَّىٰ أُسَمِّيَهُ» فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کے گھر میں چراغ دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا' اے عائشہ! میرا خیال ہے کہ اسماء نفاس والی ہو گئی ہے' تم بچے کا نام نہ رکھنا بلکہ میں ہی اس کا نام رکھوں گا چنانچہ آپؐ نے اس بچے کا نام عبداللہ رکھا اور آپؐ نے اس کو اپنے ہاتھ کے ساتھ کھجور کی گھٹی دی (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عبداللہ بن مؤمل راوی منکرالحدیث ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۷۹)

٦٢٤٤ ـ (٤٩) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمِيرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِياً مَهْدِيّاً، وَاهْدِ بِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۴۴: عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے معاویہؓ کے بارے میں دعا کی' اے اللہ! اس کو ہدایت دکھانے والا اور ہدایت یافتہ بنا اور معاویہؓ کے ساتھ لوگوں کو بھی ہدایت عطا کر (ترمذی)

٦٢٤٥ ـ (٥٠) **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَسْلَمَ النَّاسُ، وَآمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ.

۶۲۴۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگ اسلام لائے جبکہ عمرو بن عاصؓ ایمان لائے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔ نیز اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند صحیح ہے جیسا کہ علامہ ناصرالدین البانی نے وضاحت کی ہے۔ امام ترمذیؒ کا حکم صحیح نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۷۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۷۴۳)

٦٢٤٦ ـ (٥١) **وَعَنْ** جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «يَا جَابِرُ! مَا لِي أَرَاكَ مُنْكَسِراً؟» قُلْتُ: اُسْتُشْهِدَ أَبِي وَتَرَكَ عِيَالاً وَدَيْناً. قَالَ: «أَفَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهِ أَبَاكَ؟» قُلْتُ: بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: «مَا كَلَّمَ اللّٰهُ أَحَداً قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، وَأَحْيَا أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحاً. قَالَ: يَا عَبْدِي! تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ قَالَ: يَا رَبِّ! تُحْيِينِي فَأُقْتَلَ

يَلِيكَ ثَانِيَةً. قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ، فَنَزَلَتْ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا... ﴾ الْآيَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے ساتھ ملاقات ہوئی۔ آپؐ نے جابرؓ سے فرمایا' اے جابرؓ! کیا بات ہے کہ میں تجھے غمگین دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ میرے والد شہید ہو گئے ہیں اور انہوں نے آل و عیال اور قرض چھوڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' کیا میں تجھے خوشخبری نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح تیرے والد سے ملاقات کی ہے؟ میں نے عرض کیا' ضرور! اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی شخص سے بلا پردہ کلام نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے تیرے والد کو زندہ کر کے آمنے سامنے گفتگو کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اے میرے بندے! جو تو چاہتا ہے مجھ سے طلب کر' میں تجھے عطا کروں گا۔ جابرؓ کے والد نے عرض کیا' اے میرے پروردگار! تو مجھے زندہ کر دے' میں دوبارہ تیری راہ میں شہید ہو جاؤں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا' یہ بات میری جانب سے طے شدہ ہے کہ فوت شدہ انسانوں کو واپس نہیں کیا جائے گا چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہو گئے ہیں انہیں آپؐ مرے ہوئے نہ سمجھیں" (ترمذی)

٦٢٤٧ - (٥٢) وَعَنْهُ، قَالَ: اِسْتَغْفَرَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچیس بار مغفرت کی دعا کی۔ (ترمذی)

٦٢٤٨ - (٥٣) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَمْ مِنْ أَشْعَثَ أَغْبَرَ ذِي طِمْرَيْنِ — لَا يُؤْبَهُ لَهُ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ، مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۳۳۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کتنے ہی لوگ ہیں جن کے سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں' غبار آلودہ ہیں' وہ دو بوسیدہ چادریں زیب تن کیے ہوئے ہیں جن کی کچھ پرواہ نہیں کی جاتی' اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم اٹھائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا فرماتا ہے' ان میں سے براء بن مالک بھی ہیں (ترمذی' بیہقی دلائل النبوۃ)

٦٢٤٩ - (٥٤) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا إِنَّ عَيْبَتِي الَّتِي آوِي إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّ كَرِشِي الْأَنْصَارُ، فَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ وَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۴۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خبردار! بلاشبہ میرے خاص لوگ جن کی جانب میں رجوع کرتا ہوں وہ میرے اہل بیت ہیں اور بلاشبہ میرے رازدار انصار ہیں تم ان میں سے غلطی کرنے والوں کی غلطیوں کو معاف کرو اور ان میں نیکو کار لوگوں کو قریب کرو (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے کہا ہے کہ اہل بیت کے لفظ کے سبب یہ حدیث منکر ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲۳)

٦٢٥٠ - (٥٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ أَحَدٌ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۵۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' انصار کے ساتھ وہ شخص دشمنی نہیں کرتا جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

٦٢٥١ - (٥٦) وَعَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اقْرِئْ قَوْمَكَ السَّلَامَ، فَإِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ أَعِفَّةٌ صُبُرٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۵۱: انس رضی اللہ عنہ ابو طلحہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطب کر کے فرمایا کہ اپنی قوم کو سلام کہنا۔ بلاشبہ جہاں تک مجھے علم ہے وہ لوگ پاکباز اور صابر ہیں (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے کہا ہے کہ اس حدیث کا پہلا جملہ منکر ہے البتہ دوسرا جملہ صحیح ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲۳)

٦٢٥٢ - (٥٧) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ — جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشْكُو حَاطِبًا إِلَيْهِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَذَبْتَ، لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حاطب کا غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ حاطب کے بارے میں شکوہ کر رہا تھا۔ اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! حاطب یقیناً دوزخ میں داخل ہو گا۔ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو جھوٹ بول رہا ہے' وہ دوزخ میں داخل نہیں ہو گا اس لئے کہ وہ بدر اور حدیبیہ کی جنگ میں حاضر تھا (مسلم)

٦٢٥٣ - (٥٨) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ﴾. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرَ اللهُ، إِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتُبْدِلُوا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَنَا؟ فَضَرَبَ عَلَى فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ

ثُمَّ قَالَ: «هٰذَا وَقَوْمُهُ، وَلَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنَ الْفُرْسِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اگر تم اعراض کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے علاوہ لوگ لائے گا' وہ تمہارے جیسے نہیں ہوں گے" انہوں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ اگر ہم نے اعراض کیا تو ہمارے عوض انہیں لایا جائے گا' پھر وہ ہمارے جیسے نہیں ہوں گے؟ آپ نے سلمان فارسیؓ کی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا' وہ یہ شخص ہے اور اس کی قوم ہے۔ اگر دینِ اسلام ثریا ستارے کے پاس ہو گا تو فارس کے لوگ وہاں سے بھی اسے اخذ کر لیں گے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۴۳)

۶۲۵۴ - (۵۹) **وَعَنْهُ**، قَالَ: ذُكِرَتِ الْأَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَأَنَا بِهِمْ - أَوْ بِبَعْضِهِمْ - أَوْثَقُ مِنِّيْ بِكُمْ - أَوْ بِبَعْضِكُمْ -». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۵۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عجمیوں کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا' بلاشبہ میں ان کے ساتھ یا ان کے بعض کے ساتھ تمہارے یا تمہارے بعض کے مقابلے میں زیادہ باعتماد ہوں (ترمذی' ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲۳)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۶۲۵۵ - (۶۰) **عَنْ عَلِيٍّ**، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةً نُجَبَاءَ وَرُقَبَاءَ، وَأُعْطِيتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ» قُلْنَا: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: «أَنَا، وَابْنَايَ، وَجَعْفَرٌ، وَحَمْزَةُ، وَأَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَبِلَالٌ، وَسَلْمَانُ، وَعَمَّارٌ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَأَبُوْ ذَرٍّ، وَالْمِقْدَادُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

تیسری فصل

۶۲۵۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ ہر پیغمبر کے ساتھ بہترین حفاظت کرنے والے رفقاء ہوتے ہیں' جبکہ مجھے چودہ بہترین رفقاء عطا کیے گئے ہیں۔ ہم نے دریافت کیا وہ کون ہیں؟ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا' میں' میرے دونوں بیٹے' جعفرؓ' حمزہؓ' ابوبکرؓ' عمرؓ' مصعب بن عمیرؓ' بلالؓ' سلمانؓ' عمارؓ' عبداللہ بن مسعودؓ' ابو ذرؓ اور مقدادؓ ہیں (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں کثیر بن اسماعیل النواء راوی ضعیف ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۳۳' ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۹)

٦٢٥٦ - (٦١) وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ، فَاَغْلَظْتُ لَهُ فِي الْقَوْلِ، فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُوْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَجَاءَ خَالِدٌ - وَهُوَ - يَشْكُوْهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهُ وَلَا يَزِيْدُهُ اِلَّا غِلْظَةً -، وَالنَّبِيُّ ﷺ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ، فَبَكٰى عَمَّارٌ وَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَا تَرَاهُ؟ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَاْسَهُ وَقَالَ: «مَنْ عَادٰى عَمَّارًا عَادَاهُ اللّٰهُ، وَمَنْ اَبْغَضَ عَمَّارًا اَبْغَضَهُ اللّٰهُ». قَالَ خَالِدٌ: فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ رِضٰى عَمَّارٍ، فَلَقِيْتُهُ بِمَا رَضِيَ فَرَضِيَ.

۶۲۵۶: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے اور عمار بن یاسرؓ کے درمیان کسی بات پر اختلاف تھا' میں نے اس کے ساتھ سخت کلامی کی۔ عمارؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میری شکایت لگانے چلے گئے۔ خالدؓ (بھی آپؐ کے پاس) آگئے اور عمارؓ ابھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خالدؓ کی شکایت کر رہے تھے۔ راوی کہتا ہے کہ خالدؓ نے عمارؓ کے بارے میں سخت الفاظ کہے اور ان کے غصے میں اضافہ کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش تھے' آپؐ نے کوئی بات نہ کی۔ عمارؓ نے نہایت ناراضگی کے عالم میں رونا شروع کر دیا اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ خالدؓ کس قدر تند و تیز گفتگو کر رہا ہے؟ یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا' جو شخص عمارؓ کے ساتھ دشمنی کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی کرے گا اور جو شخص عمارؓ کے ساتھ بغض رکھے گا' اللہ تعالیٰ اس کو برا جانے گا۔ خالدؓ نے کہا کہ میں نہایت خاموشی کے ساتھ وہاں سے باہر آگیا۔ اس کے بعد میرے نزدیک عمارؓ کی رضامندی سے زیادہ کوئی اور چیز محبوب نہ تھی۔ پھر میں نے عمارؓ کو نہایت تواضع کرتے ہوئے خوش کیا تو وہ خوش ہو گئے (مسند احمد)

٦٢٥٧ - (٦٢) وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «خَالِدٌ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيْرَةِ». رَوَاهُمَا اَحْمَدُ.

۶۲۵۷: ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' خالدؓ اللہ عزوجل کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اور وہ قبیلے کا بہترین جوان ہے (مسند احمد)

٦٢٥٨ - (٦٣) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَمَرَنِيْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ، وَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ يُحِبُّهُمْ». قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! سَمِّهِمْ لَنَا. قَالَ: «عَلِيٌّ مِنْهُمْ» يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا «وَاَبُوْ ذَرٍّ، وَالْمِقْدَادُ، وَسَلْمَانُ، اَمَرَنِيْ بِحُبِّهِمْ وَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ يُحِبُّهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۶۲۵۸ : بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چار انسانوں سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے نیز مجھے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے۔ دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں ان کے نام بتائیں۔ آپ نے فرمایا' علیؓ ان میں سے ہیں۔ یہ بات آپؐ نے تین بار فرمائی نیز ابو ذرؓ مقدادؓ اور سلمانؓ بھی ان میں سے ہیں۔ مجھے ان کے ساتھ محبت کرنے کا حکم دیا گیا ہے نیز مجھے خبر دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت کرتا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : اس حدیث میں شریک بن عبداللہ قاضی راوی کا حافظہ درست نہ تھا (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۶۵)

۶۲۵۹ - (۶۴) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ: أَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا، وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا، يَعْنِيْ بِلَالًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲۵۹ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ کہا کرتے تھے کہ ابو بکرؓ ہم سے افضل ہیں اور انہوں نے ہمارے افضل انسان یعنی بلالؓ کو آزاد کرایا (بخاری)

۶۲۶۰ - (۶۵) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ، أَنَّ بِلَالًا قَالَ لِأَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِيْ، وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِلّٰهِ فَدَعْنِيْ وَعَمَلَ اللّٰهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲۶۰ : قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلالؓ نے ابو بکرؓ سے کہا کہ آپ نے مجھے اپنی ذات کے لیے خریدا ہے تو مجھے اپنے پاس روک لیں اور اگر آپ نے مجھے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خریدا ہے تو مجھے اس کام کے لیے چھوڑ دیں جس کو آپ نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے پسند کیا ہے (بخاری)

۶۲۶۱ - (۶۶) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّيْ مَجْهُوْدٌ. فَأَرْسَلَ إِلٰى بَعْضِ نِسَائِهِ، فَقَالَتْ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِيْ إِلَّا مَاءٌ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلٰى أُخْرٰى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ. وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ يُضِيْفُهُ؟ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ» فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُوْ طَلْحَةَ، فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَانْطَلَقَ بِهِ إِلٰى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: لَا، إِلَّا قُوْتَ صِبْيَانِيْ قَالَ: فَعَلِّلِيْهِمْ بِشَيْءٍ وَنَوِّمِيْهِمْ، فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَرِيْهِ أَنَّا نَأْكُلُ، فَإِذَا أَهْوٰى بِيَدِهِ لِيَأْكُلَ، فَقُوْمِيْ إِلَى السِّرَاجِ كَيْ تُصْلِحِيْهِ فَأَطْفِئِيْهِ، فَفَعَلَتْ، فَقَعَدُوْا، وَأَكَلَ الضَّيْفُ، وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ، أَوْ ضَحِكَ اللّٰهُ، مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةَ»

وَفِيْ رِوَايَةٍ مِثْلَهُ، وَلَمْ يُسَمِّ اَبَا طَلْحَةَ، وَفِيْ آخِرِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۶۲۶۱ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا کہ میں ضرورت مند ہوں۔ آپؐ نے اپنی کسی بیوی کی جانب پیغام بھیجا۔ انہوں نے جواب بھجوایا' اس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس تو صرف پانی ہے۔ پھر آپؐ نے دوسری بیوی کی جانب پیغام بھیجا۔ انہوں نے بھی اسی طرح کا پیغام بھجوایا بلکہ تمام بیویوں نے اسی طرح کا پیغام بھجوایا۔ پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' "اس شخص کی مہمان نوازی کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا" چنانچہ ایک انصاری شخص کھڑا ہوا' اس کا نام ابو طلحہ تھا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں کروں گا۔ چنانچہ وہ اسے اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ تیرے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ اس نے جواب دیا' میرے بچوں کی خوراک کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اس نے بیوی سے کہا کہ تو انہیں کسی چیز سے بہلا کر سلا دے' جب ہمارا مہمان آئے تو اسے باور کرانا کہ ہم کھانا کھا چکے ہیں (اور) جب وہ اپنا ہاتھ کھانے کی طرف بڑھائے تو تم چراغ کو درست کرنے کے بہانے اسے بجھا دینا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ وہ تینوں بیٹھے رہے اور مہمان نے کھانا کھا لیا۔ خاوند اور بیوی رات بھر بھوکے رہے۔ صبح کے وقت وہ مہمان رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فلاں انسان اور فلاں عورت سے متعجب ہے یا خوش ہے۔ ایک دوسری روایت میں بھی اسی طرح کے الفاظ ہیں' اس روایت میں آپؐ نے ابو طلحہ کا نام نہیں لیا۔ اس روایت کے آخر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) کہ "یہ لوگ اپنے آپ پر ایثار کرتے ہیں اگرچہ بھوک ستا رہی ہو" (بخاری' مسلم)

۶۲۶۲ - (۶۷) **وَعَنْهُ**، قَالَ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْزِلًا، فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ، فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «مَنْ هٰذَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟» فَاَقُوْلُ: فُلَانٌ. فَيَقُوْلُ: «نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا» وَيَقُوْلُ: «مَنْ هٰذَا؟» فَاَقُوْلُ: فُلَانٌ. فَيَقُوْلُ: «بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا» حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا؟» فَقُلْتُ: خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ. فَقَالَ: «نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ! سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۶۲۶۲ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جگہ پر اترے' لوگ گزر رہے تھے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ اے ابو ہریرہ! یہ شخص کون ہے؟ میں جواب دیتا کہ فلاں ہے۔ تو آپؐ فرماتے' یہ اللہ تعالیٰ کا بندہ اچھا نہیں ہے۔ یہاں تک کہ خالد بن ولیدؓ گزرے۔ آپؐ نے دریافت کیا یہ شخص کون ہے؟ میں نے جواب دیا' خالد بن ولیدؓ ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اچھا انسان ہے' اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے (ترمذی)

۶۲۶۳ - (۶۸) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَتِ الْأَنْصَارُ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ! لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ ، فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا ، فَدَعَا بِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۶۲۶۳ : زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انصار نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ہر پیغمبر کے پیروکار ہوتے ہیں اور ہم نے آپؐ کی اتباع کی ہے۔ آپؐ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تابعداروں کو (بھی ہم جیسا بنائے) چنانچہ آپؐ نے صحابہ کرامؓ کے تابعداروں کے حق میں دعا فرمائی (بخاری)

۶۲۶۴ - (۶۹) وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا أَعَزَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ . قَالَ : وَقَالَ أَنَسٌ : قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ ، وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ سَبْعُونَ ، وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ سَبْعُونَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۶۲۶۴ : قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عرب کے قبائل میں سے کسی قبیلے کو نہیں جانتے کہ وہ قیامت کے دن انصار کے شہداء سے زیادہ والے ہوں۔ قتادہؒ کہتے ہیں کہ انسؓ نے بتایا کہ اُحد کے دن انصار کے ستر صحابہ کرامؓ شہید ہوئے بئر معونہ کے دن ستر اور ابوبکرؓ کے عہدِ خلافت میں جنگِ یمامہ کے دن بھی ستر شہید ہوئے (بخاری)

۶۲۶۵ - (۷۰) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ آلَافٍ . وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۶۲۶۵ : قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ابوبکرؓ کے عہدِ خلافت میں) بدری صحابہ کرامؓ کا وظیفہ پانچ پانچ ہزار (دینار) تھا اور عمرؓ فرماتے تھے کہ میں انہیں ان کے بعد آنے والے دوسرے لوگوں پر فضیلت دیتا ہوں (بخاری)

تَسْمِيَةُ مَنْ سُمِّيَ مِنْ أَهْلِ الْبَدْرِ فِي الْجَامِعِ لِلْبُخَارِيِّ

(جنگِ بدر میں شریک صحابہ کرامؓ کے اسمائے گرامی)

النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَاشِمِيُّ ﷺ — ، عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ الْقُرَشِيُّ —— عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ ، ـ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى ابْنَتِهِ رُقَيَّةَ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ ـ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ ، ـ إِيَاسُ بْنُ بُكَيْرٍ ـ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ، ـ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ ، حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيفٌ لِقُرَيْشٍ ، أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْقُرَشِيُّ . حَارِثَةُ بْنُ الرُّبَيِّعِ الْأَنْصَارِيُّ ، قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ ، وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ ، كَانَ فِي النَّظَّارَةِ . خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ ، خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ ، رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ ، رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ ، الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ ، أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ ، سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ ، سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ ، سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ ، سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ ، ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ . وَأَخُوهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ ، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ ، عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ ، عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ ، عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ ، عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ ، عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنَزِيُّ ، عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ ، عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ ، عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ ، قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ ، قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ ، مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ ، مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَأَخُوهُ . مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ . مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ . مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ . مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ . مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ . هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ .

ذیل میں ان صحابہ کرامؓ کے اسمائے گرامی ہیں جنہیں امام بخاریؒ نے اپنی کتاب "صحیح بخاری" میں اہلِ بدر کے نام سے موسوم کیا ہے۔

ہمارے آخری نبی محمد بن عبداللہ ہاشمی (صلی اللہ علیہ وسلم) عبداللہ بن عثمانؓ ابوبکر صدیق قرشیؓ عمر بن خطاب العدویؓ عثمان بن عفان قرشیؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اپنی بیٹی رقیہؓ کی تیمارداری کے لئے پیچھے چھوڑا لیکن غنیمت میں ان کا حصہ مقرر کیا تھا' علی بن ابی طالب ہاشمیؓ ایاس بن بکیرؓ بلال بن رباح۔ یہ ابوبکر صدیقؓ کے آزاد کردہ غلام تھے' حمزہ بن عبدالمطلب ہاشمیؓ حاطب بن ابی بلتعہ۔ یہ قریش کے حلیف تھے' ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشیؓ حارثہ بن ربیع انصاری۔ یہ بدر کے دن شہید ہوئے اور یہی حارثہ بن سراقہ ہیں۔ یہ جاسوسی کرنے کے لئے بلند مقام پر کھڑے تھے' خبیب بن عدی انصاریؓ خنیس بن حذافہ سہمیؓ رفاعہ بن رافع انصاریؓ رفاعہ بن عبدالمنذر ابو لبابہ انصاریؓ زبیر بن عوام قرشیؓ زید بن سہل ابو طلحہ انصاریؓ ابو زید انصاریؓ سعد بن مالک زہریؓ سعد بن خولہ قرشیؓ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی' سہل بن حنیف انصاری' ظہیر بن رافع انصاریؓ اور ان کے بھائی عبداللہ بن مسعود ہذلیؓ عبدالرحمٰن بن عوف زہریؓ عبیدہ بن حارث قرشیؓ عبادہ بن صامت انصاریؓ عمرو بن عوفؓ۔ یہ بنو عامر بن لوی کے حلیف تھے' عتبہ بن عمرو انصاریؓ عامر بن ربیعہ عنزیؓ عاصم بن ثابت انصاریؓ عویم بن ساعدہ انصاریؓ عتبان بن مالک انصاریؓ قتادہ بن نعمان انصاری' معاذ بن عمرو بن جموح' معوذ بن عفراء اور اس کا بھائی' مالک بن ربیعہ ابو اسید انصاری' قدامہ بن مظعونؓ مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف؟ مرارہ بن ربیع انصاری' معن بن عدی انصاریؓ مقداد بن عمرو کندی۔ یہ بنو زہرہ کے حلیف تھے' ہلال بن امیہ انصاریؓ۔

وضاحت : اس حدیث پاک میں ان تمام صحابہ کرامؓ کے اسماءِ گرامی شامل نہیں ہیں جو جنگِ بدر میں شریک ہوئے تھے بلکہ یہاں چند مشہور اور کبار صحابہ کے اسمائے مبارک درج ہیں۔ مزید معلومات کے لئے سیرت ابنِ ہشام کا مطالعہ کیجئے۔

بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ أُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ

(یمن' شام اور اویس قرنی کے بارے میں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦٢٦٦ - (١) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ: أُوَيْسٌ، لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَهُ، قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ. فَدَعَا اللّٰهَ فَأَذْهَبَهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ -، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ».

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: أُوَيْسٌ، وَلَهُ وَالِدَةٌ، وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ، فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۶۲۶۶: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یمن سے ایک شخص تمہارے پاس آئے گا اسے اویس کہا جاتا ہو گا' وہ اپنی والدہ کے سوا کسی کو یمن میں چھوڑ کر نہیں آئے گا' اس کے جسم پر برص کے داغ ہوں گے' وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم سے ایک دینار یا ایک درہم کی جگہ کے سوا برص کے تمام داغ ختم کر دے گا۔ تم میں سے جو شخص اسے ملے تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے تمہارے لئے مغفرت کی دعا (کی درخواست) کرے۔

اور ایک روایت میں ہے عمرؓ نے فرمایا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ تابعینؒ میں سے بہتر شخص وہ ہو گا جسے اویس کہا جاتا ہو گا' اس کی والدہ ہو گی اور اس کے جسم پر برص کے داغ ہوں گے۔ پس تم اس سے گزارش کرنا کہ وہ تمہارے لئے مغفرت کی دعا کرے (مسلم)

وضاحت: اویس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے لیکن ملاقات نہیں کی کیونکہ وہ اپنی والدہ کی خدمت کی وجہ سے آپؐ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکے تھے۔ تابعین میں علوم شرعیہ کے لحاظ سے سعید بن مسیبؒ اور زہد و ورع کے لحاظ سے اویس قرنیؒ افضل ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ اور تابعین سے افضل ہیں وہ کسی تابعی سے دعا کرا سکتے ہیں۔ اس حدیث سے جہاں اویس قرنی کی فضیلت اور کرامت ظاہر ہوتی ہے' وہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ بھی ثابت ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۶۹)

٦٢٦٧ - (٢) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً، وَأَلْيَنُ قُلُوبًا، اَلْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ، وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ، وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارے پاس ملک یمن سے لوگ آئے ہیں انکے دل تمام آنے والوں سے نرم ہیں اور وہ خیر خواہی زیادہ قبول کرنے والے ہیں' ایمان یمن میں ہے اور اطاعت بھی یمنیوں کا شیوہ ہے' وہاں حکمت کے چشمے ہیں۔ فخر اور تکبر ان لوگوں میں ہو گا جو اونٹ اور گھوڑے رکھیں گے اور حلم اور وقار ان لوگوں میں ہو گا جو بھیڑ بکریاں رکھیں گے (بخاری و مسلم)

٦٢٦٨ - (٣) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ، وَالْفَدَّادِينَ — أَهْلِ الْوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کفر کا سرچشمہ مشرق کی جانب ہے' فخر اور تکبر ان لوگوں میں ہو گا جو گھوڑے اور اونٹ رکھتے ہوں گے اور وہ زمیندار جو اونٹوں کے بالوں کے خیموں میں رہتے ہیں (ان میں بھی فخر و تکبر ہو گا) نرمی ان لوگوں میں ہو گی جو بکریاں رکھنے والے ہوں گے (بخاری' مسلم)

٦٢٦٩ - (٤) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مِنْ هُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ — نَحْوَ الْمَشْرِقِ — وَالْجَفَاءُ، وَغِلَظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ — فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۶۹: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' فتنے مشرق کی طرف سے ظاہر ہوں گے' زبان کی تیزی اور دلوں کی قساوت ان لوگوں میں ہو گی جو جنگل میں رہنے والے خیمہ نشین ہوں گے جو ربیعہ اور مضر قبیلے میں اونٹوں اور بیلوں کی دموں کے پیچھے لگ رہے ہیں (بخاری' مسلم)

٦٢٧٠ - (٥) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «غِلَظُ الْقُلُوبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ، وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۷۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قساوتِ قلبی اور زبان کی تیزی مشرق کے لوگوں میں ہو گی نیز ایمان اہلِ حجاز میں ہو گا (صحیح مسلم)

وضاحت: حجاز میں مکہ مکرمہ' مدینہ منورہ اور اس کے اطراف کے علاقے شامل ہیں (واللہ اعلم)

٦٢٧١ - (٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا

فِيْ شَامِنَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا» قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَفِيْ نَجْدِنَا ـ ؟ فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۷۔۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے اللہ! ہمارے شام میں ہمارے لیے برکت عطا کر' اے اللہ ہمارے یمن میں ہمارے لیے برکت عطا کر۔ صحابہ کرامؓ نے کہا' اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ یہ بھی دعا کریں کہ (اللہ) ہمارے نجد میں برکت عطا کرے۔ (ابنِ عمرؓ کہتے ہیں کہ) میرا خیال ہے کہ آپؐ نے تیسری دفعہ میں فرمایا' مشرق میں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہو گا (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٦٢٧٢ ـ (٧) عَنْ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ ـ، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۳۷۔۷: انس رضی اللہ عنہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی جانب دیکھا۔ آپؐ نے دعا کی' اے اللہ! ان کے دلوں کو ہماری جانب متوجہ کر اور ہمارے لئے ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا کر (ترمذی)

٦٢٧٣ ـ (٨) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «طُوْبٰى لِلشَّامِ» قُلْنَا: لِأَيٍّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «لِأَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ أَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۷۔۸: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اہلِ شام کے لئے مبارک ہو۔ ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کس وجہ سے؟ آپؐ نے فرمایا' رحمٰن کے فرشتے اپنے پروں کو حفاظت کے لئے ملک شام پر پھیلائے ہوئے ہیں (احمد' ترمذی)

٦٢٧٤ ـ (٩) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ نَحْوِ حَضْرَمَوْتَ، أَوْ مِنْ حَضْرَمَوْتَ، تَحْشُرُ النَّاسَ» قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۷۔۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مستقبل قریب میں حضرموت کی جانب سے آگ ظاہر ہو گی۔ ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! جب صورتِ حال یہ ہو تو

ہمارے لیے کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تم شام میں ہی رہنا (ترمذی)

٦٢٧٥ - (١٠) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّهَا سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ، فَخِيَارُ النَّاسِ إِلَى مُهَاجَرِ إِبْرَاهِيْمَ» . وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فَخِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ أَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ إِبْرَاهِيْمَ، وَيَبْقَى فِي الْأَرْضِ شِرَارُ أَهْلِهَا، تَلْفِظُهُمْ أَرْضُوْهُمْ، تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ، تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ، تَبِيْتُ مَعَهُمْ إِذَا بَاتُوْا، وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوْا» . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۶۲۷۵: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا عنقریب ہجرت کے بعد ایک اور ہجرت ہو گی یعنی شام کی جانب ہجرت ہو گی۔ پس بہترین لوگ وہ ہوں گے جو ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ کی جانب ہجرت کریں گے اور ایک روایت میں ہے کہ تمام زمین والوں سے بہتر لوگ وہ ہوں گے جو ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ کو اختیار کریں گے اور زمین میں زمین کے بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے' جنھیں ان کی زمین وہاں سے نکال دے گی۔ انھیں اللہ تعالیٰ کی ذات بھی برا سمجھے گی۔ آگ انھیں بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کرے گی۔ آگ ان کے ساتھ وہاں رات گزارے گی جہاں وہ رات گزاریں گے اور ان کے ساتھ وہاں قیلولہ کرے گی جہاں وہ قیلولہ کریں گے (ابو داؤد)

٦٢٧٦ - (١١) وَعَنِ ابْنِ حَوَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «سَيَصِيْرُ الْأَمْرُ أَنْ تَكُوْنُوْا جُنُوْدًا مُجَنَّدَةً، جُنْدٌ بِالشَّامِ، وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ، وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ» فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ: خِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنْ أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ . فَقَالَ: «عَلَيْكَ بِالشَّامِ، فَإِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ أَرْضِهِ، يَجْتَبِيْ إِلَيْهَا خِيَرَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ، فَأَمَّا إِنْ أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ، وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِكُمْ — ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلَ لِيْ بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۶۲۷۶: ابنِ حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عنقریب اسلام کا معاملہ یہاں تک ہو جائے گا کہ تمہارے اسلامی لشکر' اسلام کے پرچم لیے جمع ہوں گے۔ ایک لشکر شام میں' ایک لشکر یمن میں اور ایک عراق میں ہو گا۔ ابنِ حوالہؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اگر میں اس دور کو پا لوں تو میرے لیے آپؐ لشکر کا انتخاب فرمائیں (کہ میں کس لشکر میں رہوں؟) آپؐ نے فرمایا' تم شام کے لشکر میں شریک ہونا' اس لیے کہ شام کا علاقہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں سے اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ علاقہ ہے' اس میں اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے جمع ہوں گے۔ اگر تم (شام میں رہنے سے) انکاری ہو تو تم ملک یمن میں رہنا اور تم اپنے آپ کو اور اپنے جانوروں کو اپنے حوض سے پانی پلانا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شام اور اس کے باشندوں کی حفاظت کی ضمانت دی ہے (احمد' ابو داؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦٢٧٧ - (١٢) وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: ذُكِرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقِيلَ الْعَنْهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ: لَا، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «الْأَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ، وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا، كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ رَجُلًا، يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ، وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ»

تیسری فصل

۶۲۷۷ : شریح بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ علیؓ کے پاس شام کے باشندوں کا تذکرہ کیا گیا اور ان سے کہا گیا' اے امیرالمومنین! آپؓ ان پر لعنت بھیجیں۔ علیؓ نے کہا' ان پر لعنت بھیجنا جائز نہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' ابدال شام میں ہوں گے اور ان کی تعداد چالیس ہے' جب ان میں سے ایک ابدال فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ پر دوسرے ابدال کو لے آتے ہیں۔ ان کی وجہ سے بارش ہوتی ہے اور ان کی وجہ سے کفار پر غلبہ ہوتا ہے اور ان کی وجہ سے ہی شام کے باشندوں پر سے عذاب پھیرا جاتا ہے (احمد)

وضاحت : ابدال کے متعلق جس قدر احادیث مروی ہیں ان میں سے کوئی ایک حدیث بھی صحیح نہیں ہے۔ تمام کی تمام معلول ہیں (الاحادیث الضعیفہ صفحہ۳۳۹ - ۳۴۱' تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ ۲۷۳)

٦٢٧٨ - (١٣) وَعَنْ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «سَتُفْتَحُ الشَّامُ، فَإِذَا خُيِّرْتُمُ الْمَنَازِلَ فِيهَا، فَعَلَيْكُمْ بِمَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ، فَإِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُهَا، مِنْهَا أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا: الْغُوطَةُ». رَوَاهُمَا أَحْمَدُ.

۶۲۷۸ : صحابہ کرامؓ میں سے ایک صحابیؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عنقریب ملک شام فتح ہو گا' دمشق شہر لڑائیوں کے وقت مسلمانوں کی پناہ گاہ ہو گی اور یہ مرکزی شہر ہو گا۔ سرزمین شام میں ایک علاقہ کا نام غوطہ ہو گا (احمد)

وضاحت : اس حدیث میں ابوبکر بن مریم راوی ضعیف ہے۔ البتہ اس روایت کی تائید صحیح احادیث سے ہوتی ہے (تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۲۷۳)

٦٢٧٩ - (١٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «الْخِلَافَةُ بِالْمَدِينَةِ، وَالْمُلْكُ بِالشَّامِ»

۶۲۷۹ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خلافت صحیحہ مدینہ

منورہ میں اور بادشاہت ملک شام میں ہو گی (بیہقی' دلائل النبوۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلمان بن ابی سلمان مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۷۴)

٦٢٨٠ - (١٥) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رَأَيْتُ عَمُودًا مِنْ نُورٍ، خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَأْسِي سَاطِعًا حَتَّى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۳۸۰: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے روشنی کا ایک ستون دیکھا جو میرے سر کے نیچے سے ظاہر ہوا جو اُفق کے کناروں تک چمکتا رہا حتیٰ کہ وہ شام میں ٹھہر گیا (بیہقی دلائل النبوۃ)

٦٢٨١ - (١٦) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوطَةِ، إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۱: ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک بڑی جنگ کے دن مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع غُوطَہ شہر میں ہو گا' یہ شہر کی ایک جانب ہے جسے دمشق کہا جاتا ہے (اور یہ) شام کے بہترین شہروں میں سے ہے (ابو داؤد)

٦٢٨٢ - (١٧) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَيَأْتِي مَلِكٌ مِنْ مُلُوكِ الْعَجَمِ، فَيَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا إِلَّا دِمَشْقَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۲: عبدالرحمان بن سلیمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عنقریب عجم کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ دمشق کے علاوہ تمام شہروں پر غالب آجائے گا (ابو داؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع درجہ کی ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۷۵)

بَابُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ
(امتِ مسلمہ کے ثواب کے بارے میں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۶۲۸۳ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ - مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ -، وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ. ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ؟ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، اَلَا لَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ، فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا: نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا، وَاَقَلُّ عَطَاءً! قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: فَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوْا: لَا. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: فَاِنَّهُ فَضْلِيْ، اُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۶۲۸۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تمہاری مدتِ حیات ان لوگوں کی مدتِ حیات کے مقابلے میں جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں' اس قدر ہے کہ جس قدر وقت عصر کی نماز سے سورج غروب ہونے تک کا ہے (یعنی تمہاری عمر حیات کم ہے اور اجر و ثواب زیادہ ہے) بلا شبہ تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے کچھ مزدوروں کو کام پر لگایا' اس نے مزدوروں سے کہا کہ میرے لیے کون شخص دوپہر تک مزدوری کرے گا۔ چنانچہ یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط مزدوری پر کام کیا۔ پھر اس نے کہا کہ کون شخص دوپہر سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط مزدوری پر کام کرے گا۔ چنانچہ نصاریٰ نے دوپہر سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر اس نے کہا کہ کون شخص عصر کی نماز سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک دو دو قیراط پر کام کرے گا۔ آگاہ رہو! تم ہی ہو جنہوں نے عصر کی نماز سے

لے کر سورج کے غروب ہونے تک کام کیا۔ آگاہ رہو تمہارا ثواب دوگنا ہے۔ یہود و نصاریٰ ناراض ہو گئے۔ انہوں نے کہا، ہمارا کام زیادہ ہے اور ہمیں مزدوری کم ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کیا میں نے تمہاری مزدوری سے کم دیا ہے؟ انہوں نے اعتراف کیا کہ بالکل نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بلاشبہ یہ میرا انعام ہے، میں جسے چاہتا ہوں دیتا ہوں (بخاری)

اس حدیث کا مفہوم قرآنِ پاک کی اس آیت پر دلالت کرتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے رسول کی تصدیق کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت سے دوہرا اجر عطا کرے گا۔ معلوم ہوا کہ اعمال کا ثواب محنت و مشقت کی کثرت پر موقوف نہیں، نہ یہ کسی استحقاق پر مبنی ہے، اس لئے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے اجرت کا استحقاق نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جس شخص کو جتنا چاہتا ہے عطا کرتا ہے نیز اس اُمت کا دین قیامت تک جاری رہے گا (فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۴۰، مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۴۴۳)

٦٢٨٤ - (٢) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِيْ لِيْ حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِيْ بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۸۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ میری اُمت میں سے میرے ساتھ شدید قسم کی محبت کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو میری وفات کے بعد ہوں گے، وہ آرزو کریں گے کہ کاش! وہ اپنے اہل اور مال کو قربان کر دیں اور انہیں میری زیارت حاصل ہو جائے (مسلم)

٦٢٨٥ - (٣) **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِيْ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَنَسٍ «إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ» فِيْ «كِتَابِ الْقِصَاصِ».

۶۲۸۵: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، میری اُمت میں سے ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے دین کو ہمیشہ قائم رکھے گی، جو شخص ان کی مدد کرنا چھوڑ دے گا یا ان کی مخالفت کرے گا تو وہ اس کو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ ان پر موت طاری ہو گی اور وہ اسی حالت پر ہوں گے (بخاری، مسلم)

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے اس شان کے ہوتے ہیں" کا ذکر کتاب القصاص میں ہو چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٦٢٨٦ - (٤) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَثَلُ أُمَّتِيْ مَثَلُ الْمَطَرِ، لَا يُدْرٰى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

دوسری فصل

۶۲۸۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اُمت کی مثال بارش کی ہے کچھ معلوم نہیں کہ بارش کے پہلے قطرات زیادہ مفید ہیں یا آخری قطرات (ترمذی)

وضاحت: علامہ توربشتی فرماتے ہیں' اس حدیث سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اُمتِ محمدیہ کے شروع زمانے کے لوگ افضل نہیں ہیں۔ بلکہ وہی اُمت میں افضل ہیں' اس میں ہرگز تردد نہیں ہے۔ مقصود اس سے یہ ہے کہ ہر دور میں اُمت کے علماء شریعتِ مطہرہ کو پھیلاتے رہیں گے۔ اس لحاظ سے ان میں ہرگز تضاد نہیں ہو گا۔ صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں تعلیم و تربیت حاصل کی اور معجزات کا مشاہدہ کیا۔ ظاہر ہے کہ اس لحاظ سے ان کا مقام بہت اونچا ہے اور بعد میں آنے والے لوگ جو غائبانہ ایمان لائے اور انہوں نے متقدمین کے نقوش پر چل کر دینِ اسلام کی اشاعت کی اور اپنی قیمتی عمر کو احکامِ شریعت کی تلخیص و تجرید میں صرف کیا' ان کی مساعی بھی قابلِ قدر ہیں' جس طرح بارش کے قطرات میں امتیاز نہیں کیا جا سکتا کہ کون سے قطرات زیادہ منفعت بخش ہیں۔ اس حدیث میں دراصل متاخرین کو یک گونہ تسلی دی گئی ہے کہ وہ بھی اپنی قیمتی زندگی کو شریعتِ مطہرہ کی اشاعت میں صرف کریں بہرحال تمام اُمت بہتر ہے (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۳۶۱)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦٢٨٧ - (٥) عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَبْشِرُوْا وَأَبْشِرُوْا، إِنَّمَا مَثَلُ أُمَّتِيْ مَثَلُ الْغَيْثِ، لَا يُدْرٰى آخِرُهُ خَيْرٌ أَمْ أَوَّلُهُ؟ أَوْ كَحَدِيْقَةٍ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا، ثُمَّ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا، لَعَلَّ آخِرَهَا فَوْجًا أَنْ يَكُوْنَ أَعْرَضَهَا عَرْضًا وَأَعْمَقَهَا عُمْقًا، وَأَحْسَنَهَا حُسْنًا، كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطُهَا، وَالْمَسِيْحُ آخِرُهَا، وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ أَعْوَجُ ـ، لَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَا أَنَا مِنْهُمْ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ

تیسری فصل

۶۲۸۷: جعفر اپنے والد محمد باقر سے وہ اپنے دادا زین العابدین سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خوش ہو جاؤ' خوش ہو جاؤ۔ بلاشبہ میری اُمت کی مثال بارش کی ہے کچھ معلوم نہیں کہ بارش کے

آخری قطرات بہتر ہیں یا پہلے بہتر ہیں یا (میری اُمت کی مثال) باغ کی ہے کہ جس سے ایک فوج کو ایک سال تک کی خوراک دی گئی' پھر اس سے ایک فوج کو دوسرے سال تک خوراک دی گئی' شاید آخری فوج پہنائی کے لحاظ سے بھی زیادہ وسیع ہو اور گہرائی کے لحاظ سے بھی زیادہ گہری ہو اور خوبصورتی کے لحاظ سے بھی زیادہ خوبصورت ہو۔ وہ اُمت مکمل طور پر کیسے تباہ ہو سکتی ہے جس کے شروع میں ہوں' درمیان میں مہدی علیہ السلام ہیں اور اس کے آخر میں عیسیٰ علیہ السلام ہیں البتہ درمیان میں ایک جماعت راہِ اعتدال سے دور ہو گی' وہ مجھ سے نہیں اور میں ان سے نہیں ہوں (رزین)

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے' زینُ العابدین کا شمار تابعین میں ہوتا ہے (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۳۶۸)

٦٢٨٨ - (٦) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُّ الْخَلْقِ أَعْجَبُ إِلَيْكُمْ إِيمَانًا؟» قَالُوا: اَلْمَلَائِكَةُ. قَالَ: «وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟» قَالُوا: فَالنَّبِيُّونَ. قَالَ: «وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ؟» قَالُوا: فَنَحْنُ. قَالَ: «وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟» قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَعْجَبَ الْخَلْقِ إِلَيَّ إِيمَانًا لَقَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي يَجِدُونَ صُحُفًا فِيهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُونَ بِمَا فِيهَا».

۲۸۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے دریافت کیا کہ ایمان لانے کے لحاظ سے تمہیں کون سی مخلوق بہتر دکھائی دیتی ہے؟ بعض صحابہ کرامؓ نے کہا' فرشتے۔ آپؐ نے فرمایا' انہیں کیا ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں' اس لئے کہ وہ اپنے پروردگار کے ہاں قریب ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' انبیاء علیہ السلام ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' وہ کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ ان پر وحی نازل ہوتی ہے۔ بعض نے عرض کیا' پھر ہم ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' تمہیں کیا ہے کہ تم ایمان نہ لاؤ جبکہ میں تمہارے درمیان ہوں۔ راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک تمام مخلوق سے زیادہ بہتر لوگ میرے نزدیک وہ ہیں جو میرے بعد ہوں گے' وہ ایسے اوراق کو پائیں گے جن میں احکامِ الٰہی لکھے ہوں گے' وہ اس کتاب کے مضامین پر ایمان لائیں گے (بیہقی دلائلُ النبوۃ)

وضاحت: یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۷۷)

٦٢٨٩ - (٧) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي آخِرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوَّلِهِمْ، يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَيُقَاتِلُونَ أَهْلَ الْفِتَنِ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۲۸۹: عبدالرحمن بن علاء حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' اس اُمت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے کہ انہیں اُمت کے پہلے لوگوں

کی مانند اجر و ثواب حاصل ہو گا' وہ نیک کاموں کا حکم دیں گے اور برے کاموں سے روکیں گے اور باغیوں سے جہاد کریں گے (بیہقی دلائل النبوۃ)

وضاحت: اس سند کی حدیث میں متعدد راوی مجہول ہیں (تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ ۲۷۸)

۶۲۹۰ - (۸) **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «طُوْبٰی لِمَنْ رَاٰنِیْ [وَآمَنَ بِیْ] - ، وَطُوْبٰی سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ یَرَنِیْ وَآمَنَ بِیْ». رَوَاهُ اَحْمَدُ .

۶۲۹۰: ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص کے لئے خوشی ہے جس نے میرا مشاہدہ کیا اور سات بار ایسے لوگوں کے لئے خوشی ہے جنہوں نے میرا دیدار نہیں کیا لیکن مجھ پر ایمان لائے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جمیع بن ثوب راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ ۲۷۸)

۶۲۹۱ - (۹) **وَعَنْ** اَبِیْ مُحَیْرِیْزٍ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِیْ جُمُعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ: حَدِّثْنَا حَدِیْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . قَالَ: نَعَمْ اُحَدِّثُكُمْ حَدِیْثًا جَیِّدًا، تَغَدَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَنَا اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَحَدٌ خَیْرٌ مِنَّا؟ اَسْلَمْنَا، وَجَاهَدْنَا مَعَكَ . قَالَ: «نَعَمْ، قَوْمٌ یَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ یُؤْمِنُوْنَ بِیْ وَلَمْ یَرَوْنِیْ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالدَّارِمِیُّ .

وَرَوٰی رَزِیْنٌ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ مِنْ قَوْلِهِ: قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَیْرٌ مِنَّا اِلٰی . . آخِرِهِ .

۶۲۹۱: ابن مُحیریزؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو جُمعہ نامی ایک صحابی سے کہا ہمیں ایسی حدیث بتائیں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو۔ انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے بتایا کہ میں تمہیں بہت عمدہ حدیث بیان کرتا ہوں۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں صبح کا کھانا تناول کیا' ہمارے ساتھ ابو عبیدہ بن جرّاحؓ بھی شریک تھے۔ انہوں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کوئی شخص ہم سے بھی بہتر ہے؟ جبکہ ہم اسلام لائے اور ہم نے جہاد کیا۔ آپؐ نے فرمایا' ہاں! وہ لوگ بہتر ہوں گے جو تمہارے بعد آئیں گے' مجھ پر ایمان لائیں گے جبکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں ہو گا (احمد' دارمی) اور رزین نے ابو عبیدہؓ سے اس کے اس قول کہ اس نے دریافت کیا "اے اللہ کے رسول! کوئی شخص ہم سے بہتر ہے؟" سے آخر حدیث تک بیان کیا ہے۔

۶۲۹۲ - (۱۰) **وَعَنْ** مُعَاوِیَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «اِذَا فَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَیْرَ فِیْكُمْ. وَلَا یَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْصُوْرِیْنَ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ» قَالَ ابْنُ الْمَدِیْنِیِّ: هُمْ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ .

۶۲۹۲ : معاویہ بن قرۃ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب شام کے لوگ خراب ہو جائیں گے تو تمہارا وہاں رہنا بہتر نہیں ہے اور میری اُمّت میں سے ایک جماعت ہمیشہ غالب رہے گی' انہیں وہ لوگ کچھ ضرر نہ پہنچا سکیں گے جو ان کی مدد نہ کریں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو گی۔ ابن المدینیؒ بیان کرتے ہیں کہ ان سے مقصود اہلِ حدیث ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت : اہلِ حدیث کا دوسرا نام اہل السنۃ والجماعۃ ہے (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۳۷۷)

۶۲۹۳ - (۱۱) **وَعَن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالْبَيْهَقِيُّ .

۶۲۹۳ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری اُمّت کی خطا اور بھول کو معاف کر دیا ہے نیز وہ تمام کام بھی معاف ہیں' جن پر انہیں مجبور کیا گیا ہو۔
(ابن ماجہ' بیہقی)

۶۲۹۴ - (۱۲) **وَعَنْ** بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ قَالَ: «أَنْتُمْ تُتِمُّونَ سَبْعِينَ أُمَّةً، أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللهِ [تَعَالَى]». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۶۲۹۴ : بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' ارشادِ ربانی ہے (جس کا ترجمہ ہے) "تم بہترین اُمّت ہو جنہیں لوگوں کی بھلائی کے لیے مقرر کیا گیا ہے" نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم ستر اُمّتوں کی تکمیل کر رہے ہو لیکن تم ان سب سے بہتر اور اللہ کے ہاں سب سے زیادہ باعزت ہو (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

فہرست آیات

(جلد پنجم)

سورت کا نام	آیت نمبر	حدیث نمبر
سورۃ التحریم	۵	"
سورۃ الانفال	۶۸	۴۰۵۲
سورۃ الاحزاب	۵۳	"
سورۃ آلِ عمران	۹	۴۳۵
سورۃ الاحزاب	۲۳	۴۳۶
سورۃ الاحزاب	۵	۲۱۵۱
سورۃ التغابن	۱۵	۴۱۸
سورۃ الانعام	۵۲	۳۰۲
سورۃ الحجرات	۲	۳۲۱
سورۃ الجمعۃ	۳	۴۲۳
سورۃ الممتحنۃ	۱	۳۲۵
سورۃ مریم	۷	۳۲۷
سورۃ مریم	۷۲	"
سورۃ آلِ عمران	۱۴۹	۳۲۹
سورۃ محمد	۳۸	۳۵۳
سورۃ الحشر	۹	۳۳۱
سورۃ آلِ عمران	۱۰	۳۴۳

☆ ☆ ☆

الفهارس العامة

فهرس الاعلام

١٧٢٢، ١٧٢٨، ١٧٣٤، ١٧٩٦،
١٨٠١، ١٨٢١، ١٨٥١، ١٩٠٠،
١٩٠٩، ١٩٢٣، ١٩٤٥، ١٩٤٦،
١٩٦٤، ١٩٨٢، ١٩٩١، ٢٠١٠،
٢٠١٦، ٢٠٢٢، ٢٠٧٦، ٢٠٩٦،
٢١٠٢، ٢١٣٠، ٢١٤٧، ٢١٥٨،
٢١٥٩، ٢١٩١، ٢١٩٦، ٢٢٢١،
٢٢٣١، ٢٢٥١، ٢٢٥٣، ٢٢٧١،
٢٢٩٠، ٢٣١٨، ٢٣٣٢، ٢٣٣٦،
٢٣٤١، ٢٣٥١، ٢٣٨٦، ٢٣٩٨،
٢٤٣٧، ٢٤٤٠، ٢٤٤٣، ٢٤٥٤،
٢٤٥٨، ٢٤٧٠، ٢٤٧٨، ٢٤٨٧،
٢٤٩٠، ٢٥٠٢، ٢٥١٨، ٢٥٤٤،
٢٥٩٢، ٢٦٥٠، ٢٦٦٤، ٢٦٦٥،
٢٦٩٤، ٢٧١٨، ٢٧٤٢، ٢٧٤٤،
٢٧٤٥، ٢٧٦٩، ٢٧٧٦، ٢٨٣١،
٢٨٣٢، ٢٨٤٠، ٢٨٦٢، ٢٨٦٦،
٢٨٧٣، ٢٨٩٤، ٢٩٤٠، ٢٩٤٣،
٣٠١٧، ٣٠٢٦، ٣٠٤٤، ٣٠٤٥،
٣٠٧٨، ٣٠٩٤، ٣٠٩٦، ٣١٢٠،
٣١٣٩، ٣٢٠٩، ٣٢١٠، ٣٢١١،
٣٢١٢، ٣٢١٣، ٣٢١٤، ٣٢٢٠،
٣٢٣٣، ٣٢٤٨، ٣٢٥٤، ٣٤٣١،
٣٤٥٩، ٣٥٣٩، ٣٥٤١، ٣٥٤٣،
٣٦١٤، ٣٦١٥، ٣٦٣٦، ٣٦٤١،
٣٦٦٣، ٣٦٩٢، ٣٧٢٣، ٣٧٢٦،
٣٧٣٤، ٣٧٩٢، ٣٨٠٣، ٣٨٠٩،
٣٨١٠، ٣٨١٥، ٣٨٢١، ٣٨٦٥،
٣٨٦٦، ٣٨٧١، ٣٨٨٤، ٣٨٩٠،
٣٩٠١، ٣٩٠٢، ٣٩٠٩، ٣٩١٧،
٣٩٢٨، ٣٩٣١، ٣٩٤٠، ٣٩٥٥،
٣٩٦٦، ٤٠٠٢، ٤٠٢٩، ٤٠٣٨،
٤٠٤٤، ٤٠٧٩، ٤٠٨٠، ٤١٠٩،
٤١٦٩، ٤١٧٠، ٤١٨٠، ٤١٨٧،
٤٢٠٠، ٤٢١٧، ٤٢٢٦، ٤٢٣٩،
٤٢٤٠، ٤٢٤٩، ٤٢٦٣، ٤٢٦٦،
٤٢٧٣، ٤٢٨٦، ٤٣٠٤، ٤٣١٦،
٤٣٢٦، ٤٣٦٠، ٤٣٨٦، ٤٣٨٧،
٤٣٨٨، ٤٣٨٩، ٤٤٠٨، ٤٤٢٢،
٤٤٣٤، ٤٤٤٤، ٤٤٤٥، ٤٤٦٢،
٤٤٧٨، ٤٥٢٢، ٤٥٢٣، ٤٥٢٦،
٤٥٣٤، ٤٥٤٦، ٤٥٥٩، ٤٥٨٧،
٤٥٨٩، ٤٦٠٨، ٤٦١٧، ٤٦٣٤،
٤٦٣٧، ٤٦٥٢، ٤٦٧٧، ٤٦٨٠،
٤٦٩٨، ٤٧٣٤، ٤٧٥٠، ٤٧٧٣،
٤٨٠١، ٤٨٠٧، ٤٨١٨، ٤٨٣٢،
٤٨٤٢، ٤٨٥٤، ٤٨٥٩، ٤٨٦٧،
٤٨٧٦، ٤٨٧٧، ٤٨٨٤، ٤٨٨٦،
٤٨٨٧، ٤٨٨٨، ٤٨٨٩، ٤٨٩٦،
٤٩١٨، ٤٩٤٢، ٤٩٥٠، ٤٩٥٧،
٤٩٦١، ٤٩٦٣، ٤٩٧١، ٤٩٨٠،
٤٩٩٦، ٤٩٩٧، ٤٩٩٨، ٥٠٠٩،
٥٠١٧، ٥٠٤٥، ٥٠٥٠، ٥٠٥٦،
٥٠٩١، ٥١٢١، ٥١٤٩، ٥١٥٩،
٥١٦٧، ٥١٨٣، ٥١٨٤، ٥١٩٥،
٥٢٠٥، ٥٢٣٩، ٥٢٤٤، ٥٢٥٣،
٥٢٦١، ٥٢٦٩، ٥٢٧٠، ٥٢٧٧،
٥٢٨٨، ٥٣٠٨، ٥٣٢٠، ٥٣٢٦،
٥٣٤٩، ٥٣٥٥، ٥٣٦٧، ٥٣٩٢،
٥٤٣٣، ٥٤٣٦، ٥٤٣٧، ٥٤٤٧،
٥٤٤٨، ٥٤٧١، ٥٤٧٨، ٥٥٠٩،
٥٥١٥، ٥٥١٦، ٥٥٣٧، ٥٥٥٤،
٥٥٦٦، ٥٥٦٩، ٥٥٧٢، ٥٥٧٣،
٥٥٨٤، ٥٥٨٨، ٥٥٩٥، ٥٥٩٨،
٥٦٠٣، ٥٦٠٤، ٥٦١٤، ٥٦١٨،
٥٦٣٦، ٥٦٤١، ٥٦٦٩، ٥٦٧٠،

١٧٠٥، ١٧٠٦، ١٧٣٥، ١٧٤٢،

١٧٤٨، ١٧٦٥، ١٧٧٢، ١٧٨١،

١٨١٧، ١٨١٨، ١٨٨١، ١٩٢٠،

١٩٤١، ١٩٦٦، ١٩٧٨، ٢٠٠٢،

٢٠٢٣، ٢٠٤٠، ٢٠٤١، ٢٠٦٦،

٢٠٧٠، ٢٠٨٥، ٢٠٩٨، ٢١٠٨،

٢١٢٤، ٢١٣٥، ٢١٥٤، ٢١٥٦،

٢٢١٤، ٢٢١٨، ٢٢٢٢، ٢٢٤٣،

٢٢٥٦، ٢٢٦٠، ٢٢٨١، ٢٣٠٨،

٢٣٣٨، ٢٣٣٩، ٢٣٤٩، ٢٣٥٥،

٢٣٧٤، ٢٣٩٤، ٢٤١٦، ٢٤١٧،

٢٤٦٣، ٢٤٨٨، ٢٥٠٩، ٢٥١٠،

٢٥١١، ٢٥١٢، ٢٥١٣، ٢٥١٦،

٢٥٢٠، ٢٥٢٢، ٢٥٢٣، ٢٥٢٩،

٢٥٣٠، ٢٥٣٣، ٢٥٥٤، ٢٥٥٨،

٢٥٦٩، ٢٥٧٠، ٢٥٧٦، ٢٥٧٧،

٢٥٧٨، ٢٥٨٥، ٢٦٠٥، ٢٦٠٦،

٢٦٠٩، ٢٦١٣، ٢٦١٥، ٢٦٢٧،

٢٦٣١، ٢٦٣٥، ٢٦٤٠، ٢٦٤٧،

٢٦٥٤، ٢٦٥٦، ٢٦٦٣، ٢٦٦٨،

٢٦٧٢، ٢٦٧٣، ٢٦٧٥، ٢٦٧٦،

٢٦٧٩، ٢٦٨٢، ٢٦٨٥، ٢٧٠٧،

٢٧١٢، ٢٧١٥، ٢٧٢٢، ٢٧٢٤،

٢٧٥٨، ٢٧٨٢، ٢٨٤٥، ٢٨٤٦،

٢٨٨٣، ٢٨٩٠، ٢٩٦٨، ٢٩٧٦،

٢٩٨٢، ٢٩٨٥، ٢٩٩٢، ٣٠٠١،

٣٠١٨، ٣٠٢١، ٣٠٤٢، ٣٠٦٥،

٣٠٧٤، ٣٠٩٣، ٣١٢٧، ٣١٣٢،

٣١٣٦، ٣١٣٨، ٣١٥٥، ٣١٥٨،

٣١٧٩، ٣١٨١، ٣١٩١، ٣١٩٥،

٣١٩٩، ٣٢٢٥، ٣٢٢٩، ٣٢٣٧،

٣٢٥٣، ٣٢٧٣، ٣٢٧٤، ٣٢٧٧،

٣٢٩٧، ٣٣٠٢، ٣٣٠٧، ٣٣١٧،

٣٣٢٢، ٣٣٧١، ٣٣٩٤، ٣٤٠٢،

٣٤٣٠، ٣٤٣٣، ٣٤٣٦، ٣٤٤١،

٣٤٦٥، ٣٤٧٠، ٣٤٧٦، ٣٤٧٨،

٣٤٨٦، ٣٤٩٤، ٣٤٩٥، ٣٤٩٩،

٣٥٣٣، ٣٥٣٤، ٣٥٦١، ٣٥٦٦،

٣٥٧٥، ٣٥٧٦، ٣٥٧٨، ٣٥٨٣،

٣٥٨٤، ٣٥٨٥، ٣٥٨٦، ٣٦٠٠،

٣٦٢٢، ٣٦٣٢، ٣٦٥٧، ٣٦٦٨،

٣٧٠١، ٣٧٥٨، ٣٧٦٣، ٣٧٧٤،

٣٨١٨، ٣٨٢٩، ٣٨٥٣، ٣٨٧٩،

٣٨٨٢، ٣٨٨٧، ٣٩١٢، ٣٩٢٣،

٣٩٢٦، ٣٩٢٧، ٣٩٨٨، ٤٠١٨،

٤٠٣٧، ٤٠٥٢، ٤٠٧٦، ٤٠٩٠،

٤١٠٣، ٤١٠٥، ٤١١١، ٤١٢٤،

٤١٣٨، ٤١٤٥، ٤١٤٦، ٤١٥٥،

٤١٦٦، ٤٢٠٩، ٤٢١١، ٤٢٢٠،

٤٢٥٩، ٤٢٦٠، ٤٢٦٤، ٤٢٦٨،

٤٢٧٧، ٤٢٧٨، ٤٢٨٣، ٤٢٨٨،

٤٣٠٣، ٤٣٧٠، ٤٣٧٨، ٤٣٨٠،

٤٣٨٥، ٤٤٠٥، ٤٤١٣، ٤٤١٧،

٤٤٢٥، ٤٤٢٨، ٤٤٢٩، ٤٤٣٧،

٤٤٥٢، ٤٤٥٤، ٤٤٦٨، ٤٤٧٢،

٤٤٧٣، ٤٤٩٠، ٤٤٩٨، ٤٤٩٩،

٤٥٠٣، ٤٥٠٧، ٤٥٠٩، ٤٥١٦،

٤٥٣١، ٤٥٤٧، ٤٥٨٢، ٤٥٩٨،

٤٦٠١، ٤٦٠٤، ٤٧٥٧، ٤٨٥١،

٤٨٧٣، ٤٨٩٢، ٤٩٤٣، ٤٩٤٤،

٤٩٧٠، ٤٩٧٥، ٤٩٧٩، ٤٩٩١،

٥٠١٤، ٥٠٥٣، ٥٠٥٩، ٥٠٩٢،

٥٠٩٤، ٥١١٧، ٥١٥٥، ٥٢٣٤،

٥٢٦٤، ٥٢٧٣، ٥٢٧٦، ٥٢٩٢،

٥٢٩٥، ٥٢٩٦، ٥٣٠٢، ٥٣٥٤،

٥٣٧٠، ٥٣٧٢، ٥٥٢٩، ٥٥٣٥،

كنى الرجل المبتدئ بأب

٤٤١٥، ٤٤٢٠، ٤٤٢٣، ٤٤٣٢،
٤٤٤٣، ٤٤٥٠، ٤٤٥٥، ٤٤٦٩،
٤٤٨١، ٤٤٩٦، ٤٥٠١، ٤٥٠٢،
٤٥٠٦، ٤٥١٣، ٤٥١٤، ٤٥٢٠،
٤٥٣٩، ٤٥٤٨، ٤٥٦٦، ٤٥٦٩،
٤٥٧٠، ٤٥٧٥، ٤٥٧٦، ٤٥٧٧،
٤٥٧٨، ٤٥٧٩، ٤٥٩٧، ٤٥٩٩،
٤٦٠٠، ٤٦٠٦، ٤٦٠٩، ٤٦١١،
٤٦١٤، ٤٦١٥، ٤٦١٩، ٤٦٢٨،
٤٦٣٠، ٤٦٣١، ٤٦٣٢، ٤٦٣٣،
٤٦٣٥، ٤٦٤١، ٤٦٥٠، ٤٦٦٠،
٤٦٦١، ٤٦٦٢، ٤٦٧٠، ٤٦٧٢،
٤٦٧٨، ٤٦٩٧، ٤٧٠٥، ٤٧١١،
٤٧١٨، ٤٧٢٥، ٤٧٢٦، ٤٧٣٢،
٤٧٣٣، ٤٧٣٨، ٤٧٥٥، ٤٧٦٠،
٤٧٦١، ٤٧٦٣، ٤٧٦٤، ٤٧٦٩،
٤٧٨٦، ٤٧٩٤، ٤٨٠٢، ٤٨١٣،
٤٨١٩، ٤٨٢٠، ٤٨٢٢، ٤٨٢٣،
٤٨٢٩، ٤٨٣١، ٤٨٣٣، ٤٨٣٦،
٤٨٤١، ٤٨٨٥، ٤٨٩٣، ٤٨٩٩،
٤٩١١، ٤٩١٢، ٤٩١٩، ٤٩٢٠،
٤٩٢٤، ٤٩٣٤، ٤٩٥١، ٤٩٥٩،
٤٩٦٢، ٤٩٦٨، ٤٩٧٣، ٤٩٨٥،
٤٩٩٢، ٤٩٩٣، ٤٩٩٥، ٥٠٠١،
٥٠٠٤، ٥٠٠٥، ٥٠٠٦، ٥٠٠٧،
٥٠١٥، ٥٠١٩، ٥٠٢٤، ٥٠٢٦،
٥٠٢٨، ٥٠٢٩، ٥٠٣٠، ٥٠٣٤،
٥٠٣٦، ٥٠٣٩، ٥٠٤٠، ٥٠٤٧،
٥٠٤٩، ٥٠٥٢، ٥٠٦١، ٥٠٦٣،
٥٠٧٦، ٥٠٨٥، ٥٠٩٧، ٥١٠٠،
٥١٠١، ٥١٠٢، ٥١٠٤، ٥١٠٥،
٥١٠٩، ٥١١٠، ٥١٢٠، ٥١٢٢،
٥١٢٦، ٥١٢٧، ٥١٢٨، ٥١٣٦،

٥١٥٨، ٥١٦٠، ٥١٦١، ٥١٦٤،
٥١٦٦، ٥١٧٠، ٥١٧١، ٥١٧٢،
٥١٧٥، ٥١٧٦، ٥١٨٠، ٥١٩٦،
٥٢٠٧، ٥٢١٩، ٥٢٢٤، ٥٢٢٩،
٥٢٣٨، ٥٢٤١، ٥٢٤٢، ٥٢٤٣،
٥٢٤٨، ٥٢٥٥، ٥٢٧١، ٥٢٧٢،
٥٢٧٩، ٥٢٨٠، ٥٢٩٨، ٥٣١٠،
٥٣١١، ٥٣١٤، ٥٣١٥، ٥٣٢٢،
٥٣٢٣، ٥٣٢٥، ٥٣٢٩، ٥٣٣٩،
٥٣٤٦، ٥٣٤٨، ٥٣٥٨، ٥٣٦٨،
٥٣٧٣، ٥٣٨٣، ٥٣٨٤، ٥٣٨٨،
٥٣٨٩، ٥٣٩٠، ٥٤٠٢، ٥٤٠٤،
٥٤١٠، ٥٤١١، ٥٤١٢، ٥٤١٤،
٥٤١٥، ٥٤١٦، ٥٤١٨، ٥٤٢١،
٥٤٢٣، ٥٤٣٤، ٥٤٣٩، ٥٤٤٠،
٥٤٤٢، ٥٤٤٣، ٥٤٤٤، ٥٤٤٥،
٥٤٤٦، ٥٤٥٠، ٥٤٦٥، ٥٤٦٧،
٥٤٧٢، ٥٤٨٠، ٥٤٩٣، ٥٥٠٥،
٥٥٠٦، ٥٥١٨، ٥٥٢١، ٥٥٢٢،
٥٥٢٦، ٥٥٣٤، ٥٥٣٨، ٥٥٣٩،
٥٥٤٣، ٥٥٤٤، ٥٥٤٥، ٥٥٤٦،
٥٥٥٥، ٥٥٥٧، ٥٥٦٨، ٥٥٧٤،
٥٥٧٥، ٥٥٧٩، ٥٥٨٠، ٥٥٨١،
٥٥٩٠، ٥٦٠٥، ٥٦٠٩، ٥٦١٢،
٥٦١٣، ٥٦١٥، ٥٦١٩، ٥٦٢١،
٥٦٢٣، ٥٦٢٥، ٥٦٢٧، ٥٦٢٨،
٥٦٣٠، ٥٦٣١، ٥٦٣٢، ٥٦٤٧،
٥٦٥٣، ٥٦٦٥، ٥٦٧٢، ٥٦٧٣،
٥٦٧٤، ٥٦٧٥، ٥٦٧٩، ٥٦٩٢،
٥٦٩٣، ٥٦٩٤، ٥٦٩٦، ٥٧٠٠،
٥٧٠٣، ٥٧٠٤، ٥٧٠٥، ٥٧٠٦،
٥٧٠٧، ٥٧٠٨، ٥٧١٠، ٥٧١٢،
٥٧١٣، ٥٧١٦، ٥٧١٨، ٥٧١٩،

كنى الرجال المبتدىء بابن

مجاهيل الرجال

اعلام النساء

كنى النساء

كنى النساء المبتدئة بـ بنت

بنت أبي تجراة: ٢٥٨٢.

مجاهيل النساء

عن بعض بنات النبيّ ﷺ: ٢٣٩٣.
أخت لحذيفة: ٤٤٠٣.
بعض آل سلمة: ٤٧١٧.
امرأة من بني عبد الأشهل: ٥١٢.

فهرس الأحاديث القولية

حرف الألف

حرف الباء

حرف التاء

حرف الثاء

حرف الجيم

حرف الحاء

حرف الخاء

حرف الدال

حرف الذال

حرف الراء

حرف الزاي

حرف السين

حرف الشين

حرف الصاد

حرف الضاد

حرف الطاء و الظاء

حرف العين

حرف الغين

حرف الفاء

حرف القاف

حرف الكاف

حرف اللام

حرف الميم

حرف النون

حرف الهاء

حرف الواو

حرف الياء

فهرس الأحاديث الفعلية

فهرس الأوامر

فهرس النواهي

فهرس الآثار

مشکوٰۃ المصابیح

جو تمام مکاتب فکر کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔
اس کا جدید ادبی انداز میں اردو ترجمہ اور اس کے تمام
مسائل کی تحقیق مرعاۃ المفاتیح، مرقاۃ، التعلیق الصبیح
فتح الباری شرح صحیح بخاری ودیگر متداول شروح حدیث سے اخذ کر کے
پیش کی جا رہی ہے اور سنن کتابوں سے ماخوذ روایات کی اسنادی
تحقیق کے لیے رجال کی کتابوں بالخصوص علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ
کی کتب اور تنقیح الرواۃ کی تحقیق سے مزین فرما کر
ضعیف حدیثوں سے قارئین کو باخبر رکھنے کا خصوصی
خیال رکھا گیا ہے، تاکہ صحیح اور ضعیف احادیث میں
امتیاز ہو سکے۔

مکتبہ محمدیہ

چک ۱۱۹/ ۱۰۔R چیچہ وطنی، ضلع ساہیوال